یہ رسالہ مولانا محمد یحییٰ صاحب تاجر کتب یحیویہ گنگوہ ضلع سہارنپور سے بھی مل سکتا ہے

اِنَّ فِیْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ

الحمد للہ کہ رسالہ نافعہ مشتمل بر یکصد و پنجاہ ہدایت نامجات کے دوازدہ از انہا منسوب اند با علیحضرت حاجی صاحب و باقی بحضرت شیخ المشائخ مولانا الحافظ الحاج المولوی رشید احمد صاحب محدث گنگوہی قدس سرہما تسمیہ

مکاتیب رشیدیہ

باہتمام فراہمی خاکسار ذرہ بے مقدار آثم نا متناہی عاشق الٰہی عفی عنہ میرٹھی

در مطابع متفرقہ آگہی امیر المطابع و مطبع وزارتی و شمس المطابع و مطبع نامی وغیرہا شہر میرٹھ مطبوع ہوئی اور تکمیل باہتمام منشی شیخ رحیم الدین مالک و مہتم

در مطبع عزیز المطابع میرٹھ مطبوع گردید

اول ۵۰۰ جلد

محمد ابراہیم خان پریسمین نے چھاپا

قیمت بجنسہ فی جلد ۸ / ـ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لولیہ والصلوٰۃ علی نبیہ وصفیہ اما بعد نامراد عاشق الٰہی عفی عنہ میرٹھی اپنے مرشد برحق مخدوم العالم قطب الارشاد شیخ الشیوخ سیدنا و مولانا الحاج المولوی رشید احمد محدث گنگوہی قدس سرہ کے چند ہدایت نامجات برادران دین کی نذر گزرانکر عرض کرتا ہے ہر چند کہ بندہ نااہل و ناکارہ اپنی بے بضاعتی و کوتاہی ہمت اور سب سے زیادہ اس کوچہ سے ناآشنائی و ناواقفیت کے سبب حالات و تذکرات مشایخ سے خوف کرتا اور تحریر کلمات طیبات و تسطیر ارشادات عالیات قطب العالم سے ڈرتا تھا مگر مربی روحانی کے امر کا محض امتثال لرزتے ہاتھوں اور کپکپاتے قلم سے یہ چند اجزا لکھوا کر مجبور کر رہا ہے کہ یہ تحفہ آپکے پیش ہو۔ قدسی نثراد ملک سیرت دینی بادشاہ کے کئی سو دلانامے یہ ہیں جو اس غرض سے منتخب کئے تھے کہ جز و سوانح بنائی جائیں مگر باوجود اختصار و تقلیل بر غایت درجہ نظر ہونیکے اس عنوان کے بقلم خفی چہ جزو بحد جو تذکرۃ الرشید کے قلم سے ذیل جز و میں سمانے بھی دشوار تھے سوانح کے دیگر عنوانات سے اسکا حجم کئی گونہ بڑھجانیکی وجہ سے اس کا طبع علیحدہ مناسب معلوم ہوا حضرت قدس سرہ کے مکاتیب کا احاطہ و حصر ہونا تو امر محال ہے اسوقت تو اس عنوان کے بقدر وامکان تکملہ کا بھی ارادہ نہیں کیا نمونہ دکھانے کو مختلف مراتب اور جدا جدا طبقہ کے اصحاب کی تربیت اور اصلاح حال طرز و انداز کا اظہار کرنا البتہ کچھ ملحوظ تھا سو بحمد اللہ یہ چند اجزا مظہر شان تربیت و ارشاد رشیدی بنگئے ہیں۔ جملہ مکاتیب ایک دو کے حضرت امام ربانی قدس سرہ کے دست مبارک اور خاص قلم کے لکھے ہوئے ہیں تبرکاً چند کرامت نامے اعلیحضرت حاجی قدس سرہ کے درج ہیں جو بنام حضرت مرشدنا گنگوہی موصول ہوئے باقی تمام عنبر شمامے مولانا قدس سرہ کے ہیں جو منتسبین و سالکین محبین و اخوان طریقت کے نام آپنے جواباً تسطیر فرمائے طبیب امت محمدیہ کی حکمت و فہم و فراست تشخیص امراض و مراد لطیف شان ارشاد و تعلیم و تلقین وغیرہا کیساتھ آپ کی عبدیت و ہیچ مدانی عجز و تذلل بندگی و ہمہ وقت افتقار حضور و اخلاص و للہیت صدق و صفا توکل و وفا تسلیم و رضا بما یجری بہ القضا غرض ہمہ تن طاعت و نیاز بنجاے سب کچھ ان اوراق میں نظر آئیگا۔ ان بے بہا جواہرات کی فراہمی اور طبع کا سبب اگر یہ بتاؤں کہ امام ربانی کے کمالات علمیہ و عملیہ کا ظاہر کرنا ہے تو مجھ سے زیادہ بے ادب کوئی نہیں اور اگر یوں کہوں کہ مخلوق کی ہدایت مطلوب ہے تو گو ما قال کی شان کو یہ شایان ہے مگر من قال اسکا اہل نہیں ع آنرا کہ خود گم است کرا رہبری کند ✤ ہاں مقصود یہ ہے کہ اب یا آیندہ شاید یہ انمول یواقیت کسی قدردان جوہری کی نظر پڑیں اور آج یا کل کو ممکن ہے کہ کوئی اہل دل صاحب ذوق بندہ مقبول و ولی اللہ ان اوراق کو دیکھ پائے تو اس لذیذ خوان کے ذائقوں سے چٹخارا لیتے وقت طباق کے حامل خدمتگار غلام کے حق میں کوئی کلمۃ الخیر فرمائے کہ حق تعالیٰ شانہ اپنا بنالیں اور راضی ہوجاویں اللہ بس باقی ہوس ؎

بماند سالہا این نظم و ترتیب	زما ہر ذرہ خاک افتدہ بجائے	غرض نقشے است کز ما یاد ماند
کہ ہستی را نمی بینم بقائے	مگر صاحبدلے روزے برحمت	کند در کار این مسکین دعائے

اللّٰہم اجعلنی حبک وحب من یحبک احب الی من الماء البارد للعاطش ۔ امین بجاہ سید المرسلین



کرامت نامجات اعلیحضرت حاجی صاحب پناہ [illegible] قدس اللہ اسرارہما

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم از فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت فیضدرجت سراپا خیر و برکت عزیزم مولوی رشید احمد صاحب عمت فیوضہم - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ الحمد للہ فقیر بفضلہ تعالےٰ مع الخیر ہون اور آپکی صلاح فلاح دارین کی دعا کرتا ہون اول معذرت یہ ہے کہ اب فقیر باعث زیادہ ہوجانے ضعف بصر کے اپنے ہاتہہ سے لکھنے سے معذور ہے ورنہ آپکا خط اپنے آپ لکھنا ضرور تھا - آپکا نامہ آیا تہا اوسکا جواب روانہ ہوچکا ہے لیکن آپ نے اس خط مین مفصل کیفیت مزاج فیض امتزاج اور دیگر حالات رقم نفرمایا اسلئے تعلق باقی ہے اس تحریر کے لکھنے کی یہ ضرورت ہوئی کہ فقیر کو معلوم ہوا ہے کہ یہان سے کسی نے آپکی خدمت مین بی بی خیر النساء صاحبہ کو یہان بھیجدینے کو لکھا ہے اسلئے یہ عرض ہے کہ آپ اپنی طرف سے کسی طرح کا اشارہ و تحریک اس بارہ مین نفرمادین کیونکہ فقیر خود پا بگور صبح و شام ہے ایسی حالت مین کسیکو تکلیف اس دور و دراز سفر کی دینی مناسب نہین ہے اسکے قبل مولوی منور علی نے محبت سے فقیر کے راحت و آرام کے خیال سے بلا امتزاج فقیر کے اسبارہ مین مولوی عزیز الرحمن و مولوی عبد اللہ صاحبان کو لکھا تہا لیکن جب فقیر کو اسکی خبر ہوئی تو دونون صاحبون کو اسبارہ مین کچھ اپنی طرف سے تحریک و اشارہ کرنیکی ممانعت لکھدی گئی ہے - اسبارہ مین جو کوئی تحریر جائے تو فقیر کے خلاف مرضی سمجہنا چاہئے - ہان البتہ یہ پرسال سے یا اسکے ماقبل سے سنتا ہون کہ بی بی صاحبہ موصوفہ یہان آنیکے تہیہ مین ہین تو اگر وہ خود آنیوالی ہون اور خرچ راہ نہونیکے باعث نہ آسکتی ہون تو ایسی صورت مین آپ اون کے زاد راہ وغیرہ کا سامان فرماکر فقیر کو خبر دین الحمد للہ اور سب طرح خیریت ہے و شکر الہی ہے اللہ تعالیٰ فقیر کا اور آپکا خاتمہ بالخیر فرماکر اپنے صدیقین و مقربین کے زمرہ مین داخل فرمادے والسلام فقط اگر بی بی خیر النساء صاحبہ اپنی خوشی سے بہ نیت ہجرت یہان آنیوالی ہون اور باعث بے خرچ کے نہ آسکتی ہون تو آپ اونکے خرچ راہ کا بندوبست فرمادین مین انشاء اللہ تعالیٰ یہان سے آپکی خدمت مین اوسکو روانہ کردونگا -

از مکہ معظمہ حارۃ الباب ۳۰ رجب سنہ ۱۳۱۳ ہجری قدسی ایک صورت یہ ہے کہ اگر عزیزم مولوی محمود حسن صاحب یا حافظ احمد صاحب یہان تشریف لاوین یا اور کوئی شخص آوے تو وے اپنے مکہ معظمہ وغیرہ کے خرچ کیواسطے یہان روپیہ ساتھ لاوینگے اسمین سے بی بی صاحبہ موصوفہ کے زادراہ کیواسطے سامان کردیا جاوے فقیر انشاء اللہ تعالیٰ یہان اون صاحب کو ادا کردیگا۔ ایک ضروری اطلاع یہ ہے کہ فقیر آپکی صحبت کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتا ہے اور الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے آپکی محبت کو میرے دلمین ایسا مستحکم کردیا ہے کہ کوئی شے اوسکو ہلا نہین سکتی ہے اور مین اپنے سب احباب کی محبت کو اپنے لئے وسیلہ نجات جانتا ہون اور یقین جانو کہ مجھکو دنیا مین کسی سے ملال وکدورت نہین ہے تو پھر اپنے عزیزون سے جو اس گنہگار کے عقبیٰ کے حامی ہین کیونکر کدورت رکھونگا۔ اول تو کسیکو مقدور نہین کہ فقیر کے سامنے آپکے خلاف زبان ہلاوے کیونکہ اسبارہ مین اوسکو سوائے میرے ملال ورنج کے کیا فائدہ ہوگا دوسرے جو کوئی فقیر کو دوست رکھتا ہے وہ ضرور آپ سے محبت رکھتا ہے تو اسکے خلاف کبھی کوئی تحریر آپکے پاس جائے تو اوسکو باور نہ کرنا۔ عزیزم دل محل ایمان ومعرفت ومحبت ہے نہ محل کینہ وکدورت۔ آپکی دعا میرے حق مین مقبول ہے دعا فرماوین کہ اللہ تعالےٰ اب اس اخیر زمانہ مین میرے دل کو نور محبت وایمان ومعرفت سے نور علیٰ نور فرماوے فقط کاتب الحروف منور علی مکی از کمترین غلامان حضرت قطب زمان شیخ دوران ومولوی حمزہ صاحب ومولوی محب الدین وجملہ حاضرین خدمت عالیہ تسلیم مسنون وآداب خادمان کرتے ہین فقط مکرر یہ عرض ہے کہ مولوی عزیز الرحمن کا خط جہان کہین وہ ہون بھجوا دیا جاوے فقط۔

(۴) از فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت فیضدرجت منبع علوم شریعت وطریقت عزیزم مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی سلمہ اللہ تعالےٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عنایت نامہ مورخہ یازدہم ذی القعدہ بذریعہ رجسٹری ڈاک ورود وسرور لایا اللہ تعالےٰ آپکو مکروہات دارین سے محفوظ رکھکر قرب مراتب ودرجات عالیات عطا فرماوے اور آپکی ذات بابرکات کو ذریعہ ہدایت خلق فرماوے آمین۔ اگرچہ بظاہر آپکی علالت سے بہت بڑا نقصان معلوم ہوا اور خصوصًا حدیث شریف کے درس موقوف ہوجانیکا بہت افسوس ہے مگر باطنی وحقیقت مین اسکے نتائج وبرکات بہت بڑے ہین اللہ تعالےٰ دارین مین اسکا نعم البدل عطا کرے چونکہ اب فقیر کو اپنا کچھ اعتبار نہین صبح وشام معلوم ہوتا ہے

اور آپکو ضعف و نقاہت بشدت ہے اور چند باتین مرکوز خاطر ہین اسلئے فقیر آپکا سفر حجاز کرنا
مصلحت نہین سمجھتا ہے آپ نے جو بہ نسبت حضرت امام صاحب کے تحریر فرمایا انشاء اللہ اوسکی تعمیل
ہوگی۔ مشایخان شامی متورع و ثقہ و عالم و درویش ہین اون کے قول مین کچھ شبہ نہین لاکن بات یہہ
ہے کہ سیر اسماء مین جب سالک پر تجلی ہادی کی کیفیت و حالت طاری ہوتی ہے تو اپنے کو مہدی موعود
سمجھتا ہے یہی وجہ ہے بہت بزرگون نے دعوی مہدیت کئے مگر حقیقت مین انکو مغالطہ ہوا ایسے
مقام مین مرشد کامل کی توجہ سے اس مغالطے سے نجات پاکر دوسرے مقام کو ترقی کرتا ہے ورنہ
اپنی دانش و شعور مین جب سالک عالم کامل ہو تو شریعت سے تطبیق کر کے اپنے کو آگے بڑھاوے اسلئے
ممکن ہے کہ انہین بزرگون مین سے کسی پر یہہ حالت طاری ہو اور اسیوجہ سے وہ اپنے کو مہدی موعود
سمجھتے ہون اور اون کے معتقدین انکے صدق و خلوص کے باعث اعتقاد اسکا کرتے ہون بہرکیف
اسکے اندر صدق ضرور ہے اگرچہ بشریت کیوجہ سے غلطی ہوتی ہو کیونکہ انسان کسی درجہ کو پہنچے اسکے
لئے سہو و خطا ضروری ہے۔ ان بزرگون سے آپ کے واسطے اور آپ کے متعلقین کیواسطے انشاء اللہ
تعالی دعا کراونگا اور چونکہ ضعف بہت تھا اور کچھ علالت بھی تھی اسلئے حج مین اسدفعہ عرفات پر
حاضر ہوسکا مگر الحمد للہ حاضری باطنی سے محروم نہ رہا۔ الحمد للہ آپکی کیفیات باطنی و حالات مقدسہ
سنکر ذکر و شکر اللہ تعالی کا بجا لایا اللہ تعالی آپ کے درجات اور قرب کو ترقی بالائے ترقی بخشے
اور ہم جیسے ہیچمدان کی نجات کا وسیلہ بناوے۔ الحمد للہ اس سال زمانہ حج مین نہ قبل نہ بعد کسی قسم کی بیماری
یا کچھ دقت و تکلیف خلق کو نہین ہوئی اس سال حجاج بہت آئے کئی سال کے بعد اس سال مکہ
والون سکنہ شہر مدینہ کی تجارت بھی خوب ہوئی سلطنت کیطرف سے بھی انتظام و بندوبست
اچھا تھا مدینہ طیبہ کا قافلہ بھی کئی سال کے بعد اس سال بڑے اطمینان و امن و امان کیساتھ گیا روانہ
ہونیوالا ہے اور سب حالات یہان کے زبانی عزیزم پیر شاہ کے معلوم ہونگے آپ تکلیف فرما کر اپنی خیر و عافیت
سے مسرور فرماتے رہینگے خاطر کو تعلق بہت ہے اور رسید روپیہ کی قبل دیکی اور عزیزم حکیم عبد العزیز خانصاحب
کے ذریعہ سے انکی ہمشیرہ صاحبہ کے پاس بھیجدی گئی۔ بخدمت اہل خانہ خود و صاحبزادگان و عزیزان
و احباب از طرف فقیر و گھر مین کیطرف سے سلام و دعا فرماوین عزیزم حکیم عبد العزیز خانصاحب سلمہ
کیواسطے دعا کرتا ہون اونکو علیحدہ قبل مین خط لکھ چکا ہون بخدمت جمیع احباب و عزیزان نام بنام بشرط

ملاقات سلام دعا فرماوین بہت دنون سے عزیزم ضیاء الدین صاحب سلمہ کا کوئی خطہ نہ آیا انکی ملاقات
کو جی چاہتا ہے سلام و دعا فرماوین والسلام از مکہ معظمہ محلہ حارۃ الباب ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۰۹ھ
بعد لکھنے اس خط کے مسرت نامہ مورخہ دوم شوال ملا بالکل کیفیت معلوم ہوئی اللہ تعالی آپکے
فیض ظاہر و باطن سے ہمیشہ خلق کو مستفیض فرماوے آمین عزیزم امیر شاہ خان صاحب آپ کے
نہایت معتقد اور نہایت ارادت و محبت رکھتے ہین کچھ وجہ ایسی ہوگئی کہ چلتے وقت آپکی زیارت سے
مستفیض ہوسکے آپ صدیقون کیوجہ سے مجھہ سے بھی محبت رکھتے ہین اسپر کچھ شبہ نہین کہ تم عزیزون
کے کمالات کیوجہ سے فقیر کے نقصان و عیوب چھپ گئے ہین و تمہاری محبت نے اکسیر کا کام کیا ہے
انشاء اللہ تعالی قیامت مین بھی ایسی ہی ستاری کی امید ہے و تمہاری محبت کا بڑا وسیلہ ہے زیادہ
والسلام مورخہ بست و ششم ذی الحجہ ۱۳۰۹ ہجری۔

(۲۳) از فقیر امداد اللہ عفی عنہ بخدمت فیضدرجت سراپا خیر و برکت سراسر محبت عزیزم جناب مولانا مولوی
رشید احمد صاحب زید عرفانہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ آپ کے دو قطعہ خط بدست عزیزم
امیر شاہ خانصاحب وصول ہوئے کیفیت مندرجہ معلوم ہونیسے بجائے خوشی قلب پر صدمہ شدید
پہنچا یعنی عزیزم برخوردار محمد محمود احمد صاحب کے انتقال پر ملال کا حال دیکھکر بہت ہی رنج ہوا
انا للہ وانا الیہ راجعون ہر چند صبر کام مین لایا تاہم آنکھونسے اشک جاری ہوئے آخر بجز صبر چارہ
نہ دیکھا لاچار صبر کیا فقیر خوب جانتا ہے کہ ایسے ہونہار نونہال کے انتقال کا صدمہ جو آپکو ہوگا وہ بیان
سے باہر ہے کیونکہ برخوردار موصوف بصفات حمیدہ ایسا ہی تہا جس نے سنا وہی غمگین اور نالان ہوا
کیونکہ یہ دار فانی ہے یہان ہر روز چل چلاؤ ہے کوئی آج کوئی کل چلا جا رہا ہے آپ اس بات کا خیال
کرکے صبر فرماوین سبکو وہان جانا ہے اللہ تعالی اسکا نعم البدل عنایت فرماکر اس رنج کو خوشی سے مبدل
فرمائے اللہ تعالی برخوردار عزیز مسعود احمد صاحب کو بھی توفیق خیر عنایت فرمائے کہ آپکی یادگار رہکر جانشین
رہین اللہ تعالی ہمارا تمہارا خاتمہ بالخیر کرے فقط از مکہ معظمہ ۲۴ رجب ۱۳۱۰ ہجری (مہر)

(۲۴) از فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ۔ بخدمت فیضدرجت سراپا خیر و برکت سراسر خلوص و محبت عزیزم
مولانا مولوی رشید احمد صاحب زید عرفانہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ الحمد للہ فقیر خیریت سے ہے
آپکے واسطے دعا خیر کرتا ہے اللہ تعالی آپکو اپنے عشق و محبت و رضا و تسلیم مین رکھکر آپکا فیض جاری کرکے

حسن خاتمہ نصیب فرماوے۔ قبل ازین آپکی خدمت مین خط روانہ کیا گیا ہے پہنچا ہوگا فقیر کی مثنوی شریف
جو بعض حواشی و فواید سے اوسپر اپنی سمجھ کے موافق محشی ہے عزیزم مولوی عبداللہ صاحب بواسطہ عزیزم
مولوی ابو احمد صاحب باستبداد و اصرار اشد بغرض طبع لیگئے تھے اور مشہور کردیا ہے کہ فقیر نے خواہش
اوسکے طبع کی کی ہے۔ فقیر حیران ہے کہ اول تو وہ حواشی و فواید کچھہ ایسے قابل نہین خیال کئے جاتے تیسر طرہ
یہ کہ فقیر کی خواہش ہے۔ تاہم آجتک آٹھہ دس ماہ سے کچھہ اوسکی ایک جزو بھی درست نہ کی۔ فقیر نے
اونکو خط ممانعت کئی بار تحریر کرائے وہ ابھی تک اس کام سے باز نہ آئے آپکو متصدع ہون کہ کسی معتبر
ذریعہ سے مثنوی شریف محشی فقیر و قلمی ہر دو نسخے مولوی عبداللہ صاحب و مولوی ابو احمد صاحب سے
طلب کرالین اور بعدہٗ جیسی رائے آپ کی ہوگی انشاء اللہ ویسا ہوگا یہہ تحریر فقیر کی دکھا کر مثنوی شریف
منگوالیجاوے فقط از مکہ مکرمہ ۲۳ رمضان شریف سنہ ۱۳۱۰ھ (مہر)

(۵) از فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت فیضدرجت سراپا خیر و برکت عارف باللہ عزیزم جناب مولانا مولوی
رشید احمد صاحب زید عرفانہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ الحمد للہ فقیر خیریت سے ہے اور آپکی صحت و سلامتی
خدا تعالی کی جناب سے مطلوب۔ قبل ازین آپکی خدمت مین اپنی خیریت و کیفیت تحریر ہو چکی انشاء اللہ
خط پہنچا ہوگا روز بروز ضعف زیادہ ہوتا جاتا ہے اور دل بہت گھبراتا رہتا ہے آپ دعا حسن خاتمہ
فرماوین عزیزم مولوی قاری حافظ احمد صاحب کی آپکی خدمت مین حاضر ہونگے آپ اپنی جماعت سے
خیال کرکے دعا فرماوین یہہ قاری صاحب آپ سے طالب دعا ہین آپ دعا فرماوین اللہ تعالے
ہمارا آپکا حسن خاتمہ فرماوے آمین (مہر) از مکہ مکرمہ ۱۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۱ ہجری۔

(۶) جامع فضل و کمال جناب محبی مخلصی عزیزی مولوی رشید احمد صاحب زاد اللہ عرفانکم پس از
دعاء ترقی درجات واضح رائے محبت پیرائے باد کہ آپ کا راحت و محبت نامہ عین حالت انتظاری
مین وصول ہوکر باعث اطمینان خاطر ہوا ایک مدت سے تعلق قلبی اودسطرف متعلق تہا جویائے احوال
آن مخلص تہا خدا نے کیا راحت نامہ محبت شمامہ کاشف حالات ہوا۔ عزیزم بیشک آپکا عذر عدم ارسال
نامجات نہایت ہی قوی ہے اللہ تعالی اوسکو زائل فرماکر صحت کلی عطا فرماوے آمین میری بھی یہی
حالت ہے کہ مضامین دلمین جوش مارتے ہین مگر بوجہ ضعف و نقاہت بدنی و بصری کے لکھنے پڑھنے
سے معذوری ہے اور غیر سے اپنا اظہار مطلب کرانا اور زیادہ دشواری ہے چونکہ ہر مضمون اس قابل

نہین ہوتا کہ ہر ایک سے کہا سنا جائے بدین وجہ ساکت ہوکر بیٹھ جاتا ہون اور ارسال خطوط سے معذور رہتا ہون مگر تعلق قلبی وہمت باطنی ہر وقت آپ کے ساتھ ہے ہمیشہ آپ کے لئے دست بدعا رہتا ہون خدا قبول فرماوے من کل الوجوہ صحت مرحمت فرماوے اور فیضان آنعزیز سے خلق اللہ کو فیضیاب فرماوے آمین - عزیز مجھ مین کچھ اب کچھ نہین رہا بالکل ظاہری نمایشی صورت ہون جمیع قوی جواب دیچکے ہین چند روزہ مہمان ہون خداوند کریم سے ہر وقت میری یہی دعا ہے اور لوگون سے بھی اس دعا کی تمنا رکھتا ہون اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالی دنیا سے بینا اوٹھائے یعنی اپنا جلوہ جمال ذاتی دکھاتا ہوا اس دار فانی سے دار البقا کو لیجاوے آمین ثم آمین عزیزم حافظ احمد حسین صاحب مرحوم کی کیفیت تو آپ سُن چکے ہونگے وہ عزیزم مرحوم بعارضہ فالج آٹھوین ذی الحجہ بیمار ہوئے نوین کو زبان بند ہوگئی بالکل بے حس حرکت تین چار روز تک اونکی حالت رہی آخر تیرہوین ذی الحجہ کو جان بحق تسلیم ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالی اپنے جوار رحمت مین اونکو جگہ دے آمین آپ بھی اونکے لئے دعا فرمائیگا اونکے ترکہ وغیرہ کی یک گونہ تشویش ہے بیت المال وغیرہ کا ابھی تک تصفیہ نہین چکا ہے خداوند کریم جلد اسکو دفع فرماوے آمین زیادہ والسلام (مہر الراقم فقیر امداد اللہ) میری طرف سے عزیزی مولوی ابو النصر صاحب سلمہ کو بہت بہت دعا فرمادیجئے گا اور جمیع احباب اپنے متوسلین سے ہمارا دعا سلام کہدیجئے گا - یہان سب لوگ خصوصاً عزیزی مولوی محب الدین صاحب مولوی شفیع الدین صاحب مولوی عبد الرحمان صاحب منشی عبد اللہ صاحب میان عبد الرحیم وغیرہ وغیرہ بہت بہت آداب تسلیمات عرض کرتے ہین -

(۷) از طرف فقیر امداد اللہ عفی عنہ بخدمت بابرکت فیضدرجت عزیزم مولوی رشید احمد صاحب سلمہ بعد سلام مسنون کے واضح رائے ہو کہ عزیز مولوی منور علی صاحب کا خط ۱۷ جمادی الاولی کا مرسلہ ہوا کل ۱۷ جمادی الثانیہ کو پہونچا اُس سے حال پرملال انتقال پا جانے آن عزیز مسعود کا معلوم ہوا کمال رنج ہوا افسوس صد افسوس کہ آپ پر صدمات متواترہ کے پیچھے ہم نے [illegible] واقعی سخت سانحہ ہے اور ایسے مواقع مین ثابت قدم رہنا آپ ہی جیسے بزرگوارونکا کام ہے آپکو صبر وشکر کی تعلیم کی حاجت نہین کیونکہ آپ مجسم صبر و سراپا شکر ہین ہان یہ دعا ہے کہ خداوند کریم آپکو کمال اجر عطا فرماوے اور آپکو تا دیر بیٹے بچون کے سر پر زندہ رکھے اور آپ کے فیوض سے اہل اسلام کو مستفیض کرے

ہین دعا فرماوین روح الامین آمین یا مرحومہ کیلئے دعا مغفرت اور چند ختمات کرا دیئے گئے اللہ جل شانہ تمہین اجر دے
آپکا خط متضمن حالات مولوی عبد الصمد صاحب پہونچا تھا اوسکا جواب بسبب ترک قبل اسکے بھیجدیا گیا فقط
حافظ احمد حسین کیطرف سے بعد سلام کے مضمون واحد ہے سب حضار مجلس سلام نیاز و دعا مغفرت مرحومہ کہتے
ہین از طرف کمترین غلامان حمزہ دہلوی بعد سلام نیاز کے گذارش ہے کہ حضرت مخدومہ کے انتقال سے
جو کچھ ملال پہنچا اللہ پر روشن ہے اون کی ذات مقدسہ پر طبیعہ لذاتی اور سب غریب پروری ختم تھی یہ صدمہ
صرف گھر والون کے لیئے نہین بلکہ متعدی ہے اور تمام مستفیدین کو شامل ہے اللہ جل شانہ کے کام مین
دم مارنے کی جگہ نہین حضور کو صدمات اوس نے پہلے ہی مضمحل اور کمال ضعیف کر دیا تھا جس سے دیکھنے والونکو
رنج ہوتا تھا اب اس صدمہ سے دیکھیئے کیا کیفیت ہو اللہ جل شانہ مددگار رہے وہ اپنے کمال کرم سے
حضرت مخدومہ کو فردوس اعلیٰ مرحمت کرے اور حضور کو اجر استقامت اور سب گھر والونکو صبر و اجر
بخشے جناب مولوی حافظ مسعود احمد صاحب قبلہ کے حضور بعد سلام مضمون واحد ہے فقط مرقومہ ۲ جمادی الثانی

(۸) از فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت فیضدرجت جامع شریعت و طریقت عزیزم مولانا مولوی رشید احمد
صاحب محدث گنگوہی ادام اللہ فیضہم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ عنایت نامہ مورخہ ۲۳ جمادی الثانیہ
معہ مبلغ عہ روپیہ ہدیہ مبرور حصہ خود اور سے روپیہ از طرف حافظ حسین احمد جیوری کہ عنایت فرمائے
گئے ہین پونہچا ممنون و مسرور ہوا اللہ تعالیٰ آپکی ذات بابرکات کو باعث استقامت خلق و وسیلہ ہدایت
کرے۔ آپکی اور آپکے اہل و عیال کی خیر و عافیت معلوم کرکے جمعیت و سرور قلب ہوا لاکن دریافت
حادثہ جانکاہ عزیزم محمد اسحٰق مرحوم نہایت غم و الم ہوا مشیت ایزدی مین کیا چارہ ہے اللہ تعالیٰ آپکو
اور مرحوم کے والدین کو اجر عظیم و صبر عنایت کرے اور اسکا نعم البدل عطا فرماوے مرحوم مغفور کے واسطے
ختم اذکار و دعا و ایصال ثواب کیا گیا اللہ تعالیٰ اوسکو فردوس اعلیٰ عنایت کرے آپکی صحت خلق اللہ کے
واسطے بڑی نعمت ہے اللہ تعالیٰ آپکو بعافیت تمام و صحیح و سلامت رکھے۔ آپکی تحریر سے معلوم ہوا کہ بہت
لوگ وفات پائے ہین انکے دریافت حالات کا تعلق رہا۔ رمضان شریف کیوجہ سے جواب مین توقف ہوا
یہان پہلی رمضان شریف روز سہ شنبہ ہوئی اور عید پنجشنبہ کو ہوئی۔ فقیر نے پہلے بھی تکلیف دی ہے کہ
اپنی خیریت مزاج سے جلد جلد مسرور و ممتاز فرماتے رہین کہ دریافت خیریت کیواسطے ہمیشہ دلکو تعلق
رہتا ہے گرانی قحط و وبا وغیرہ سب ہماری شامت اعمال کے نتائج ہین اللہ تعالیٰ ہم سبکو اپنی مرضیات پر

جلا دے اور بارے او فقیر کا بھی وقت قریب ہے دعاء حسن خاتمہ سے مدد فرماوین اپنے گھر مین اپنی
صاحبزادی و صاحبزادگان و سب اہل و عیال کیخدمت مین فقیر کیطرف سے سلام دعاء فرماوین بخدمت
عزیزم مولوی ابو النصر حاجی عبد المجید و دین محمد صاحبان و میان محمد شفیع صاحب اور اون کے گھر مین سلام
مسنون و دعاء و بخدمت جمیع اعزہ و احباب سلام مسنون خصوصًا مولویان خوانندگان حدیث شریف - از
حاضر الوقت عبد اللہ آداب نیاز (مہر) از مکہ معظمہ پنجم شوال سنہ ۱۳۰۹ھ -

(۹) محبی و مخلصی عزیزم مولوی رشید احمد صاحب زید عرفانہ بعد سلام سنت الاسلام آنکہ خط آپکا پہونچا جواب
پہلے خط کا ارسال کر دیا گیا تہا فقیر کو ضعف و نقاہت بہت ہے نگاہ بھی بہت کم ہوگئی ہے خط کے
لکھنے پڑہنے سے معذور ہے چارپائی پر نماز پڑہتا ہے پیرون سے کہڑا نہین ہوا جاتا ہے غرض یا بر کاب
ہے سب وجہ سے دعا کا محتاج ہے کہ خدا تعالیٰ خاتمہ بالخیر کرے آمین بابت مسافر خانہ کے جو قریب پانسو
اشرفی کے جمع تہین مولوی بدر الاسلام کے سپرد کئے گئے ہین باغوائے مخالفین کے حکام نے ضبط
کر لین فقیر تو پہلے ہی سے ایسے معاملات سے دست بردار تہا حافظ صاحب مرحوم کے انتقال سے اچانک
یہ معاملہ آن پڑا پہر بھی فقیر نے اوسکی طرف التفات نہین کیا جو کچھہ اونکا روپیہ تہا اون کے سالے احمد گاما کے
حوالہ کیا گیا مسافر خانہ کے ساتہہ بھی علاقہ نہ رکہا اُسکا ناظر مولوی بدر الاسلام صاحب کو کر دیا گیا تہا یہ سب
منجانب اللہ ہے فقیر دونون حال مین خوش ہے ایسے امورات کے سننے سے بھی دلکو پریشانی بعض اوقات
ہو جاتی ہے لہذا ایسے امور کے تذکرہ سے یہان احباب کو منع کر دیا ہے کہ فقیر سے یہ ذکر نہوا کرے -
العبد الضعیف فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ (مہر)

(۱۰) محبی و مخلصی عزیزم مولوی رشید احمد صاحب زید عرفانہ بعد سلام مسنون المرام آنکہ خط پہونچا الحمد للہ
کہ آپکو صحت یابی حاصل ہوئی آپکی صحت سے ایک عالم کو فائدہ ہے فقیر کو بھی اب تو ضعف بہت ہی ہوگیا
ہے ایک ماہ کے قریب پیچش وغیرہ مین مبتلا رہا تہا اب بفضلہ صحت ہے مگر ضعف اسدرجہ ہے کہ نماز
چارپائی پر بھی بامشکل پڑہی جاتی ہے اور رفع حاجت کیلئے چوکی پاس رکھی ہے پیرون پر بباعث چند
ماہ پڑے رہنے کے اوٹہا نہین جاتا ہے رگین سوکہہ سی گئی ہین ضعف بصارت کا یہ حال ہے جو احباب
روزمرہ آتے ہین اونکو بھی نہین معلوم کر سکتا ہے خط کا لکھنا پڑہنا تو درکنار ہے سامان سفر موجود ہے وقت
کی خبر نہین دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ خاتمہ بالخیر کرے جملہ احبابونکو سلام پہونچے فقیر دعا کرتا ہے اللہ سمیع مجیب

قریب ہے از عبد ضعیف امداد اللہ عفی اللہ عنہ (مہر)

(۱۱) از فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت بابرکت فیضدرجت عزیزم مولوی رشید احمد صاحب زید عرفانہ
سلام علیکم چو دور خاطری اگر از چشم دوری بدل حاضری و دعائے ترقی درجات عالیات و دو جہانی مشغولم عنیر مرسلہ باز جواب
خطوط روانہ کردہ شد درین ولا خیریت نیست کہ بقلم آید حال فقیر ظاہری و باطنی روز بروز خراب است محتاج دعا
حسن خاتمہ - برائے ہمین عزیزان و محبان دعا بخیر میکنم شما ہم دعا فرمایند کہ خاتمہ ما و شما بخیر شود ہمین ضعف
ونقاہت فقیر روبترقی دارد خصوصا ضعف بصارت ازین ناخواستہ بتقاضائے مولوی محمد ابو القاسم صاحب
بمشکل نوشتہ ام اگر جواب خطوط شما نانوشتہ آید معاف دارند زیادہ چہ نویسم بخدمت جمیع عزیزان خورد و
بزرگ سلام و دعا برسد بخدمت عزیزم حکیم ضیاء الدین صاحب معہ جملہ عزیزان رامپور وغیرہ سلام مسنون و
دعا برسد حکیم صاحب بعد سلام مضمون واحد تصور فرمایند باقی حال این فقیر زبانی مولوی ابو القاسم وغیرہ جملہ
معلوم خواہد شد - نوٹ صد روپیہ مرسلہ مولوی صاحب میان مولوی محمد ابراہیم صاحب رسید خاطر جمع فرمایند -

(۱۲) عشق بر مردہ نباشد پایدار عشق برحی دبر قیوم دار

از فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت فیضدرجت جامع شریعت و طریقت عزیزم مولانا رشید احمد صاحب
سلمہ اللہ تعالی - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - قبل اسکے بھی خط روانہ کرچکا ہون مطلب ضروری یہ ہے کہ فقیر
کی وہ مثنوی شریف جو ایک زمانہ سے فقیر کے مطالعہ و درس مین تھی اور اپنے خیال کے موافق ویسر کچھ مطالب
وفوائد درج کئے تھے اسدفعہ اوس مثنوی کو مولوی عبد اللہ صاحب انبہٹوی بوسیلہ عزیزم مولوی ابو احمد صاحب
بمبئی کے طبع کرانیکی غرض سے فقیر سے لیگئے - اونکی تلون مزاجی وغیر استقامت سے اول ہی سے فقیر کو معلوم
تہا کہ اسکا انجام اون کے حوصلہ وحالت سے باہر ہے چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ پانچ چھ مہینے سے حاجی عبد الکریم صاحب
سیٹھ بمبئی کو جو ایک دیندار اور صالح اور معتبر شخص ہین اس مثنوی کے لاحاصل شغل کیوجہ سے سخت تشویش و زیرباری
مین ڈال رکہا ہے - وہ تنہا اپنی تجارت کے کام مین مشغول ہین اسمین مشغول ہونے سے اونکی تجارت کا سخت
حرج ونقصان ہے اسلئے فقیر نے سیٹھ صاحب کو لکھ بہیجا ہے کہ مثنوی کا طبع ہونا قطعاً موقوف کرکے فقیر کی
دونون مثنوی آپکی خدمت مین مقام گنگوہ پہنچا دین - لیکن معلوم یہ ہوا ہے کہ مولوی عبد اللہ صاحب و مولوی
ابو احمد صاحب مقام سہارنپور مین شاید اسی غرض سے قیام پذیر ہین اسلئے آپ بذریعہ حافظ قمر الدین صاحب
یا کسی اور معتبر شخص کے ذریعہ سے فقیر کی مثنوی کو سہارنپور سے اپنے پاس منگوا کر بعض اسبارہ مین توقف

نظر فرمادین وخط بنام مولوی عبید اللہ صاحب و مولوی ابو احمد صاحب بھی جاتا ہے آپ دونون خط کے پڑہنے
کے مجاز ہین۔ (مہر) از مکہ معظمہ دہم رمضان شریف روز دوشنبہ سنہ ۱۳۱۰ھ ہجری

سجنداشت از حضرت قطب العالم مولانا گنگوہی قدس سرہ بخدمت مرشد برحق قدوۃ الواصلین اعلیحضرت حاجی صاحب قدس سرہ

(۱۲) حضور نے جو بندہ نالایق کے حالات سے استفسار فرمایا ہے۔ میرے ماوائے دارین اس ناکس کے
کیا عادات اور کس درجہ کی کوئی خوبی ہے جو آفتاب کمالات کے روبرو عرض کرون بخدا سخت شرمندہ ہون
کچھ نہین ہون مگر جو ارشاد حضرت ہے تو کیا کرون بناچاری کچھ لکھنا پڑتا ہے حضرت مرشدمن علم ظاہری کا
تو یہ حال ہے کہ آپکی خدمت سے دور ہوئے غالبًا عرصہ سات سال سے کچھ زیادہ ہوا ہے اس حال تک
دو سو سے چند عدد زیادہ آدمی سند حدیث حاصل کر کے گئے اور اکثر اونمین وہ ہین کہ اونہون نے درس جاری
کیا اور سنت کے احیا مین سرگرم ہوئے اور اشاعت دین اون سے ہوئی اور اس شرف سے زیادہ
کوئی شرف نہین اگر قبول ہو جاوے۔ اور حضرت کے اقدام نعلین کی حاضری کے ثمرہ کا یہ خلاصہ ہے کہ جذ قلب
مین غیر حق تعالی سے نفع و ضرر کا التفات نہین والحمد للہ بعض اوقات اپنے مشایخ کی طرف سے علیحدگی ہو جاتی
ہے لہذا کسیکے مدح و ذم کی پروا نہین رہی۔ اور ذام و مادح کو دور جانتا ہون اور معصیت کی طبعًا نفرت اور
طاعت کی طبعًا رغبت پیدا ہو گئی ہے اور یہ اثر اوسی نسبت یادداشت بیرنگ کا ہے جو مشکوۃ انوار حضرت
سے پہونچا ہے بس زیادہ عرض کرنا گستاخی ہو شوخ چشمی ہے یا اللہ معاف فرمانا کہ حضرت کے ارشاد سے
تحریر ہوا ہے جہوٹا ہون کچھ نہین ہون تیرا ہی ظل ہے تیرا ہی وجود ہے مین کیا ہون کچھ نہین ہون اور وہ جو
مین ہے وہ تو ہے اور مین اور تو خود شرک در شرک ہے استغفر اللہ استغفر اللہ لاحول ولاقوۃ
الا باللہ۔ اب عرض سے معذور فرماکر قبول فرمادین والسلام سنہ ۱۳۱۰ھ ہجری۔

اب اون مکاتیب کا سلسلہ شروع ہوتا ہے جو حضرت امام ربانی مولانا قدس سرہ کیطرف سے متوسلین
طالبین اور مستمدین و مستفیدین کے نام شرف ورود لائے۔ مکتوب الیہم کے کمالات و مراتب علیکی ترتیب
و تدریج اسجگہ ملحوظ نہین ہے اور نہ اسکا لحاظ قایم رکہنا میری استعداد فہم و قابلیت کا کام ہے کیفما اتفق جو
والا نامہ دستیاب ہوا شماری نمبر ڈالکر درج کر دیا گیا۔ چونکہ ہر کرامت نامہ مستقل طریق ہدایت اور جداگانہ
سلوک کے کسی مضمون کی نافع اور مفید تحقیق ہے اسلئے ہر مکتوب گویا ایک بارآور درخت ہے جسکے پہل
چننے کی آپکو اجازت ہے اور ہر والا نامہ ایک معدن ہے جسمین مختلف الوان اور مختلف قیمتون یا منفعتون

کے لعل ویاقوت اور نایاب جواہرات بھرے ہوئے ہین جنکے حاصل کرنیکی آپ سے درخواست ہے الحمد للہ
کہ ایک دو خط کے سوائے جملہ مکاتیب حضرت امام ربانی قدس سرہ کے دست مبارک کے لکھے ہوئے
ہین اس اعتبار سے اگر یون کہا جائے کہ "یہ مجموعہ حضرت کی سوانح ہے جسکو حضرت نے اپنے دست مبارک
سے تحریر فرمایا ہے" تو بجا ہے۔ حضرت امام ربانی طریقت کے جس مرتبہ علیا اور درجہ قصوی مین سالک تھے
اوسکا احاطہ وادراک تام تو صاحب نسبت واہل بصیرت زمانہ کو بھی ہوسکا مجھہ ناکارہ کی تو حقیقت
کیا ہے کہ کسی مضمون پر یہ حکم لگا سکے کہ فلان حالت کا اثر ہے مگر اتنی بات ظاہر ہے کہ درجہ عبدیت مین جو
اصل نسبت محمدی ہے آپ امام الانبیاء ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے مقتدی تھے اسلئے یہ حیدانی حضرت
کے لفظ لفظ سے ظاہر ہوتی ہے اس عالی صفت محمودہ کو بعض کوتاہ بین اور کج فہم اصحاب نے نقص
پر حمل کیا جسکا معنی محض جہالت اور ثمرہ ونتیجہ اصل دولت لازوال سے محرومیت بنا بس اون مکاتیب
کو جو سیدنا و مولانا الحافظ الحاج المولوی صدیق احمد صاحب مدظلہ العالی کے نام قلمی ہوئے مقدم
کرتا ہون اسلئے کہ ان مکاتیب مین اس صفت کاملہ کے آثار و ثمرات بہت زیادہ ظاہر ہوئے ہین اور
حضرت مولانا ممدوح زید مجدہ نے تمہید کے طور پر اس نسبت اور اوسکے آثار کی تفہیم ناظرین کیغرض سے بقدر
ضرورت توضیح بھی فرمائی ہے اسلئے سب سے پہلے اوسکو ہدیہ ناظرین کرتا ہون۔ حضرت مولانا ممدوح حضرت
قطب العالم قدس سرہ کے مشاہیر خلفاء اور اُس گروہ مجازین مین ہین جنکو مقامات سلوک کی بالتفصیل
سیر کرائی گئی ہے اسلئے امام الائمہ کے حالات کی تحقیق مین امام کا قول بیان کرنا مناسب ہے ان مکاتیب
کے بعد شماری نمبر پر بہ سلسلہ وار دیگر مکاتیب ہدیہ ناظرین کرکے رسالہ کو ختم کردیا جائیگا حق تعالی شانہ اس
خدمت کو قبول فرماکر ذریعہ ہدایت خلق ومنفعت طالبین سالکین بنائین اور مجھہ ناکارہ اذل خلق اللہ
کی بدحالی رفع فرماکر حالت سعداء بین اللہ یجتبی الیہ من یشاء انہ علی کل شئی قدیر۔
اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی نبیہ الکریم۔ امابعد واضح ہو کہ باتفاق صوفیاء کرام کشوف کونیہ وخوارق عادات
در عالم خلق مقاصد تصوف سے نہین ہین نہ اسپر مدار افضلیت ومدار قربیتہ الی اللہ ہے بعض حضرات
کو کشوف کونیہ مخلوقات یا کشف حقائق عالم امر پیش نہین آتا صرف مقامات یقین ومراتب نسبہ کی مدا

سے وصول الی اللہ ہوتا ہے جیسا کہ صحابہ کرام و تابعین کے زمانہ مین اکثر یہی طریقہ وصول تھا استقامت فی الدین و کشف شرائع اسکے آثار ہین الاستقامۃ فوق الکرامۃ ظہور حقائق و مقامات قرب بعض حضرات کو کشفی ہوتا ہے بعض کو احسانی یا وجدانی ہوتا ہے جنکو ظہور کشفی ہوتا ہے اونکا آل کار مقامات مقصد سالکہ مین وجدان پر ہو جاتا ہے جن حضرات نے اسی راہ سلوک و مقامات قرب کو اول سے بطریق احسان یا وجدان سطے فرمایا ہے بحکم "کہ برند از رہ پنہان بحرم قافلہ را" اونکی کمالات کا پورا حال سوائے حق تعالی کے اور کوئی نہین جانتا الا من شاء اللہ خصوصا اون حضرات مین سے جنکو فناء اتم و بقاء اکمل ہو کر مرتبہ صحو مین تجلی ذاتی دائمی مقام ہو گیا ہے اور مصداق انا کا اونکی نظر بصیرت سے اوٹھ گیا ہے یہ حضرات بحکم "الیہ یرجع الامر کلہ" کل کمالات کو راجع طرف ذات ذی کمال وحدہ لاشریک لہ کی دیکھتے ہین بوجہ غلبہ تجلی ذاتی دائمی کے اپنے مین کوئی کمال نہین پاتے بلکہ اوسی مرتبہ ذی کمال ذو العظمۃ والجلال کے مقابلہ مین جسقدر کوتاہی اپنے مین دیکھتے ہین اوسیقدر مجمع نقائص اپنے وجود بشری کو جانتے ہین یہی وجہ ہے کہ یہ حضرات عجب اور اپنے حول و قوۃ سے بری ہوتے ہین مقام عبدیت مین راسخ ہو کر بندہ عاجز و بظاہر ملحق بالعوام ہو جاتے ہین مرتبہ صحو مین جسکا مقام تجلی ذاتی دائمی ہو جاوے یہی ولایۃ النبوۃ و مقام محمدی ہے علی تفاوت المراتب بعد حصول ولایت النبوۃ اگر زمانہ نبوۃ کا ہوتا ہے حق تعالی انمین سے جسکو چاہتا ہے نبوۃ عطا فرماتا ہے اگر زمانہ نبوۃ کا نہین رہا انمین سے جسکو چاہتا ہے قطب ارشاد یا مجدد یا مہدی بنا دیتا ہے ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ابتداء یا اوسط راہ سلوک مین اگر کسیکو بطور سیر نظری و واردات حال مقام عالی پر پہنچا یا گیا یا کسی مقام عالی یا عہدہ جلیلہ کے کسیکو بشارت دیگئی اس سے یہ مراد نہین کہ اوسکو یہ مقام عالی یا یہ عہدہ جلیلہ بالفعل حاصل ہو گیا ہے۔ جب تک یہ مقام عالی مرتبہ صحو مین بطور مقام عطا نہو یا اوس عہدہ کے آثارات خارج مین ظہور پذیر نہون اوسوقت تک قابل اعتبار نہین اوس بشارت مقام یا عہدہ کے یہ معنی ہین کہ فی الجملہ اوسکو مناسبت کرادی گئی لیکن شاید بھر ورود ہو ظہور پذیر ہو جاوے چنانچہ یہ مضامین عوارف المعارف شیخ شہاب الدین سہروردی مین اور مکتوبات مجددیہ و صراط المستقیم مولانا مولوی محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہم وغیرہا مین مذکور ہین "من شاء زیادۃ التحقیق فلیرجع الیہا" بعد تمہید ہذا گزارش ہے کہ حضرت مخدوم العالم قطب الارشاد مجدد انوار الہی مظہر تجلیات نامتناہی الحاج مولائی وسیلتی فی الیوم والغد حضرت مولانا و مرشدنا مولوی

رشید احمد صاحب نے بھی چنانچہ ان مکتوبات قدسی آیات میں فقرات تواضع و انکسار آمیز تحریر فرماتے ہیں اگرچہ
ظاہر بینان کے نزدیک انحطاط پر دلالت کرتے ہیں مگر اہل بصیرت کے نزدیک ترقی ۔ ان فقرات انکساریہ
کو کمال عبدیت جو حضرت مولانا سے مقامات قرب میں جسقدر ترقی ہوتی ہے نزدیک اہل بصیرت کے بیقدر
قطع نظر عارف میں بتا انحطاط معلوم ہوتا ہے یہی دید انحطاط کمال علو مقام پر دال ہے ۔ اس عاجز کو جو معلوم
کرایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ آپ ہے حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس زمانہ کے قطب الارشاد تھے آپکا لقب عالم
باالہام مخدوم العالم ہے آپ نیابت النبوۃ و مقام محمدی میں نہایت راسخ قدم ہیں جو اولیا امت محمدیہ میں
سے بہت کم ہوئے ہیں کہ اس مقام عالی تک بدرجہ جسقدر رسوخ رکھتے ہیں یہ مقام حضرت فخر عالم رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے زیر قدم ہے اسی مقام میں عبدیت غالب ہوتی ہے بوجہ غلبہ تجلی ذاتی دائمی کے صاحب اس
مقام کا کسی کمال کو اپنی طرف منسوب نہیں پاتا بلکہ تمام کمالات کو راجع بحضرت ذوالجلال والکمال دیکھتا
ہے اور نقائص بشریہ جو لوازم انسان ہیں اونکو اپنی طرف منسوب دیکھکر نہایت شرمندہ ہوتا ہے و مجسم عجز و
احتیاج ہوتا ہے جسقدر اس مقام عالی میں رسوخ ہوگا اسیقدر محض بیکار گنہگار محتاج و عاجز اپنے
آپکو دیکھے گا چنانچہ حضرت مجدد صاحب علیہ الرحمۃ مکتوب نہم جلد اول میں اپنی نسبت تحریر فرماتے ہیں عبد
سیاہ رو مقصر پر قصور مغرور وقت و حال مفتون وصل و کمال کارش ہمہ نافرمانی مولی است و عملش ہمہ
ترک عزیمت و اولی است ۔ نظرگاہ خلق را آراستہ ۔ و منظر حق تعالی و تقدس خراب ساختہ ۔ نقش
مقصور بر ظاہر آرائی است ۔ و باطنش ازین رہگذر ہموارہ برسوائی است ۔ قال او منافی حال اوست
و حال او مبنی بر خیال او ۔ از خواب و خیال چہ آید ۔ و ازین قال و حال چہ کشاید ۔ ادبار و خسارت نقد وقت
است ۔ غباوت و ضلالت بر کف دست ۔ مبدأ فساد و شرارت است ۔ منشار ظلم و معصیت ۔ بالجملہ عیوب
مجسمہ است ۔ و ذنوب مجمعہ ۔ خیرات او لائق لعن و رد ۔ و حسنات او شایان طعن و طرد ۔ رب قاری القرآن
والقرآن یلعنہ در حق او گواہ عدل است و کم من صائم لیس لہ من صیامہ الا الظماء والجوع در شان
او شاہد صدق ۔ فویل لمن کان ہذا حالہ و منزلہ و کمالہ و در جنب استغفار و ذنب کسائر الذنوب بل اشد
و توبہ چو معصیت کسائر المعاصی بل اقبح ۔ کل ما یفعل القبیح قبیح مصداق این سخن است ــ ز گندم جو
زجو گندم نیاید ۔ مرض او ذاتی است علاج نمی پذیرد ۔ و داء او اصلی است قبول دوا نمی کند ۔ ما بالذات
لا ینفک عن الذات ع سیاہی از حبشی کے رود کہ خود رنگ است ۔ چہ توان کرد و ما ظلمہم اللہ ولکن کانوا

انفسہم تنقلبون الی ان تقال پس در ہر چہ نقص و شرارت بیشتر نماید خیر و کمال زیادہ تر عجائب کار بار است ایمون
زہر تعجی مرج پیدا کردہ دین شرارت و نقصان محل خیر و کمال گشت پس لاجرم مقام عبدیت فوق جمیع مقامات
باشد چہ دین معنی در مقام عبدیت اتم و اکمل است ۔ محبوبان را باین مقام مشرف سازند ۔ محبان بذوق شہود
متلذذ اند ۔ استلذاذ در بندگی و انس بآن مخصوص محبوبان است انس محبان بمشاہدہ محبوب و انس محبوبان
بہ بندگی محبوب درین انس ایشان را باین دولت میرسانند و باین نعمت سرفراز میسازند شہسوار یکہ تاز این میدان
آن سرور دنیا و دین و سید اولین و آخرین حبیب رب العالمین است علیہ من الصلوۃ اتمہا و من التحیات
اکملہا و کسے را کہ محض فضل خواہند کہ باین دولت رسانند او را بکمال متابعت آنسرور علیہ الصلوۃ والسلام
متحقق میسازند و آن را بآن بذروۂ علیا می برند ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم مراد
از کمال شر و نقص علم ذوقی است بہ آن نہ آنکہ بشرارت و نقص متصف شود صاحب این علم متخلق باخلاق اللہ
تعالی شانہ و تقدس این علم ہم از جملہ ثمرات آن تخلق است شرارت و نقص را درین موطن چہ مجال جز آنکہ علم
بآن متعلق شود این علم بواسطہ شہود تام بخیر محض است کہ در جنب آن ہمہ شر مینماید این بعد از فرود آمدن نفس
مطمئنہ است بمقام خود لہذا تا این قسم خود را برزمین نزد کارش باین انجام نرسد از کمال مولای خود بے
نصیب است کیف خود را عین مولی داند و صفات خود را صفات او انگارد تعالی اللہ عن ذالک علوا کبیرا
انتہی بقدر الحاجۃ الحاصل بوجہ کمال رسوخ اسی مقام عالی کے یہ دید ہمارے حضرت مخدوم العالم رحمۃ اللہ علیہ
پر غالب تھی جسکی وجہ سے فقرات انکسارانہ قلم حضرت اقدس سے ظاہر ہوئے ورنہ کجا وہ آفتاب ولایت
کجا یہ ذرۂ بیمقدار ۔ و اس عاجز کو سنہ [illegible] میں بمقام دہلی عرصہ میں پچیس روز مین اجمالاً بطور اندراج
النہایۃ فی البدایۃ و سیر نظری حسب توجہ این عاجز کل مقامات پر عبور کرایا گیا یہ سب حضرت مولانا مخدوم
العالم رحمۃ اللہ علیہ کے کمالات کا انعکاس تھا بعدہ اون مقامات و واردات حال کو علی الترتیب حضرت
مخدوم العالم کے زیر قدم بصورت مقام اس عرصہ تک محقق فرمایا جا رہا ہے ۔ بطور وقائع و رویائے صالحہ خوب
محقق ہے کہ یہ جو کچہ حاصل ہوا ہے بطفیل حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ ہے اگر بعض واردات حال غیر مقصود
حضرت مخدوم العالم کو پیش نہ آتے ہوں یا کشفی نہوں بلکہ وجدانی ہوں جیسا کہ بعض مکاتیب مین تحریر
فرمایا ہے اس سے کوئی قدح کمال حضرت اقدس مین نہین ہوتا تلک خیالات تربی بہا اطفال الطریقۃ جو
مقامات قرب الی اللہ و مقاصد بالذات ہین علی الخصوص مقام تجلی ذاتی دائمی و مقام عبدیت مین جو فوق

جمیع مقامات ہے ہمارے حضرت رحمۃ اللہ کو بوجہ کمال اتباع سنت رسوخ تام تہا بوجہ غلبہ تجلی ذاتی دائمی بمقام عبدیت کے یہ دید علام کمال و دید نقائص خود غالب تھی کل ذالک علو مرتبۃ الشریفہ جیسا کہ کلام حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ بالاسے واضح ہوگیا ہے حق تعالی بطفیل حضرت فخر عالم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مخدوم العالم رحمۃ اللہ علیہ کے قدم بقدم چلنا نصیب فرماوے اور دار آخرت مین حضرت مخدوم کی جماعت مین محشور فرماکر معیت حضرت فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم نصیب فرماوے آمین بحرمۃ النبی الامین اللہم احشرنا فی زمرتہ واستعملنا بسنتہ وتوفنا علی ملتہ واجعلنا من حزبہ اللہم اجمع بیننا وبینہ کما آمنا بہ ولم نرہ اللہم لاتفرق بیننا وبینہ حتی تدخلنا مدخلہ واجعلنا من رفقائہ مع النبیین من احبائہ والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولٓئک رفیقا وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱۴) مولوی صدیق احمد صاحب السلام علیکم آپکا خط آیا حال معلوم ہوکر بہت بہت فرحت ہوئی حق تعالی ترقی فرماوے اول یہ سنو ذکر کے نور کا ملاحظہ جو ابتدا مین تلقین ہوتا ہے تو وہ مقصد اصلی نہین بلکہ تمہید ہوتا ہے اسکی کہ بتدریج احاطہ ذات کا مورث ہو جاوے پس "بکل شئی محیط" کا تصور اصل ہے اور احاطۂ نور کا تصور اسکی ہی غرض سے تہا اب ذکر مین یہی تصور کرو کہ "ان اللہ بکل شئی محیط" ملاحظہ نور کی ضرورت نہین کہ وہ مقدمہ مبدا تہا اور یہ مقصود واصل اب ذکر ربانی مین ہی احاطہ ذاتی کا لحاظ کرو اور پاس انفاس مین بھی خروج ودخول نفس ذکری مین احاطہ ذاتی کا تصور کرو غرض کام سے ہے جہان ہوسکے بفراغت کرنا چاہئے خواہ مخواہ گنگوہ آنیکی ضرورت نہین یہان وہان سب یکسان ہے خود جیسا مناسب جانو ویسا کرنا یہان پہر وطن کے قریب مین شاید تشادیش پیش آجاوین اور ذکر مین کچہہ خصوصیت رات کی ہی نہین دنکو بھی کرو۔ باقی یہ جو اول کیفیت تھی پہر وہ نہوئی تو اوسکی یہ وجہ ہے کہ اولاً جو حال وارد ہوتا ہے تو وہ بہت زور سے آتا ہے قلب نا آشنا ہوتا ہے کیفیت زیادہ ہوتی ہے پہر اوس حال سے ایک گونہ مناسبت ہو جاتی ہے تو وہ زور شور نہین معلوم ہوتا کہ اول کورے ظروف گلی مین پانی ڈالین تو کیسا شور ہوتا ہے دوبارہ مین حالانکہ پانی کا اثر زیادہ ہوتا ہے مگر وہ جوش نہین ہوتا ایسا ہی حال قلب وجسد انسان کا ہے اور غرض کیفیت سے نہین مقصد سکون وربط قلب با حضرت حق [illegible]

جو دنیا پر ہوئے وجد و حال کے اوسکا بیسوان حصہ بھی صحابہ سے منقول نہین ۔ غرض نسبتہ و سکون و طمانیتہ بالمد تعالیٰ اصل ہے اور کیفیتہ لازم دواعی ہے یہ حال ہے مقام نہین ۔ سو اوسکا افسوس مت کرو ۔ اب اوس حالت سے تم مین زیادہ نسبت ہے اور ذکر مین رعایتہ دماغ و قوۃ کی ضرور رکہنا ۔ لہذا مین اگر ایسا مت کرنا کہ اصل کام سے رہ جاؤ تہوڑا تہوڑا بڑہتا ہے جلدی کا کام نہین ایک دو روز کی بات نہین ساری عمر کا کام ہے ساعۃ فساعۃ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے ۔ رات دن یکسان حال نہین ہوتا اس امر کو بہت یاد رکہنا فقط والسلام دوسرا خواب بھی صالح اور مبارک ہے اگر تہجد سے کچھ دماغ کو نقصان ہو تو کام کرنا تہجد ہی ضروری نہین غرض کام سے ہے نہ وقت سے ۔ ۱۴ صفر سنہ ۱۳ ہجری

(۱۵) مولوی صدیق احمد صاحب السلام علیکم آپکا خط بدست پیر جیو عبد الرزاق کے آیا اوسکا بھی جواب میری تحریر سے معلوم ہو چکا ہے خلاصہ یہ ہے کہ پہلے تو فقط یہ بات متصور تھی کہ اسم کا نور محیط ہوتا ہی اب لفظ اللہ کیساتھ یہ یون تصور کرو کہ ذات اللہ تعالیٰ کی محیط ہے " وہو بکل شئی محیط " خود ثابت ہے اور نور لطیف جو متخیل ہو اوسکو مخیلہ مین تو ذات ہی تصور کرو ۔ صفات اگر خود بخود خیال مین آوین آوین مگر تم نظر قصدی ذات کی طرف رکہو ۔ باقی یہ کہ خلاف طریقہ نہو سو سبکو کلیات اسی قسم کی پیش آتی ہین اور جزئیات حالات یکسان نہین ہوتے اسکا کچھ تردد مت کرنا ۔ پاس انفاس وغیرہ سب حیل اسکے ہین کہ ذکر مخیلہ مین قایم ہو جاوے ورنہ اصل مقصود نہین جب خیالی ذکر ذات قایم ہو جاوے تو زبان اور انفاس کی کسیکی ضرورت نہین بارش اور پانی کا دیکہنا عمدہ بات ہے اور اثار بھی عمدہ ہین حق تعالیٰ باوجود وراء الورا کے قریب عبد کے ہے " وہو معکم اینما کنتم " ایسے تشا دیش کی ضرورت نہین اور " معکم " علم سے معیتہ تعبیر کرنا کچھ حاجۃ نہین " ہو " ضمیر ذات ہے جہان علم وہان ذات پس تکلف کی کیا حاجت ہے حق تعالیٰ فوق تحت سے بری ہے ۔ فوق اور تحت اور ہر جا موجود ہے عروج روح و قلب کا فوق کی جانب اس خیال سے نہین ہے کہ حق تعالیٰ فوق العرش ہے نہین سب جگہ ہے قلب مومن کی اندر بھی ہے پس فوق کا خیال مت کرو ۔ آج تیسرا خط آیا کہ بندہ کی خط کا جواب ہے برادر صاحب حال کو وعدہ خوش آتی ہے کثرت و تعلق سے گہبراتا ہے اور جو مخل اوسکے مقصد کا ہے وہ قید سے زیادہ بلا ہے حق تعالیٰ آپکو سب بلا سے محفوظ رکھے اور اپنے ذکر مین مشغول رکھے باقی جو کچھ حالات لکھے ہین وہ سب قابل شکر ہین " ولئن شکرتم لازیدنکم " عورت کر یہ دینا ہے اور خیال قراءۃ حق تعالیٰ کا جو تہا وہ اثر توحید افعالی کا ہے اور یہ سب

ترقیات ایسا ظہور کی نہیں پاتا زوجیت میں نیابت مبارک خیال حق تعالیٰ مبارک فرماوے اور بچے آپکو
ذات سے وابستہ رکھو بندہ بھی لکھ چکا ہوں یہ سب عنایات حق تعالیٰ کی ہیں آپکی دعا سے اگر مجھکو بھی
حاصل ہو جاوین تو کیا عجب ہے فقط والسلام — از بندہ رشید احمد

(۱۶) مولوی صدیق احمد صاحب السلام علیکم آج بیستم ذیقعدہ کو خط آپکا اور ایک خط کل پہنچا سنئے تو یہ تھا جو
کسی دو نکمین حاجت نہیں رہتا ہے حالات حاضرہ حق تعالیٰ اصل مقصد نصیب فرماوے آمین
اور جس شغل بتایا ہے کے تجاوز کیا وہ اپنے غیب کا عطا فرماوے ذکر جہر کی اب کچھ حاجت نہیں ذکر اصل
مین ذکر قلب ہے سو جب ذاکر ہی قلب ہو جاوے زبان کی کچھ ضرورت نہیں خصوصاً جب ذکر جہر سے دل
گھبراوے اوسوقت ذکر زبانی کا ترک کرنا ضرور ہے جس ذکر سے دل کو سرور ہو اوسکو کرنا چاہیے مثلاً تسبیح
تہلیل تحمید مین یا تفکر مین یا شکر مین یا جس پیرایہ مین حضور حاصل ہوئے اوسپر قناعت کرو اصل سبکا
حضور ہے اور بس۔ اور یہ نعمت دفعۃً حاصل ہو جانا محض احسان حق تعالیٰ کا ہے اس ناکارہ کو ساری
عمر گذری کچھ بھی نصیب نہوا چاہ سے پانی چلتا ہے اور بذریعہ نالی ونل کے زراعت مین جاتا ہے نل نالی
کو کچھ حظ نہیں محض واسطہ ہے علی ہذا یہ ناکس واسطہ واقع ہوا گو خود خشک لب محروم ہے اب خود آپ
سے التجاء دعا کرتا ہوں کہ ہمت دعا سے مجھکو بھی یاد کرین شیخ عبد القدوس قدس سرہ فرماتے ہین
کہ اصل یہ ہے کہ شیخ مرید کو لیجاتا ہے اور افضل یہ ہے کہ مرید شیخ کو لیجاوے پدر مفلس کو اگرچہ زکوۃ درست نہین
مگر صدقہ نافلہ جائز ہے علی ہذا اصل ایمان تو فرائض تو مرید سے شیخ کو ملنا محال ہے مگر ترقی حالات ملنا
عجب نہیں سو اس ناکس کو اس عمر مین سوائے اصل نسبت سلسلہ کے کچھ نہیں ملا یہ انوار وتجلیات سے کچھ
نہیں پایا کیا تعجب کہ آپکی دعا وبرکت سے کچھ ملجاوے خیر الحاصل تم اپنے کام مین مصروف رہو اور امور جدیدہ
سے اطلاع کرتے رہو اسوقت تک کوئی امر خدشہ کا پیش نہیں آیا آیندہ کو بھی فضل حق تعالیٰ درکار ہے جسکی
نسبت مین انوار کا مشاہدہ ہوتا ہے تو وہان لاریب اندیشہ دخل ابلیس بہت ہوتا ہے لہذا ہر حال ہر
امر مین اتباع شریعت کا خیال رکھنا کوئی حال خلاف شرع کے معتبر نہیں ہوتا یہ سب تمہارے واقعات
عمدہ ہین الحمد للہ علی ذالک پھر آخر مین بعض ایسے وقائع پیش آتے ہین کہ سالک حیران ہوتا ہے البتہ ایسی
وقت واقف رہبر کی ضرورت پڑتی ہے سو اگرچہ قطع طریق نصیب اس مدبر کے نہیں ہوا مگر ہان صحبت
مشائخ سے حصہ لیا ہے طبیب نادان اگرچہ خود بیمار ہو مگر دوسرے کو نسخہ کچھ نہ کچھ بتلا دیتا ہے فقط والسلام

چھپ چھپا کر کے حافظ مسعود احمد کو دیدیوین - ۱۰ رصفر سنہ ۱۳۱۵ھ

(۱۶۱) مکرمی عزیزی مولوی صدیق احمد صاحب مدفیضہم السلام علیکم آپکے خطوط متواتر پہنچے حالات عالیہ
دیکھے تفصیل بیعۃ کردی گئی اور جو جو معاملات میری سمجھ نارسا کے ہین اونکی تصدیق بھی کرتا ہون اور جو امور اپنی
رسائی سے خارج ہین اونمین معذور ہون سالک کو بجز لحاظ ذات بحت کے اور آغنا اپنے کی بجز ذات ہین
اور تجرید ذات کی عن جمیع الشیونات اجتناب لازم ہے اور شغل فرائض و سنن رواتب کے بعد اذکار مسنونہ
کرتا ہے باقی تجرید مذکورہ بالا مین رہے ذات پاک حق تعالی کی احاطہ ادراک سے خارج ہے بجز ہستی
محض و وجود مطلق کے جو کچھ مدرک ہے وہ سب خیال سالک ہے نہ ذات حق تعالی سے دوربینان
بارگاہ الست ہمچو غیر ازین پے نبردہ اند کہ ہست - پس سوائے اعتقاد کے کہ "ہو وجود موصوف بالصفات
المعبودۃ" سب مدرکات کو نفی کرنا چاہیے لا تدرکہ الابصار الایۃ پس یہ امر کلی ملحوظ رہے بعد اسکے سننا
چاہیے کہ حق تعالی محیط بکل شئی ہے و معلم ہے اللہ نور السموات والارض ہے" یہ سب حق ہے مگر احاطہ
و معیۃ و نوریۃ جو مفہوم ہم مخلوقات کی ہے اوس سے ورا الوراء ہے جس وقت سالک پر نور احاطہ ظاہر ہوتا ہے
تو لاریب تصرف محیط کا اور ظل ہونا بلکہ صورۃ محاط کی نظر سالک مین ہوتی ہے اور چونکہ قلب کو اس علم نے
احاطہ کیا اور محیط کو اس علم نے مالامال کر دیا تو غیر کا دخل نہین رہتا باوجود وجود ظلی اغیار کے اغیار منتفع
معلوم ہوتے ہین اور جملہ کمالات اپنے اندر معلوم ہوتے ہین کیونکہ ذات ذی کمالات کا محفظ نور ہو رہا ہے
ایسے وقت مین شطحیات کا غلبہ ہو جاتا ہے سرور و حزن کا ورود ہوتا ہے یون جانتا ہے کہ خود قدیم اشیا ہون
سب سے اعلم اعلی ہون اگرچہ فی الواقع یہ سب امور خلاف واقع ہین یہ سالک عبد ہے عدم اصلی ہے محض
بیکار ہے فقط بے اختیار لا یعلم ہے عکس کی ہوا پر مغرور و مسرور ہے کل شئی ہالک الا وجہہ پس جو کچھ واردات
ہین سب اسی احاطہ کا اثر ہے ورنہ اصل الامر یہ ہے کہ ہو ہو لا ہو الا ہو لا وجود لرشید ولا الصدیق - آخر ما
جیب تہی تہی - این است کمال و الکل یزول و یزال واللہ اعلم بحقیقۃ الحال - اب حق الامر ظاہر کرتا
ہون من آنم کہ دانم شیخ امداد اللہ نے با مداد اللہ تعالی اس ذرہ خوار ذلیل ناہموار سرشار بد اخلاقی و
ظلمات کو اجازت ارادہ خلق فرمائی گویا اضلال خلق اللہ کا ذریعہ بنایا خود خراب در خراب تمام عمر کو
خوار کیا گاہ بھی نور کا ظہور نہوا واللہ باللہ ثم باللہ کہ ایسے واردات کا خواب تک بھی نہین دیکھا - جانتا
تھا کہ ایکروز رسوا ہونا ہوئیگا لہذا ہر روز سب کے روبرو اپنے حرمان کو ظاہر کرتا رہا اب فضل الٰہی دامنگیر ہوا

کہ تمکو مجھسے نامزد کرکے آپکو اسقدر نوازش بیکران سے شاد فرمایا تمہاری اصلاح کے کیا شایان ہون بہر حال
بجز تصدیق اور کیا کر سکتا ہون اور سوائے اس ایک فتوے کے کیا بتلا سکتا ہون کہ سابق لکہہ کہ ذات بحت
مجرد ہستی محض کے حضور کے سوا سب واقعات پر لا نفی کشیدہ کرو اور اپنے آپکو ذلیل محض منفی خالص تصور
کرکے فنا کرو یہ شغل رہے جسکا مظہر کلمہ توحید لا الہ الا اللہ ہے اور قرآن شریف درود حزب اعظم اور وظائف
حدیث کو سادہ معانی کیساتھہ جو لغوی ترجمہ ہے ورد رکھو اور دقائق کو التفات مت کرو اور شغل علم دین
رکھو اب ایسی حالة مین طب کو وبال جان سمجھو اور مجدد و مہدی اوسط ہونا کوئی امر محال نہین ذالک فضل اللہ
یوتیہ من یشاء اتباع شریعة کو سابق بھی لکہا ہے فرض عین جانو بعد اس سب کے اب اس روسیاہ
شرمندہ کے واسطے بھی کوشش وسعی کرکے دستگیری کرنا لازم ہے جب اس خوار کا مرشد ہونا آپ پر
روشن ہوا تو ہل جزاء الاحسان الا الاحسان سے چو با حبیب نشینی و بادہ پیمائی ۔ بیاد آر محبان بادہ پیمارا
اگر کوئی شاہزادہ گرسنہ کو لقمہ دیوے اور ارشاد راہ کردیوے تو شاہزادہ بعد اپنی جانشینی کے وزارت
عظمی اوس گدای لقمہ دہندہ کو دیتا ہے گو اوس نے بڑا احسان نہین کیا مگر یہ جزاء اعظم دیتا ہے تو اسپر قیاس
کرکے عمل کرنا مناسب ہے اور ہر گاہ کہ حق تعالی نے تمکو واصل کیا اور شرط اجازت محقق ہوگئی تو اجازت
مین کیا عذر ہے خرقہ و اجازت دونو حاصل ہووینگے مطمئن رہین فقط والسلام اس خط کو بہت غور سے
مطالعہ کرنا اور اکثر دیکہنا کہ اسمین بہت کچہہ لکہا ہے گو الفاظ قلیل ہین فقط ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱۸) مولوی صدیق احمد صاحب السلام علیکم آپکے خطوط سے حالات معلوم ہوئے جو کچہہ عنایات حق
تعالی کے بندۂ احقر پر مبذول ہین اوسکا شکریہ محال ہے اصل مقصود تو احسان ہے سو وہ بفضلہ تعالے
آپکو عطا ہوا صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کے قرن مین یہ احسان ہی تہا اور معارف جو خلف کو جدید حاصل ہوئے
وہ بھی ثمرہ عنایات ہین مگر انوار کا جو طریق سلوک ہے وہ خطرناک ہے فقط احسان مین کوئی دخل شیطان کا
نہین ہو سکتا مگر انوار کے نزول مین بہت خدشہ ہے اور اس حالة مین اتباع سنة نہایت درکار ہے اور
رعایة مشروع کی بہ ضرور ہے علم و تفقہ بہت بہت واجب ہے مشائخ نے لکہا ہے کہ انسان مین سات لطیفہ
موضوع ہین اور ہر ہر لطیفہ مین دس دس ہزار پردہ نور موضوع ہین جب تک یہ ستر ہزار حجب نور قطع نہ
ہو جاوین اندیشہ بر اندیشہ ہے جب انوار ظاہر ہوتے ہین اور مخیلہ انسان کا نور سے پر ہو کر مضمحل ہو جاتا ہے

تو جو خطرہ خیلہ پیدا ہوتا ہے تو سالک کو وہ خطرہ خیلہ کا نور سے فائض ہوتا معلوم ہوتا ہے اور اوس نور
کو حق تعالیٰ جانکر اوس خطرہ کو خطرہ رحمان جان لیتا ہے یہ سخت خدشہ لاتا ہے علیٰ ہذا جو نور محیط اشیاء معلوم
ہوتا ہے اوس نور کو خدا تعالیٰ سمجھ لیتا ہے اور غیر خدا کو خدا جان کر بخدائی پرستش کرکے کافر طریقہ ہو جاتا ہے
تو یہی سخت مصیبت مین پناہ شریعت بہت واجب ہے اور کسی خطرہ پر دل نہ رکھنا اور کسی نور محیط پر التفات
نہ کرنا اور جملہ مشاہدات کو نفی کر دینا اور خدائے لایزال کو بے کیف جان کر جملہ کیفیت کو غیر جاننا اور تحت لا الہ
داخل کر دینا وا جہات سے ہے ۔ دوربینان بارگاہ الست ۔ غیر ازین پے نبردہ اند کہ ہست ۔ پس
ہستی مطلق کو ہر دم خیال مین پرورش کرنا اور بلا کیف حاضر موجود جان کر حیا و شرم کے ساتھ بندہ مطیع رہنا
مقصد اصلی ہے اور یہی احسان ہے باقی زوائد لہذا مشائخ فرماتے ہین کہ جس کے سلوک مین انوار وشئل
نہ آوین اوسکا سلوک اسلم ہے ۔ اور وجود منبسط جو ساری تمام اجسام واعراض مین محسوس سالک ہوتا ہے
وہ ہے کہ اصطلاح مین اوسکو نفس رحمانی کہتے ہین وہ بھی نور اعظم ہے حق تعالیٰ کی ذات اوس سے بھی
اعلیٰ و برتر و ہزارہا درجہ بری ہے اوسکو بھی عین ذات تصور کرنا شرک طریقہ ہے غرض ایسے دوائر مہلکہ سے حق
تعالیٰ اپنے بندونکو نجات بخشے سلوک سلوک صحابہ وتابعین وتبع تابعین مین تحصیل احسان اور اپنا بندہ ناچیز
بے اختیار ہونا اور من کل الوجوہ محتاج ذات غنی کا اور حضور اوس کردگار بے نیاز محسن عباد کا ہونا تھا بندگی
در بندگی عجز در عجز توکل در توکل ہمت اطاعۃ وجان ومال بازی فی رضاء المولیٰ اوسکا ثمرہ تھا نہ استغراق
تھا نہ فنا تھی متاخرین نے دوسرا راستہ نکالا کہ جس سے ربط حادث بالخالق کی کیفیت معلوم ہو جاوے سو بعد
مجاہدات معلوم ہوا کہ سب مخلوقات اعلیٰ سے اخس تک اپنے خالق سے مربوط اور اوسکے وجود سے موجود
ہین بوحدۃ وجود یا بوحدۃ شہود علیٰ خلاف بینہم پس اس ربط کے شہود کا نام جذب رکھا گیا اور انتہاء راہ
جذب اس نسبۃ کے انکشاف پر ہے پس جذب کے معنے رجوع السالک الی حقیقۃ الحقایق واصل الاشیاء
اور اوسمین افناء اپنا اور اپنے علم انانیۃ کا کر دینا مقرر ہوئے اس راہ جذب کو جو کچھ حضرات مشائخ نے طے
کیا اوسکے بیان سے زبان عاجز ہے گویا وہ کمالات اب کالعنقا ہو گئے جسقدر سالک مجاہدہ کرکے کوئی مقام
طے کرے ہنوز اوسکے آثار کے سوائے اون کمال سے کوئی مناسبۃ نہین ہوتی اونکا وصلہ وملکہ ملاء اعلیٰ
سے ناشی تھا اب ملاء اسافل سے بھی پوری مناسبۃ نہین معہذا راہ جذب ہے نہ درگاہ بعد طے راہ جذب
کے پھر وہی طریقہ صحابہ کہ عبدیۃ کا مقام ہے اختیار کرنا وعبادت وعاجزی کا معاملہ کرنا واجب ہوتا ہے

پس یہ بات کہ کسی مقام اور کسی حال مین مناسبۃ و مساوات قدماء یا متاخرین کی توقع ہو یہ تو محض خیال خام ہے مگر ہان بطفیل اون اکابر کے وہ ہی راہ ہے اور ویسی ہی قسم کے حالات ہین وجود منبسط کی فراخی اور قیومیۃ اشیاء لطیفہ قلب سے ناشی ہے ہنوز لطائف اعلی بہت دور مگر جو کچھ حظ بندہ کا ہوجاوے مین عنایت ہے کہ اگر اوسکی شکر یہ مین کروڑون سال ہمہ تن زبان ہوکر شکر کرے تو کوئی ادنی درجہ شکر کا بھی ادا نہین ہوسکتا نفس کو رویتہ انوار سے لذۃ ہوتی ہے اور تماشاء مخلوقات غیبیہ مین مشغوف ہے اسواسطے اون انوار کا مشتاق تہا ورنہ اصل کار سالک فنا ہستی خود ہے انوار سے کیا مقصود ہے سو الحمد للہ اس نکتہ کو تم سمجھ گئے ہو اور اب مرتبہ یادداشت کا قایم ہوگیا اب کچھ مشغولی درس تدریس مضر نہین چونکہ اکثر کتب طب پڑہ لی ہین اس قدر قلیل باقی کو بھی تمام کرلو اور دو گھنٹہ یہ بھی فی رضاء اللہ تعالی جان کر خرچ کرو کہ کسی بندہ حق تعالی کا کام کردیا اور اوسکی رضا مین اپنے مولی تعالی شانہ کی رضاء کو مطلوب رکھنا کیا مضائقہ ہے۔ باقی یاد قرآن سو وہ تمہارے شوق سے شروع ہوا ہے انشاء اللہ تعالی تمام ہوجاویگا ورنہ جسقدر ہوجاوے مفت ہے فقط تیسرے آخر خط مین وجود منبسط کا ساری عالم ہونا جو لکھا ہے سو اوسکا جواب تو اوپر ہوچکا کہ یہ وجود بیشک ساری ہے اور قیم جملہ حوادث ہے اور یہ صورت حال مقدمہ توحید افعالی کا ہے اور ربط واقعی تمام مخلوق کے ساتھ ہے اوسکا انکشاف عمدہ امر ہے گو مقصد نہین اور وہ کیفیۃ کہ جسکا حال بطور تمثیل لکھا ہے وہ نمونہ اطلاق ہے ذات مطلق جہت سے اور کیفیت سے مبرا ہے فقط سب اذکار و مراقبات تحصیل نسبۃ کے واسطے ہوتے ہین جب نسبۃ یادداشت حاصل ہوچکی اب مراقبات کی درخواست عجب بات ہے اب تمہارا سب ذکر لسانی قرآن وصلوۃ و ذکر مسنون مراقبہ ہے سب مین یادداشت ہے کہ ثمرہ مراقبات یہ ہی ہے اب کسی مراقبہ کی حاجۃ نہین اذکار مسنونہ احادیث پڑہو قرآن و نوافل صلوۃ مسنونہ ادا کرو اور بس۔ ضیافۃ کے باب مین یہ ہے کہ ضیافۃ مین جانا مسنون ہے نہ کہانا اونکی خوشی کیواسطے پانچ چار لقمہ کہا لئے اونکے اصرار پر نظر نہ کی اور جو اسمین بھی نقصان ہو تو ترک کردو کوئی تردد کی بات نہین فقط

مولوی خلیل احمد پندرہ روز کی رخصت لائے تھے گنگوہ بھی دو شب کو آئے پھر سہارنپور چلے گئے کہ اونکے والد اور سب گھر سہارنپور ہی ہے وہان ایام رخصت تمام کرکے بہاولپور جاوینگے فقط باقی سب خیریت ہے عزیز عبد الرزاق سے بعد سلام کہنا کہ بیضاوی کے واسطے جو لوگون نے آپ سے کہا تہا اوسکا کیا بندوبست ہوا اگر خرید ہوئی تو اطلاع مع قیمت مرسل ہو اور جو قیمت دیدی ہے تو قدر ایک سیپارہ کے پارسل بلفظہ مین روانہ

کردو کہ قریب شروع ہوگی مجکو تحقیق نہین اسوقت کوئی طالب علم نہین کہ پوچہتا فقط اور تفسیر جمل کیواسطے شیخ محمد حسین کو بھی کچہہ لکھا۔ جواب ملا یا نہین۔ چار یا پانچ روز گذرے کہ بی سلطانی مرحومہ کا انتقال ہوا کسی نے خبر بھی نہین دی کہ کچہہ برائے کفن دیتا تیسرے روز خبر ہوئی فقط اطلاعًا لکہا گیا۔ ۹ ربیع الاول ۱۳۰۱ھ

(۱۹) برادر اعز مولوی صدیق صاحب مدفیوضہم السلام علیکم پرسون تمہارا خط آیا تھا اوسکے جواب کی فرصت نہ ہوئی جمعہ کو جواب تحریر کیا تہا اب آج دوسرا خط آیا آپکے حالات موجب فرحت و شکر کے ہین کوٹلہ جانیکے باب مین رائے بندہ یہ ہے کہ حق تعالی نے معاش کا ایک سامان قایم کر دیا ہے اوسکو از خود ترک کرنا ناشکری ہے کوئی ایسا کام وہان بھی تمہارے تعلق نہین کہ حارج کار ہو سو اگر اس تمہارے خط کے بعد استخارہ پر وہان سے اجازت آجاوے تو خیر ورنہ چلا جانا کوٹلہ کا کوئی اندیشہ نہین یہ بات ضرور ہے کہ معاش و رزق مقدر ہر جگہ ملیگا "ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ" اسمین کوئی تردد نہین رزق بندہ کو تلاش کرنا پڑتا ہے مگر اولا امتحان ہوتا ہے سو یہ وجہ نہین کہ بدون اس علاقہ کے رزق کی سبیل نہ ہووے گی معاذ اللہ یہ خیال جہال کا ہے مگر ذریعہ خداوندی سے اعراض کیون کرے اگر خود بخود بند ہو جاوے تو اوسپر بھی صبر و شکر کرنا لازم ہے الحاصل بندہ مشغول بالمولی کو دہلی کوٹلہ یکسان ہے وہو معکم اینما کنتم قلب مشغول کو کوئی عمارت شاغل نہین جہان ہووے ہان البتہ جہان دل کو چسپیدگی ہوتی ہے وہان کشایش طبع ہوتی ہے سو کوٹلہ کا حال نہ معلوم کہ وہان آپکا دل متعلق ہے یا نہین اگر مکان صاف مخلی وہان ہو تو کیا حرج ہے بالفرض اگر اہلکاران و نواب نے نہ مانا اور تم وہان گئے اور دل نہ لگا نقصان ہوا تو جب بھی تو ترک کے مختار ہو فقط اتنے امر پر کہ وہان کیا پیش آوے کیون ترک کرتے ہو یقین کرتا ہون کہ کوٹلہ مین بھی مضرۃ نہ ہو ویگی جو شغل جلالین و حدیث دہلی مین ہے وہی وہان بھی رہیگا فقط اب اس صورت مین جواب خط سابق جسمین سایہ وغیرہ کے سوالات تھے ترک کرتا ہون مگر اتنا جانتا ہون کہ جامع مسجد سمت شمال پر مبنی نہین بلکہ حسب قاعدہ ریاضی درجات پر اوسکی بنا ہوئی ہے اور دیگر مساجد بھی شاید اوسی طرح بنی ہو وین لہذا سایہ دہوپ گھڑی مطابق نہ ہوئے معہذا دہوپ گھڑی کا چندان اعتبار نہین سایہ کا اعتبار دائرہ ہندیہ کا ہے جامع مسجد مین دائرہ ہندیہ لگا ہوا ہے اوس سے گھڑی ملا کر درست کرلو اور پھر اوسپر بنا رکھو نہ معلوم ایسے شبہ وقت نماز سے کیا حاصل ہے اگر آپکے نزدیک وقت مشتبہ ہے تو مت پڑہو اور ایسے عنادی کی جماعۃ کو ترک کردو اور جب جماعۃ بوقت نہین ہوئی تو دوسری جماعت کا کیا حرج ہے ہان وقت مثل بندہ کے نزدیک زیادہ قوی ہے روایات حدیث سے ثبوت مثل کا ہوتا ہے دو مثل کا ثبوت حدیث

سے نہین بنا علیہ ایک مثل پر عصر ہوجاتی ہے گو احتیاط دوسری روایۃ مین ہے فقط السلام باقی اسوقت
جلدی مین نہین لکھہ سکتا۔ ایک یہ کہ ۲۲ شب ربیع الاول کو وقت عشا کے تمہارے عم پیر جیو مجید علی صاحب
مرحوم کا انتقال ہوگیا مولوی نذیر احمد خبر مرض شدید سنکر بہاولپور سے آئے تھے مگر اونکے آنے سے پہلے انتقال
ہوگیا مولوی خلیل احمد چونکہ ابھی گئے تھے رخصت نہ ہوئی باقی سب حالات بدستور فقط مولوی عبدالحق مولوی محمد شاہ
کو سلام پہونچے۔ ۲۴ ربیع الاول سنہ ۱۳ھ

(۲۰) مولوی صدیق احمد صاحب مدفیوضکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالی وبرکاتہ آپکا پہلا خط آیا جواب کی
نوبت نہ آئی کہ دیوبند چلا گیا وہان ہوکر فرصت جواب نہ ملی واپس وطن آیا مولوی صدیق نے دوسرا خط دیا
اور دوسرے روز چلے گئے بیمار ہوگیا اب صحت ہوئی اس عرصہ مین دو خط اور آپکے پہونچے چار خط جمع ہوگئے اب
جواب لکھتا ہون کہ جو جو احوال تمنے لکھے وہ خود ترقی کی خبر دیتے ہین حاجۃ جواب نہین خواب مین رویۃ حضرت
سلمہ کی اور چرس مین پانی بہرنا اور چاہ مین جانا نکلنا یہ سب تمہارے فیضان کی علامات ہین کہ آپ سے کیسکو
فائدہ ہوویگا حضرات چشت وقادریہ کے نسبات بھی اعلی درجہ کو پہونچے ہین ایسا خیال ہرگز مت کرنا کہ وہ تشبیہ
مین ہی رہے باقی کلام مین ورد اور اثر اوسکا ریزان ہونا سو جناب فخر عالم علیہ السلام کے حال کو دیکھو کہ ایام
فترۃ وحی مین کیا بار بار پہاڑ سے گرانا اپنا تجویز کرتے تھے قبض وبسط ہر دو حالۃ رفیع ہین فیصلہ نسبات اولیاء
مین میرا تمہارا کام نہین ہر گلے را رنگ وبوئے دیگر است سب اکابر اعلی درجۃ تنزیہ کو پہونچے ہین ایک سے
ایک اعلی ہے چند اشخاص کو جو آپنے مستعد بیعۃ کیا ہے آپ ہی اون سے بیعۃ لیوین آپکو اجازت اخذ بیعۃ
دیتا ہون اور تلقین مناسب فرمادیوین بفضلہ لائق اس منصب کے ہو اور یہان آنا کچہ ضرورت نہین بندہ کو
زاویہ خمول مین ہی راحت ہے غربا کو وظیفہ حدیث کا بتا دینا سہل ہے اور بس آپ بوجہ حسن ظن کیا کچہ میرے
ساتہ اعتقاد جانے بیٹھے ہین الحق مجکو نہایۃ شرم ہے میرا حال قابل اسکے نہین کہ کوئی مجسے اعتقاد کرے
مگر تمہارا حسن ظن اپنا وسیلہ آخرت جانتا ہون انا عند ظن عبدی بی موجب طمانینۃ ہورہی ہے بس میرا
پردہ فاش کرکے مجکو ضایع مت کرو جو طالب حق ہے اوسکو تم ہی حسب حوصلہ کچہ بتلا دو فقط کریم بخش کو جسکے
لطائف بند ہوگئے اوسے از سر نو تلقین لطائف کردو اور گاہ گاہ اپنے سامنے بٹہلایا کرو لطائف اوسکے جاری
ہوجاوینگے علی ہذا عبدالجلیل خان کو کچہ بتلا دینا یہان آنا کچہ ضرور نہین بفضلہ تعالی مجسے بہتر تم ہو
یہان تو فقط درس تدریس کا شغل ہے اور بس باقی جو کچہ درباب راہ نبوۃ وتنزیہ لکھا ہے سبکی تصدیق

کرتا ہون فقط دوسرے خط مین جو افضیلت مقامات انبیا و صحابہ ہے وہ سب درست ہے عبد المجید خان سے
بسبب ہجوم کے کوئی کلام نہین ہوئی مشتاقان کو تسلی کہ آپ پیرجوار کرچکا ہون جہان تم ہو میری کوئی حاجت وشمار
نہین باللہ تعالی آپکو میرا وسیلہ نجات کرے اور جب کوئی کمال قلب پر متمکن ہوجاتا ہے اوسقدر عظمت اوسکی نہین
رہتی جو ابتدا مین ہوتی ہے تیسرے خط مین اجرائے تخواہ ورفع دساوس بشریہ وترقی دریافت ہوکر زیادہ
سرور ہوا خواب مین کشمش کا کہانا بھی اچھا ہے اور درخت سبز او میوہ یہ سب عمدہ بات ہے سالک کو
جب مجبوری عذر یا ہر ہوتا ہے تو یہ اوسکے آثار ہین۔ راحت جسمی بھی ضرور ہے چھوٹی شب مین تھوڑا شغل
کیا غرض حصول نسبت سے ہے عبادت قدر طاقت کرنا چاہیئے خیر العمل ما دیم علیہ قیام حال نسبت اصل مقصود ہے
نقشہ وہ مثل وغیرہ کا مظاہر الحق ترجمہ مشکوۃ مین منقول ہے وہ عمدہ نقشہ ہے اوسکو ملاحظہ فرماوین فقط
چوتھے خط مین ازدیاد یقین ووضوح احسان لکھا ہے اور خفائے توحید افعالی سو یہ امر موجب ترقی ہے
خلوۃ جلوۃ یکسان ہوجانا آثار اوسکے ہین الحمد للہ علی ذلک باقی اقتصاد جملہ امور مین وہ بھی بتدریج حاصل
ہوجاویگا انشاء اللہ تعالی کثرۃ کلام مین اگر رضا قلب مومن ہو تو وہ بھی عبادت ہے حسن اخلاق مین داخل
ہے کوئی امر خواہش نفس سے نہ ہو بلکہ با مر مالک وقاعدہ شرع ہو وہ خود عادت بھی عبادت ہوجاتی ہے
فی الواقع شریعۃ فرض اور مقصود اصلی ہے طریقۃ بھی شریعۃ باطنی ہے اور حقیقۃ ومعرفۃ متمم شریعۃ ہین اتباع
شریعۃ بکمال بدون معرفۃ نہین ہوسکتا اور شغل تدریس بنظر رفاہ مسلمین اعلی عبادت شان انبیا علیہم السلام
ہے اور شغل آپکے واسطے بجز تلاوت قرآن شریف واذکار ماثورہ ونوافل کوئی ضرورت نہین یہی موجب ترقی
اور باعث ازدیاد یقین ہوونگے فقط تعلیم فرزندان کو توال ومحمد یسین خان جو مشورہ ہے تو بندہ کے نزدیک
جب تمنے یہ کام اختیار کر رکہا ہے وہ بھی آجاوین کیا حرج ہے اس باب مین کیا ضرورت مشورہ ہے۔ محمد عمر
کی جدہ سے حال اوسکا کہا وہ بہت بہت دست بستہ سلام وشکریہ ادا کرتی ہین باوصف پیرانہ سری
نہایۃ عجز سے اظہار کرتے ہین کیونکہ اوسکی بدوضعی سے رنجیدہ ہین اگر آپکے اثر صحبت سے کچھ ہوجاوے
تو بہت عمدہ امر ہے۔ ضبط اوقات بھی عمدہ طرح پر ہین سویرے آنکھ کھلنے کے باب مین پہلے لکھ چکا ہون وہ
خواب مین ٹونٹیون جاری ہونیکا وہ آپکے فیضان ہین کہ جاری ہوونگے دوام آگاہی کہ جسمین غفلۃ ہو
فنا قلبی سے تعلق رکھتا ہے دوام آگاہی مبارک ہو۔ تجلی ذاتی سے ہوا مرتبہ دون ہے جو کچھ خطوط مین آپنے
لکھا تہا وہ سب زبان غیر تھی تمہارا درمیان نہ تہا وہ سب خطوط بطور حرز جان رکھتا ہون کیا محل گستاخی اور

ندامۃ کا ہوسہ ورگور برم از سر گیسوئی تو تارے۔ تا سایہ کند بر سر من روز قیامت۔ زیارت فخر عالم علیہ السلام اختیاری بات نہین درود شریف کی کثرت و محبت موجب اوسکا ہے فی الواقع چشتیہ زبان دور از مقصد ہین فقط والسلام مولوی محمد صدیق صاحب کو سلام مسنون پہونچے جواب مسئلہ لکھہ کر عزیز الرحمن کو دیدیا تہا شاید پہونچا ہو فقط آپکو محمود اور دیگر طلبہ کا سلام پہونچے ہرچند آپکے حسن ظن بندہ کے باب مین ہین مگر دعا بھی کرنا کہ مجکو بھی کچہ اس راہ سے ملجاوے من آنم کہ دانم۔ فقط مورخہ ۱۴ جمادی الثانیہ سنہ ۱۳۱۰ھ روز جمعہ

(۲۱) مولوی صدیق احمد صاحب السلام علیکم بعد تمہارے جانے کے یہ خیال آیا کہ سر بند عطیہ حضرت سلمہ کہ اس احقر کو عطا ہوا تہا اور پانچ سال میرے استعمال مین رہا آپکو بھی دیا جاوے کیونکہ اسکے طالب چند شخص تھے چونکہ آپ احق ہین اور تاخیر مین خیال تہا کہ شاید مجبوری سے اونکو دیا جاوے لہذا اب ہی ارسال مناسب ہوا۔ بدعا خیر یاد رکہین بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ سنہ ۱۳۱۰ھ

(۲۲) مولوی صدیق احمد صاحب مد فیوضہم السلام علیکم بخیریت ہون جواب آپکے چار خط کا سابق روانہ کر چکا ہون اب اور خط آیا جسمین پیرجیو فخر الحسن صاحب کا خط ہے اوسکا جواب تو وہی جواب ہے جو پہلے لکھہ چکا ہون اور اگر خواہ مخواہ وہ مجھسے تعلق بلا واسطہ چاہتے ہین تو ابکی ملاقات تک ملتوی رکھین اور چند بار استخارہ کر لیوین بعد استخارہ و قرار رائے بروقت دیکھا جاویگا کچہ جلدی کی بات نہین فقط ندامۃ اعمال کے باب مین جو لکھا ہے تو کچھ حال اہل وجد چشتیہ کا منکشف ہونا ممکن ہے جب نسبۃ وجدیہ غلبہ کرتی ہے اپنے آپ کو بدتر از کفار سالک تصور کرتا ہے بخاری کے کتاب الایمان مین ملاحظہ کرین کہ اکثر اصحاب اپنے نفاق پر اندیشہ رکہتے تھے اور کوئی مطمئن اپنی نجات و ایمان پر نہتا ہے سودہ شد از سجدۂ پیش بتان پیشانیم۔ چند بر خود تہمت دین مسلمانی نہم۔ یہ شعر شیخ عبد القدوس اکثر لکھتے ہین اور غلبہ وجد مین سب اشیاء کو اپنے آپ سے بہتر جانتے ہین۔ پس آپ پر اب بعد رفع سکر یہ نسبۃ اثر کرتی ہے اپنے اعمال و افعال پر ندامۃ اوسکا اثر ہے مبارک باد فقط والسلام پیرجیو فخر الحسن اگر آپ سے بیعۃ کر لیوین تو بہتر ہے ورنہ جواب اول لکھہ چکا ہون اوسپر عمل کرین پیرجیو صاحب کو بعد سلام مسنون مضمون واحد ہے تطویل خط کی حاجۃ نہین مولوی محمد صدیق صاحب کو سلام مسنون پہونچے گھر اونکے خیریت ہے سنا ہے کہ اونکی زوجہ کو پلک بندی سے فائدہ نہوا دعا کرتا ہون کہ حق تعالی صحت عطا فرمائے بندہ ہون بندگی سے کیا چارہ جز معرض کام نہین اور کچھ اختیار نہین فقط والسلام ۱۴ رجب سنہ ۱۳۱۰ھ

(۲۳) مولوی صدیق احمد صاحب رفیضہم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ دو خط آپکے پہونچے حال معلوم

ہوا جملہ حالات آپکے عمدہ ہین خواہ حیرت ہو خواہ عبودیۃ موجب شکر ہین اور خواب جو دیکھے اور نقل کئے وہ بھی
سب رویاء صالحہ ہین محتاج تعبیر نہین ہان البتہ اسکے بیان کی ضرورت ہے کہ آپ اس عاجز نابرہنہ کے پیچھے
جو اپنے آپ کو دیکھتے ہو تو اسکی دو وجہ ہین ایک تو آپکے عقیدہ مین یہ امر قرار پایا کہ یہ گمنام کچھ ہے دوسرے
فی الواقع اس ناکام کو آپکا وسیلہ ظاہر بنایا ہے سو اگرچہ چاہ سے پانی نکلتے وقت رہٹ کے ظروف مین اول
پانی آتا ہے مگر کھیت مین جاکر جمع ہوتا ہے سو اولاً تو ظروف جز طریق زراعۃ اور کچھ نہین اور جو کچھ پانی اونمین رہتا
ہے یا آتا ہے وہ بہت قلیل نسبۃ بزراعۃ ہے اگرچہ ظروف مقدم زراعۃ پر ہین مگر نفس تقدم کو کیا شرف ہے لہذا
تقدم موجب فخر نہین ہان آپکے اتباع سے فخر ہے کہ ”باشد کہ پیر را بذریعہ مرید نوازند“۔ اب یہ لکھتا ہون کہ مولوی
خلیل احمد کی نسبۃ لبیط ہے کہ حضور مین اعلیٰ درجہ کو پہونچے اور الوارد و قائع و انکشافات جو آپکو ہوتے ہین
وہ اونکو پیش ہی نہین آئے اور آپ اس نسبۃ مفصلہ کے حامل ہین اس امر مین کہ مراتب اون سے سابق و اعلیٰ
ہو اور حضور و یادداشت مین قریب اونکے ہو اپنا یہ فہم ہے والغیب عند اللہ تعالیٰ اونکی نسبۃ خواجہ محمد باقی علیہ الرحمۃ
کے طرز پر مناسب ہے اور آپکی حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی وضع پر چسپان ہے کہ اگرچہ نسبۃ وہ ہی نسبۃ ہے مگر بسط
و بساطۃ کا فرق ہے اور بظاہر اب اثر نسبۃ تمام لطائف و عناصر پر واقع ہو گیا قالب اوسوقت عبادت مین
مسرور ہوتا ہے کہ اوسمین اثر ذکر آجاتا ہے والحمد للہ علیٰ ذلک مولوی فخر الحسن کے واسطے جیسا آپنے مناسب
جانا بہتر ہے اب سردست اونکو ذکر جہر بارہ تسبیح معمولی چشتیہ تلقین فرما دیوین وہ کرتے رہین پھر وقت ملاقات
دیکھا جاویگا فقط زیادہ والسلام بندہ جو کچھ حال خود لکھتا ہے بخدا مقصود اس تحریر سے انکسار و تواضع نہین
بلکہ یہ خیال آتا ہے کہ دنیا مین تو سب احوال و مراتب بندگان مخفی ہین نہین معلوم کہ کون اونیٰ ہے اور کون
اعلیٰ مگر انصاف سے مرتبہ بذریعہ احوال عادات و اخلاق معلوم ہو جاتا ہے سو اپنے حالات معلوم ہین اگر
اب بھی وہ دم پیری آپکے روبرو مارے جاؤن تو روز قیامۃ وقت ظہور سرائر عبث ایک خفت و سبکی حاصل کرنا
اور کشف عجب دریا ہوکر ندامۃ حاصل ہو دیگی لہذا بہتر ہے کہ دنیا مین اظہار حقیقۃ کرکے سبکدوش ہون
اور الزام معتقدین سے اوس روز نجات پاؤن اور باقی خیر کسکو اپنی بڑائی بری معلوم ہوتی ہے فقط ۸ شعبان سنہ ۱۳۰۱ھ

(۲۴) برادرم مولوی صدیق احمد صاحب مدفیوضہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ دو خط آپکے پہونچے آپکے
خیالات کی تصدیق کرتا ہون اور خواب جو آپنے لکھے سو سب خواب رویاء صالحہ ہین تعبیر کی حاجۃ نہین مگر دیوبند
کے مدرسہ کے خواب کی البتہ ضرورت تعبیر ہے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس حقیر کا خیال ہر روز یہ ہے کہ فلسفہ محض

بیکار امر ہے اس سے کوئی نفع معتد بہ حاصل نہین سوائے اسکے کہ دو چار سال ضایع ہون اور آدمی خر دماغ غبی
دینیات سے ہوجاوے فہم کج وکور فہم شرعیات سے ہوجاوے اور کلمات کفریہ زبان سے نکل کر ظلمات فلاسفہ
مین قلب کو کدورت ہوجاوے اور کوئی فائدہ نہین لہذا اس فن خبیث کو مدرسہ سے اخراج کر دیا تہا چنانچہ ایک
سال سے اسکی پڑہائی مدرسہ دیوبند سے موقوف کردی گئی ہے مگر بعض بعض مدرسین اور طلبہ کو خیال اسکا چلا
جاتا ہے اور شاید خفیہ خفیہ درس بھی اسکا ہوتا ہو تو بظاہر یہ مراد اوس رویا سے ہووے والغیب عند اللہ
تعالی۔ دوسرے یہ کہ جیسا آدمی کے اندر کوئی امر پختہ ہوجاتا ہے وہ سب کو ویسا ہی خیال کرتا ہے بلکہ مشاہدہ
کرتا ہے لہذا جو حال سالک پر وارد ہوویگا سب مین وہی معائنہ کریگا یہ تو کلیہ ہے اہل یادداشت جانتا ہے
کہ یہ امر سبکو حاصل ہے بلکہ بداہۃً دیکہتا ہے کہ بسبب ظہور اس امر کے سب مین موجود ہے اور اگر اسکے خلاف
احوال دوسرے لوگون سے مشاہدہ کرتا ہے تو تعجب کرتا ہے کہ یہ امر کسطرح سرزد ہوا علی ہذا دیگر نسب کا حال ہے
مگر جب بتمکین تامل کرکے دیکہتا ہے تو جانتا ہے کہ یہ امر اپنا عندیہ ہے ورنہ سب غفلت مین پڑے ہوئے مین
خصوصًا وہ حال کہ نہایۃ کو رجوع کر آیا ہو وہ تو تمام خلق مین واضح معلوم ہوتا ہے غرض یہ سب امور درست
مین ہان اس بسط کے ساتہہ اور تفصیل کے اپنے کسی دوست کو یہ واردات نہین ہوئے یہان ہر روز اجمالی یادداشت
کی تحصیل رہی اور درمیان کے وقائع محذوف یہ فضیلت آپکو نصیب ہوئی اور یہ تفصیل آپکو میسر ہوئی حق تعالے
برکۃ وترقی فرماوے زیادہ کیا لکہون آپکے سب خطوط بندہ نے جمع کرلئے ہین شاید کسیکے کام آجاوین فقط باقی
سب طرح خیریت ہے ۷ر شعبان کو مسعود احمد بھی دہلی سے بتقریب رمضان آلئے ہین سنہ ۱۳۰۱ھ

(۲۵) مولوی صدیق احمد صاحب مدفیوضہم السلام علیکم بندہ ایک ہفتہ سے دیوبند ہے آپکا خط گنگوہ سے
دیوبند آکر مجکو ملا حال معلوم ہوا عزیزا وہ کون ہے کہ حدیث النفس سے محفوظ ہے خود سرور عالم علیہ الصلوۃ
والسلام پر بھی حدیث النفس کا ورود تہا مگر خیر اوسکا خیر ہے اور شر اوسکا شر تدبیر خلق اور اصلاح امور معاش
معاد کی حدیث النفس صالحات مین ہے اور خلاف اوسکے ضد اوسکی ہے الحاصل حدیث النفس وخواطر
لازم بشر ہین ہان اگر غلبہ ہوکر ذکر سے مانع وصاد ہوجاوین تو برا ہے تفرقہ زبون امر ہے ورنہ کیا اندیشہ ہے ابو الحال
کو کوئی خطرہ مضر نہین ہان ابن الحال کو ضرر ہے سو آپ بفضلہ تعالی اس سے مامون ہین معہذا جو نکہ سعی آپکی
ازالہ احادیث نفس مین ہے تو تدبیر اوسکی یہ ہے کہ صمدیۃ حق تعالی کی مدنظر رہے اپنا عاجز محتاج ہونا اور حق
تعالی کا غنی عاجز نواز ہونا ہر حال اپنی ضرورت وحاجۃ اور اوسکی توجہ واعانۃ اس مراقبہ سے رفع احادیث

ہوجاویگا انشاء اللہ تعالی زیادہ کچھ ضرورت نہ ہوویگی۔ محمود کے باب مین آپ لکھتے ہین مجکو اوسکے قول قرار کا اعتبار نہین معہذا اگر وہ خود حاضر خدمت ہونا چاہتا ہے تو اجازت دیتا ہون انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ اور کیا لکھون سو آپ اوسکو اگر بلا وین تو اجازت ہے اور وہ مجھسے اگر پوچھیگا تو اجازت لکھدونگا۔ بلکہ کل پرسون کو اگر وطن کو خط لکھونگا تو از خود اجازت لکھہ دونگا فقط والسلام بعد سعی و تدبیر کے اب تعلیم طفلان مین اسقاط تدبیر کرتا ہون اور یہ اپنی خامی ہے ورنہ پہلے سے ہی اگر ایسا کرتا تو رنج نہوتا۔ ماشاء اللہ کان فقط والسلام مولوی رفیع الدین صاحب کو ربع کا دورہ آتا ہے بہت ضعیف ہین دو روز تک بیہوش رہتے ہین چلنے پہرنے کی طاقت نہین حاجی محمد عابد صاحب بھی ایسے ہی ہوگئے تھے مگر نین دورہ ٹل گئے ہین افاقہ ہے سبکا سلام پہونچے۔ سنہ ۱۳۰۲ھ

(۲۶) برادرم مولوی صدیق احمد صاحب مدفیوضہم السلام علیکم و رحمۃ اللہ تعالی و برکاتہ آپکا خط آیا صحت مزاج آپکی اور حافظ محمود سے طمانیۃ ہوئی آپکی ہمت سے توقع ہے کہ عزیز ممدوح کو علم نصیب ہوجاوے اور خود تو دعا کرتا ہی ہون کہ اہل غرض ہون۔ آپکی صفائی یاد داشت موجب نعمت ہے اور شکر کا مقام ہے ع تا یار کرا خواہد و میلش بکہ باشد و این مقام است کیسکے اختیاری نہین سب واہب العطیات کی طرف سے ہے۔ مراقبہ صمدیۃ دفعت خطور خطرات کے بہت مناسب ہے یا عابدیۃ یا اور کوئی جسمین طبع مشغول ہوجاوے ضرورت تعین شغل کی مبتدی کے واسطے ہوتی ہے منتہی اپنے اختیار مین ہوتا ہے جس امر سے مطلب برآمد ہووہ ہی کرے نہ اوسکو قید ذکر زبانی کی ہے کوئی ذکر ہو نہ کسی تصور خیال کی غرض کام سے ہے اور بس فقط والسلام مجکو بھی دعا مین یاد کر لیا کرو۔ آپکا حسن ظن اپنا رفیق بنا رکہا ہے فقط سنہ ۱۳۰۲ھ

(۲۷) مولوی صدیق احمد صاحب مدفیوضہم السلام علیکم و رحمۃ اللہ تعالی و برکاتہ آپکا خط آیا موجب فرحت و سرور ہوا الحمد للہ علی احسانہ کہ آپکو اوس ذات پاک نے اپنا بنایا اور اپنی نسبۃ عطا فرمائی ظاہر با خلق باطن با حق کیا کہ مکہا خود شکر این نعمت گذارم یہ سب عنایت پاک پروردگار تعالی شانہ کی ہے آپکا حال حضرت سلمہ کی خدمت مین عرض کیا تہا وہان سے حکم آیا کہ اجازت اخذ بیعۃ و تلقین دینا چاہئیے حسن ظن سے اس ناکام کو بھی با کام فرما دیوے آمین فقط زیادہ کیا لکھون محمود کے حال سے بھی طمانیۃ ہوئی آپکی توجہ سے اوسکا بھی کام ہوجاوے حق تعالی آپکو ہر طرح ترقی فرماوے یہان سبطرح عافیۃ ہے مولوی فخر الحسن جاتے تھے اونکو خط ندے سکا طبع نے تحریر سے کاہلی کی آج جمعہ کو لکھتا ہون سنہ ۱۳۰۲ھ

(۲۸) مولوی صدیق احمد صاحب السلام علیکم آپکا خط آیا حال معلوم ہوا۔ درباب قاسم جو لکہا تہا تو اطلاع کرنا منظور تہا کہ اسکا خیال رہے جب آپ خود اسکا خیال رکہتے ہین تو کچہہ ضرورت نہین۔ محمود کے واسطے نسخہ مقوی دماغ لکہتا ہون اسکو بنوا دینا ابو محمد کے باب مین جو لکہا ہے تو اگر آپ اوسکی تعلیم مین تکلیف نہ اوٹہا دین تو بلا لو اور جو تمکو تکلیف ہووے تو مت بلاؤ مجکو یہ خیال ہے کہ مجمع طفلان سے آپکو تکلیف نہ ہووے ورنہ اور کوئی مانع نہین اور تحریر دوستان سے اگر محمود تائب ہوا تو بندہ بھی راضی ہوگیا خدا تعالی اوسکو توفیق صلاح دیوے آمین۔ یہان مرض بخار بہت ہے مجکو چند دورہ آکر صحت ہوگئی والدہ محمود کو شروع ہے اور اوسکی بہن کو بھی صحت ہوگئی یعقوب کو آتا ہے حافظ ابراہیم بھی بیمار ہین فقط مولوی محمد صدیق کے گھر تندرست ہین اونکو سلام مسنون فرما دیوین۔ پوست ہلیلہ زرد ۳ تولہ۔ پوست بہیڑہ ۳ تولہ۔ آملہ ۳ تولہ۔ اسطوخودوس ۳ تولہ۔ ناگرموتہا ایک تولہ۔ لونگ ایک تولہ۔ دارچینی ایک تولہ مصطگی ایک تولہ۔ کوفتہ در شہد۔ رشار پختہ آمیختہ دارند چہہ چہہ ماشہ صبح شام کہلا وین۔ والدہ مسعود محمود کو دعا کہتی ہین پہر لکہتا ہون کہ ابو محمد کو بلانا تمہاری رائے پر ہے اگر آپکو تکلیف نہ ہو تو بلا لو میری طرف سے کچہہ انکار نہین فقط ۱۳۰۲ھ

(۲۹) مولوی صدیق احمد صاحب مدفیضہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپکا نامہ دیوبند مین ملا استقامت باطنی جو عطیہ واہب العطایا ہے آپکو ملی ہے مستوجب شکر بے نہایتہ کا ہے بس زیادہ کیا لکہون رزق و نفقہ انسان کا دنیا مین رفع ضرورت حوائج بشریہ کے واسطے ہے ورنہ انسان کو حامل اموال و مخزن مزبلہ نہین بنایا بس صاحب حال و مقام کو یہی بس ہے کہ قدر کفاف ملے زائد تو بس زائد ہی ہے اللھم اجعل رزق آل محمد کفافا خود دعا فخر عالم علیہ الصلوۃ کی ہے پہر یہ وظیفہ جو ہے ہنوز اسمین کوئی تغیر تنکر پیدا نہین ہوا جو یہان سے قطع کرکے دوسری جا مشقت کو گوارا کیا جاوے بعد ازانکہ حسب مقدر تغیر ہوا تو اوسوقت دوسرا در رزق کہلا ہوا ہے کوئی معین جگہ نہین کہ اوسپر حصر ہو جہان حکم و مقدر ہوویگا وہان ہو جاویگا بندہ بدست مولا تعالی شانہ مثل مردہ بدست غسال ہے افوض امری الی اللہ پس ہمکو کیا فکر اوس شے کا جسکا ضمان خود مولی العالمین فرماتا ہے وما من دابۃ الا علی اللہ رزقہا پس میرے عزیز ملک مسلمانان مین کہ تم سے وہانکے لوگ مربوط ہین مطمئن رہو جب تک حکم ہے جسوقت دل تنگی ہوا اوسوقت جیسا حکم ووقت ہوویگا اور جہان کا اشارہ استفت قلبک سے ہوویگا جانا میار ہتا پس اسپر ہی مستقیم رہو باقی عنایت علیخان کا طلب کرنا سو بغبار قلب مضائقہ نہین اگر اصرار کرے اور وہان جانے مین کچہہ کلفت وانقباض طبع نہ ہووے لاباس والا محمود کی حالت سے مسرور ہوتا ہون اور تمہارے

فیض باطن کا ثمرہ جانتا ہون اوسکو بہت بہت دعا ر سلام فرما دیوین اور حافظ ابراہیم کو بھی مولوی محمد صدیق صاحب مولوی فخر الحسن صاحب اور فتح خان اور جو صاحب عنایت فرما ہین اونکو میرا سلام مسنون فرما دیوین جو اشخاص کہ آپکی تلقین سے بہرہ ور ہوئے اونکو مشرف بیعت سے فرما دینا بندہ کی اسمین سربلندی و فرحت کا موجب ہی فقط جمعہ تک قیام دیوبند کا ہے شنبہ کو سہارنپور کا قصد ہے وہان چند روز قیام ہو کر براہ رامپور گنگوہ جاونگا اگر مقدر ہے فقط ۱۳۰۲ھ

(۲۰) از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند آپکا خط آیا مدرسہ کی صورت سے مسرور ہوا مولوی محمد صدیق کا وہان جانا مناسب ہے مگر مدرسہ انبیٹھہ کی خرابی کا خیال ہے اگر یہان دوسرا تجویز ہو جاوے تو پھر کوئی خدشہ نہین اسوقت تک مجھسے کچھ ذکر نہین آیا اگر مشورہ ہوا تو یہی جواب دیا جاویگا سلطان الاذکار حقیقی کے بعد خطرات سوی کی گنجایش نہین رہتی ع ہر جا کہ سلطان خیمہ زد غوغا نماند عام را۔ مگر ہان خیالی سلطان الاذکار ہوگا اب اوسکی تدبیر کثرت ذکر ہے کہ بسبب کثرت ذکر کے بیخ ذکر قایم ہو کر بیخ خطرات کو قطع کر دیوے خواہ جہر خواہ خفی مثل میت کے ہو جانا فنا نہین بلکہ ایک حالت ہے کہ نفس مقیم و ساکن ہر دو بند ہو جاتے ہین اور قلب اوس حالت مین گرم و ذاکر رہتا ہے اور یہ حالت پہلے بزرگان چشتیہ پر کہتے ہین کہ وارد ہوئی ہے اور فی الحقیقۃ یہ سبب ہے کہ جب اس عالم شہادۃ سے چھوٹ کر عالم غیب سے آشنا ہوئے اور تجلی جبروت واقع روح و قلب سالک پر ہوتی ہے تو از خود رفتہ مثل مردہ ہو جاتا ہے کہ تحمل اوس وارد کا نہین رکھتا اور وارد نہایۃ شدۃ سے ہوتا ہے دفعۃً حالت مردہ جیسے ہو جاتی ہے اس قسم کی حالت اپنے زمانہ مین کہین نہین دیکھی البتہ قدما کے حالات مین لکھا ہے۔ جواب امر ثالث یہ ہے کہ نسبت تام نہین ہوئی اگر فنا تام ہو جاوے تو اگلا راہ مفتوح ہو بندہ کے نزدیک ابتدا مین نقصان رہا ہے ذکر نے قیام نہین پایا والغیب عند المدرات کو ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے فقط احاق نور الحسن کا پیغام مولوی مظہر حسین سے کہدیا ہے فقط ۱۳۰۳ھ

(۲۱) مولوی صدیق احمد صاحب مد فیوضہم السلام علیکم خط آیا آپکے حالات رفیعہ در جوع الے البدایۃ موجب مزید سرور ہوئے رجوع کے معنے صحیح لکھے ہین اور یہ ہی حالات تجلی ذاتی کے ہین مگر ہنوز کمال اوسکا نہین ہوا انشاء اللہ تعالی قریب کامل ہوتی ہے اور خواب مین جو ہین وہ نشان آپکی صراط مستقیم پر ہونے کے ہین حق تعالی ہر روز استقامۃ عطا فرما دے اور اس احقر کو اور سب دوستون کو اور سب مسلمانون کو نصیب فرما دے آمین زیادہ والسلام دعا کا امیدوار اپنے سب دوستون سے ہون اور خود دعا سب کے لئے کرتا ہون

رقیمہ بندہ رشید احمد عفی عنہ از گنگوہ رمضان المبارک ۱۳۰۳ھ

(۳۲) مولوی صدیق احمد صاحب مدفیوضکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپکا خط موجب فرحت ہوا جو خطرہ کہ انتشار نہ دیوسے وہ خطرہ ہی نہین خطرہ سے کون خالی ہوتا ہے اگر خطرہ نہو تو تمام کار بار بند ہوجاوین بہرحال شکر کی جگہ ہے کہ پروردگار عالم اپنے کسی بندہ کو اپنے ذکر سے منور فرما دے اور مقبول بنالیوے خزائم اب بھی بلند ہین مگر معتاد ہونیکی وجہ سے اور ملکہ پختہ ہونے کے سبب سے کمی معلوم ہوتی ہے ورنہ فی الواقع سب قوۃ اور نسبت مین زیادہ ہے یہ امر بعد ذکر کے معلوم ہوگا مزار حضرت مجدد پر حاضر ہو تو کچھ اس ناکارہ کے واسطے بھی خیال رکھنا اور زبانی مزار مبارک پر بہ نشان نام سلام عرض کر دینا زیادہ کیا لکھون منشی فتح محمد کو بعد سلام یا باسط کا التزام گیارہ سو بار بعد عشا فرماوین مولوی عبد الصمد کو بھی سلام مسنون فرماوین حافظ خیر الدین صاحب اگر ہون سلام پہونچے اور مولوی پیرجی فخر الحسن کو بھی فقط ۱۳۰۳ھ

(۳۳) مولوی صدیق احمد مدفیوضہم السلام علیکم بندہ بخیریت ہے مطمئن رہین آپکا خط آیا صحت بعد مرض سے فرحت وسرور ہوا حق تعالی تندرست اور اپنی رضا مین رکھے اجنٹ کے انتقال کی خبر پہلے سنی تھی حق تعالے کسی مسلمان کو وہان مقرر فرما دے انگریز کا آنا بظاہر اچھا نہین ام الصبیان کے واسطے یہ عمل کرو کہ ایک دہاگا خواہ کسی رنگ کا ہو سفید ہو یا سیاہ اور کوئی مقدار تارون کی بھی نہین مگر سات یا نو یا گیارہ ہون تو بہتر ہے اوسپر اکتالیس بار سورہ فاتحہ معہ تسمیہ پڑہ کر ہر فاتحہ پر ایک گرہ لگاؤ جب اکتالیس فاتحہ اور اکتالیس گرہ ہوجاوین بچہ کے گلے مین ڈالدو حق تعالی فضل فرماویگا۔ زکوۃ کے روپیہ سے کچھ خرید کر دینا درست معلوم ہوتا ہے حنفیہ کے نزدیک قیمت زکوۃ دینے سے بھی زکوۃ ادا ہوجاتی ہے بس روپیہ زکوۃ سے اگر پارچہ جوتہ طعام خرید کر دیا جاویگا بہ نیت زکوۃ تو زکوۃ ادا ہوجاویگی اور شوافع کے نزدیک عین شئے سے دینا لازم ہے لہذا خود روپیہ ہی دینا احوط واابعد عن الخلاف ہے نصاب مین آمدنی کے آمدنی کا حساب ہے اگر سال بہر کو قدر محتاج کافی ہو تو غنی ہے ورنہ فقیر قیمت کا اعتبار نہین اگرچہ شرح وقایہ نے قیمت کا اعتبار کیا ہے مگر فتوی آمدنی پر دیا گیا ہے اور جسقدر صورتین آپنے لکھی ہین ان سب صور مین طلبہ فقیر ہین انکو زکوۃ دینا درست ہے حاجت شرح کی نہین جو مالک قدر نصاب کا ہے مگر قادر نہین وہ فقیر ہے فقط جو کچھ بزرگان نے لکھا ہے اپنے اپنے تحقیق و مشاہدہ کو لکھا ہے اور ذات بحت خارج از بحث اور دور از حکم اور ادراک معلوم ہوتی ہے سوائے ہستی مطلق کے کہ اطلاق سے بھی محض پاک و بری ہے اور کچھ کسیکو علم نہین پس اس باب مین حضرت مجدد

کو امام اپنا جاننا چاہئے اور باقی سب کے کلام کو تاویل کرنا مناسب ہے اور حضرت مجدد جہان اطلاق کو
ثابت کرتے ہین اوس سے وہ اطلاق ہے کہ درجۂ "لابشرط شئے" ہے کہ اطلاق سے بھی مبرا ہے اور جہان
انکار کرتے ہین انکار "بشرط شئے" اور "بشرط لا شئے" سے فرماتے ہین فقط آجکل سنن ابی داؤد ہوتی ہے جماعت بہت
کم ذہن وکم استعداد جمع ہوئی ہے جو چند طلبہ قابل ہین اونکا بھی راہ بند ہو رہا ہے مولوی ظہور احمد بھی شریک
ہین کچھ شغل بھی کرتے ہین دو کام ہونے مشکل ہین عمدہ طرح پر ایک ہی کام ہوتا ہے فقط مظہر حسین مثل
سابق ہین نہ کوئی کام ہے نہ بظاہر کوئی شغل ہے بندہ سے کچھ نہین پوچھا نہ ابتک کوئی بیعت ہوئی فقط افسوس
کسی امر کے نہ حاصل ہونے کا عمل کرنے سے بہتر ہے کیونکہ افسوس مقام افلاس ہین ہوتا ہے اور طمانیت مین
دعوی حصول ہے بندہ کے واسطے نیستی ہستی سے بہتر ہے کہ اصل عبد کی عدم و نیستی ہے فقط والسلام ہلاس
آنکہہ کی ٹڈی کے مریض کو ہر وقت دیوین ظہور دورہ کی ضرورت نہین - براہین قاطعہ صاف ہو کر طبع کے
واسطے مطبع ہاشمی مین بھیجی ہے -

(۳۴) احقر الناس بندہ رشید احمد بعد سلام مسنون می رساند بفضلہ تعالیٰ بعافیت ہون آپکے چار نامہ بتوالی
پہونچے آپکے حالات رفیعہ پر مسرور ہوتا ہے اور دعاء ترقی کرتا ہون اور اپنے اوپر افسوس ہوتا ہے کہ آپ
کس حالات و خیالات مین اور یہ ناکارہ کیسی غفلت و حرمان مین مگر شاید حسن ظن مخلصان موجب مخلصی کا
ہو جاوے مکرما اس احقر کو نہ اتفاق مطالعہ کتب صوفیہ و اہل حقائق ہوا اور نہ لگا ہے اسکی طرف خواہش ہوئی
کیونکہ نہ اس مشرب سے واقف ہوا نہ بہ مقامات پائے غیر کے مقامات کی تحقیق اپنے مقام سے عالی بحث
و تحقیق کرنا جائز نہ جانا مکتوبات مجددیہ کو کبھی دیکھا نہ کتب ابن عربیہ کو نہ انکے مسالک سے متنبہ ہوا اور نہ
انکے مشارب مین غور کیا اپنی بے استعدادی کو دیکھکر اور نا قابلیت کو یقین کرکے یہ تسلی کر رہا ہون کہ اصل الاصول
اور اصل مقصود و مامور سلوک صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین ہین اوسمین بحث بندگی سے اور ایمان بالغیب
کے کالمشاہد ہو جانے سے اور حسن اخلاق سے ہے جسکا مآل غیریت اور عبدیت اور معبودیت پر ہے نہ وہان
کشف حقائق تہا نہ وہان بحث حقیقۃ الحقائق کی مآخذ کی ، اور ربط خالق و مخلوق کی کیفیت ادراک کی
ہے جو اضمحلال سے کلام ہو یا اوسکی تحقیق ہو پس یہ متاخرین کے کشف و انکشاف وہان نہ تھے بلکہ اونکو
وہ مضر تھے بس اپنے دل کی تسلی کی اور مطالعہ اور بحث فن حدیث مین رہی اسکے بھی کچھ مسائل معلوم ہوئے
تو اب اپنے امور وجدانیہ کو کیا لکھون وجدان اگرچہ صحیح ہو کشف کو جو مشاہدہ ہے اور علم بدیہی قطعی کسطرح مقابل

ہوکر بدکر سکتا ہے لہذا آپکے سب مشاہدات کا جواب بندہ کے نزدیک اجمالی طور سے یہ ہے کہ حالات رفیعہ مین
حق تعالی برکتہ فرماوے اور ترقی عطا کرے اور آپکے فیض سے عالم کو منور فرماوے اور اس عاجز کو بھی آپکے
ذیل مین درج فرماوے آمین۔ مگر چونکہ آپکے حسن عقیدت نے مجکو اسقدر عزت دی اور آپ میری رائے
ناقص کو پسند کرتے ہین تو کچھہ اپنا وجدان لکھتا ہون اگرچہ لائق تحریر نہین۔ سیدن فتح محمد کو ذکر اسم ذات بجہہ مناسب
ہے جو نہ ہوسکے تو وہی حبس کافی ہے مگر تھوڑا کرین اور توجہ فقط آپکے پاس بیٹھنا کافی ہے اگرچہ بطور معمول
لطائف کو بیدار کرکے لطائف طالب پر توجہ نہو برکتہ صحبت اصل توجہ ہے اور ہمت شیخ امر دیگر ہے پس اگر
موقع ہو تو فقط پاس بٹھا کر اونکا خیال کرلیا کرو ورنہ کچھہ ضرورۃ نہین فقط توکل شاہ صاحب کے مرید کا جو
حال لکھا ہے اونکے خیال مین انفعال ہے قلب مین ذکر راسخ نہین ہوا اونکو ذکر کرنا لازم ہے خطرات رفع
نہین ہوتے جب تک قلب مین ذکر نہ قایم ہووے مخیلہ کا قصہ بے ثبات ہوتا ہے فقط اوپر لکھا ہے کہ
بندہ کو اصطلاحات صوفیہ پر نظر نہین جو کچھہ اپنا مزعوم ہے وہ یہ ہے کہ نفس رحمانی اور وجود منبسط اور حقیقۃ
الحقائق اور صادر اول سب ایک شے ہے اور یہ حادث ہے اور وحدۃ وجود اس ہی موطن مین ہے یہ
نفس رحمانی منزہ عن الالواث والاحداث ہے اور ذات پاک وراء الوراء اس سے بھی عالی اور منزہ ہے
بے کیف وکم اور عقل وفہم سے اعلی ومبرا ہے پس "غیر ازین پے نبردہ اند کہ ہست" اس سے زیادہ کچھہ علم
اوسکا کسیکو کسی فرد بشر کو نہین جو کچھہ کسی ولی یا نبی کے ذہن مین عبور کرتا ہے وہ ذات پاک اوسکی غیر ہے
اور اعلی لا الہ الا اللہ خلاصہ سبکا ہے ذات پاک قید اطلاق سے بھی مطلق ہے "لابشرط شئے" اور اس شرط
سے بھی مبرا ہے اور تنزلات سے بھی پاک ہے جیسا عوام جاہل ذات سے بجز اسکے نہین جانتے کہ "ہے"
ایسا ہی خواص اخص الخواص کا علم ہے کہ اس علم کو بجز جہل کچھہ حاصل نہین اور جو کچھہ مکشوف اونکا ہے
وہ سب خیال اور معلوم اونکا ہے ذات پاک اوس سے بھی برتر ہے ع اے برتر از خیال وقیاس وگمان
ووہم۔ وز ہرچہ گفتہ اند وشنیدیم وخواندہ ایم۔ شرح اس معما کی ہے اور یہ مسئلہ ربط حادث بالقدیم الخالق
کا کہ کیسا ربط ہے غیریۃ ہے یا عینیۃ جیسا اہل وجود وشہود کا نزاع مشہور ہے سو بندہ کے نزدیک اہل وجود کے
کلام نفس رحمانی کی نسبتہ ہے اور اہل شہود کے اعلی صفات وذات کی نسبتہ ہے اور نزاع لفظی معلوم
ہوتی ہے یا شاید کشف کے اختلاف کی وجہ ہو والغیب عند اللہ تعالی اور معیۃ وقرب واحاطہ بھی کیفاً
خارج از فہم بشر ہے حق ہے اور ایمان اوسپر فرض مگر کیف اوسکا مجہول ہے اور جو کچھہ مخیل ومعلوم بشر ہے وہ

سب تحت لاالہ داخل ہے اس باب مین نسبت یادداشت نقشبندیہ اقرب الی التحقیق ہے واللہ تعالی اعلم
یا اللہ جل جلالک اگر اس تحریر مین خطا ہوئی معاف فرمانا بندہ معذور ہے اور یہ جاننا ہے کہ ایمان باللہ اگرچہ
بمشاہدہ حقائق ہو ایمان بالغیب ہی ہے اور بس اور جو توحید کہ انبیاء نے اوسپر دعوۃ کی ہے وہ بالغیب
ہی ہے اور نہایۃ عین بدایۃ ہے اندراج النہایہ فی البدایہ کے یہ ہی معنی ہین۔ عامی ابتداء انتہاء غائب
ہے اور خواص بعد مشاہدات و تفصیلات غائب ہو جاتے ہین علم غیریۃ عوام کو تقلیداً ہے اور خواص کو
غیریۃ محقق ہو جاتی ہے فقط والسلام دوسرا خط رجسٹری آیا فی الواقع وہ حالات غریبہ سے مملو ہے اس
طرح حالات تفصیلیہ کسی پر بندہ کے احباب و دوستان مین وارد نہین ہوئے اور خود اپنی کیفیۃ پہلے لکھ چکا
ہون کہ ان وقائع سے واقف نہین البتہ وجدانی امور ہین نہ کشفی۔ اور آپکو حسب درخواست آپکے
اجازت اسم ذات اور جملہ اشغال کی اور قرآن و حزب الاعظم وغیرہ کی ازسرنو دیتا ہون فقط اور بعض
دیگر امور جو استفسار فرمائے ہین اوپر کی تقریر سے معلوم ہو سکتے ہین اور یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ بندہ
کے نزدیک فناء علمی ہے فناء حقیقی ذاتی نہین کیونکہ فناء ذاتی تبدل حقیقۃ کو چاہتی ہے اور عارف
بعد وصول متبدل الذات نہین ہو جاتا بلکہ علم فناء ہو جاتا ہے ذات بحال خود رہتی ہے جو ربط موجود بعدم
قبل وصول ہے اور جو اتصال خالق بمخلوق قبل کشف ہے وہ اپنی حالۃ سے متغیر نہین ہوا البتہ علمی انکشاف و
ثبوت اور علمی اضمحلال و فناء حاصل ہوگیا ہے علی ہذا نسبۃ کے حصول کے معنی یہ ہین کہ جو نسبۃ بندہ کو حاصل واقعی
ہے اوس سے متنبہ اور عارف ہوگیا نہ یہ کہ کوئی نسبۃ پیدا ہوگئی حضور علم حضور کا نام ہے نہ ابتداع حضور کا
کما لایخفی لہذا حضرت مجدد کے قول پر معتمد ہون والغیب عند اللہ تعالی فقط والسلام بندہ کے واسطے دعاء
فرماوین اور حق تعالی آپکو بمدارج کمال پہونچاوے فقط والسلام حکیم صاحب گنگوہ ہین سلام فرماتے
ہین مولوی ظہور احمد بھی سلام کہتے ہین فقط رجب سنہ ۱۳۰۸ھ

(۳۵) گرامی قدرمہ مولوی صدیق احمد صاحب مدفیوضہم بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند پہلے دو خط کا جواب
روانہ کر دیا ایک کوٹلہ دوسرا سرہند اب تیسرا خط بدست مولوی خدا بخش صاحب پہونچا آپکے رفعۃ حال
سے مسرور ہوتا ہے کہ شاید اس محروم کو بھی وسیلہ بخشدیوین اور پھر آپکا حسن ظن جو ہے اس سے بھی توقع
خیر ہوتی ہے کہ مقبولون کا ظن خالی نہین جاتا اس عاجز کو صاحب استقامۃ جاننا اور اوسکے قدم بقدم
چلنا محض آپکا حسن ظن ہے تعبیر خواب جو آپ سمجھے درست ہے آپکو غناء عن الدنیا ومافیہا ہوگا فالحمد للہ

علی ذٰلک آپکی اور مولوی ابراہیم صاحب کی تحریر سے رویۃ اچھی معلوم ہوتی ہے مگر تعجب یہ ہے کہ کہین سے سُراغ اسکا نہین لگا حالانکہ مطلع صاف کہتے ہین لہٰذا اس رویۃ مین شک ہوتا ہے اِس رویۃ پر کاربند ہونا دل قبول نہین کرتا آپ بھی احتیاط کی راہ چلیین - مولوی محمود حسن صاحب سے کہا گیا وہ اقرار کرتے ہین کہ مسودہ کو درست بعد رمضان کرینگے اشغال کی بابت مین آپنے لکھا ہے سو آپکو جمیع طرق کے اشغال کی اجازت ہے جسکو جسطرح چاہو تلقین کرو چاہے کوئی شغل اپنی طرح وضع کرکے بتاؤ کسی شیخ متبع سنت سے اجازت لینا مضائقہ نہیں عمدہ ہے مگر جس سے اجازت لیتا ہے اُسکے ساتھ ایک اتحاد پیدا ہوجاتا ہے سو اگر کسی مبتدع سے اجازت ہووےگی تو اندیشہ تکدر ہے لہٰذا اسکا خیال رہے اور چند مشائخ سے ایک شغل کی اجازت ہووےگی تو برکت زیادہ ہوگی بندہ کے خاص اشغال کوئی نہین پہلے مشائخ کے ہی ہین لہٰذا اُنکو جدا گانہ لکھنا ضرور نہین ضیاء القلوب وغیرہ مین سب درج ہین پس آپ جسطرح جس شغل کو چاہین لائق کو تلقین کردیا کرین مولوی خدا بخش کو شغل جہر نفی اثبات کا بتا دیا ہے اُنکی طبع اور خواہش سے یہ ذکر زیادہ مناسب جانتا ہون چنانچہ ایک ہی روز کے کرنے مین اثر بتاتے تھے - اور مولوی محمد ابراہیم کو لکھدیا ہے کہ بندہ سے ملین مگر تعجب کرتا ہون کہ بندہ کیا ہے اور کون ہے اپنے آپ کو بالکل بے مناسبت اور خالی دیکھکر تاسف کرتا ہون فقط مولوی خلیل احمد صاحب اور مولوی محمود حسن صاحب اور حافظ مسعود و حافظ محمود کا سلام مسنون پہونچے +

بنام حضرت مولانا الحافظ الحاج القاری شاہ اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ

(۳۶) از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند خط آپ کا موصول ہوکر کاشف مافیہ ہوا اگر یہ خوف و حزن امور آخرت سے ہے تو محمود ہے بزرگون کو اسی خوف سے بڑی بڑی شدت سے قبض واقع ہوا حتی کہ بعض نے جان بھی دی حضرت شیخ فرماتے ہین ؎

جان صدیقان ازین حسرت بریخت کاسمان بر فرق ایشان خاک بیخت

پس ایسی حالت اور اس صورت مین تو جائے شکر ہے نہ جائے غم امام غزالی اسی غم مین بیت المقدس مین دس سال تک پریشان اور محزون رہے کہ اطباء اُن کے علاج سے عاجز ہوگئے آخر ایک یہودی طبیب نے اُنکو دیکھا اور تشخیص کی کہ انکو کوئی حسی مرض نہین ہے بلکہ خوف آخرت ہے اسکا کوئی علاج نہین ہے پس خوش ہوکہ حق تعالیٰ نے یہ دولت آپکو دی ایسے حزن پر ہزار فرحت قربان اور اس حالت کی موت شہادت کبریٰ ہے اور اگر کوئی امر دیگر ہے تو اُسکا جواب بدون دریافت حقیقت حال کے مین نہین لکھ سکتا

اور بیان آنے کے باب مین جو آپ استفسار فرماتے ہین تو بقول ع او خویشتن گم است کرا رہبری کند۔
مگر معہذا اگر آپ تشریف لاوینگے تو خود ہی امید نفع کی رکھتا ہون کہ صحبت صلحا جسقدر میسر آوے غنیمت ہے فقط والسلام

(۳۷) از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند۔ بندہ بحمدہ تعالی بخیریت ہے آپکے خط سے کیفیت
معلوم ہوئی مین آپ کے لئے دعای خیر کرتا ہون اور ہر سہ امور مستفسرہ کا جواب لکھواتا ہون۔ وسوسہ مذکورہ مین
اندیشہ سوء خاتمہ بھی منجملہ اوہام ہے اسکو حتی الوسع دفع کرتے رہین اور اجر و تکفیر بھی یقینی ہے انشاء اللہ تعالے
اور سفر حج جسطرح پر اور جس راستہ کو اور جس قسم سے چاہین اللہ کے نام پر مصمم فرماوین اور اسمین حیلہ سے کچھ اندیشہ
و بالک نفرماوین اور جب قصد مصمم ہو تو بندہ کو بھی مطلع فرماوین کہ بندہ بھی ایک عریضہ لکھنے کا ارادہ کر رہا ہے اور بدون دیگری
صورت مین کانپور ہی قیام مناسب ہے فقط والسلام ۱۵۔ شعبان ۱۳۱۶ ہجری

بنام حضرت مولانا خلیل احمد صاحب انبہٹوی ادام اللہ ظلہ

اول ایک عرضداشت حضرت مولانا انبہٹوی کی ہدیۂ ناظرین ہے اسکے بعد وہ کرامت نامہ مخدوم العالم قدس سرہ کا
درج کرتا ہون جو جواباً صادر ہوا بعد ازان بقیہ والانامجات بسلسل ہدیۂ ناظرین ہین عرضداشت یہ ہے۔

(از مولانا خلیل احمد صاحب) حضرت سیدی و مولائی وسیلہ یومی و غدی ادام اللہ ظلال برکاتکم کمترین
غلامان کہترین عتبہ بوسان ننگ خدام خلیل ذلیل تبلیغ تحیات و تسلیمات کے بعد ملتمس عرضداشت ہے
عرصہ سے ارادہ ہوتا تھا کہ اپنا ناکارہ حال پر از حزن و ملال عرض کردن مگر جرأت گستاخی اور توسط وسائط
کا خلجان وبال جان ہوکر مانع ہوتا رہا ہے پہلے تو اُس وجود منبسط کے ساتھ بطفیل توجہات وابستگی ہوکر
ایک گونہ طفل تسلی ہوگئی تھی مگر ایام صیام مبارک سے اِس گرداب حیرت مین مبتلا ہون کہ کیا عرض کردن
بجائے قرب و وصال بعد و مہجوری صرف فقدحال ہی نہین بلکہ مضیق ہوگیا کہ نہ کوئی صورت قرب ہے نہ
وصال ہے نہ مشاہدہ ہے "مالی و لرب الارباب جل و علی شانہ" ابتدا سے اسوقت تک گو کبھی اس ناکارہ سے
کچھ نہو سکا پر لطف خداوندی جل شانہ بطفیل توجہات غریب نواز شامل حال رہا ہمیشہ امتثال اوامر مین مقصر رہا
پر حضرت غریب نواز نے اپنی ذرہ نوازی کم نفرمائی اسی وجہ سے کچھ ہمت بندھی رہی اب اسوقت کمر ہمت
ٹوٹی جاتی ہے بلکہ ٹوٹ گئی سچ ہے ماعرفناک حق معرفتک جو چیز خیال کیجاتی ہے غیر نظر آتی ہے انوار غیر
ہین وجود غیر ہے حیرت غیر ہے دل چاہتا ہے کہ بے کیف ادراک ہو پر محال نظر آتا ہے بے کیف ادراک نہین ہوتا
اور جو ادراک ہوتا ہے وہ مکیف ع ڈھونڈھنے تجکو بتا جاؤن کہان + غرض عجب اُدھیڑبن مین طبیعت مبتلا

رہتی ہے اور نظر لطف کی اُمیدواری - ابتدا رحال مین تو وجود کی چادر پارہ پارہ معلوم ہوتی تھی اب تلاش سے بھی کہین پتا نہین ملتا "کان لم یکن شیئًا مذکورا" مگر اس حیرت کے ساتھ ایک تاریکی محسوس ہوتی ہے جو حوالی مین ایک جانب معلوم ہوتی ہے باینہمہ الحمد للہ ثم الحمد للہ حضور قائم ہے اور باطن قلب مین انشراح بے زیادہ جرات سمع خراشی گستاخی ہے اگر اسکے متعلق خادم کے لئے کوئی کلمہ مبارک لکھنا مناسب ہو تو ارشاد فرمائین کہ موجب طمانیت و تسلی ہو سہ کرد دیدہ و دل کے طبقے یہ روشن کہ ہو ایک رشک مہ چاردہ تم - سُنا ہے کہ تم نور سے اپنے کرتے منور ہیک جلوہ چودہ طبق ہو - عرضداشت کمترین غلامان نظر لطف کا اُمیدوار

خلیل احمد عفی عنہ از سہارنپور یوم جمعہ ۹ - ذیقعدہ ۱۳۱۵ھ ہجری نبوی

(۴۸) از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام مسنون آنکہ خط پہنچا حال معلوم ہوا جو کچھ آپنے حیرت لکھی ہے وہ عین تقرب ہے "مقربان را بیش بود حیرانی" بزرگان دین فرما گئے ہین اور ذات حق تعالیٰ ادراک سے مبرا ہے "لا تدرکہ الابصار" قلب و عقل بشر ادراک سے عاجز ہے سہ دور بینان بارگاہ الست + غیر ازین پے نبردہ اند کہ ہست + وہ ذات ہستی مطلق ہے کہ ہستی و اطلاق سے بھی بالاتر ہے اطلاق کو بھی وہان گنجایش نہین اور جو کچھ کسی کے قلب مین یا عقل مین آیا ہے یا آتا ہے وہ سب غیر ہے ذات پاک اُس سے مبرا ہے پس ایسی حالت مین کسی کیف کا ہونا کیا گنجایش رکھتا ہے محض حضور حظ بندہ کا ہے اور بس سو الحمد للہ کہ آپکو اُس سے حصہ حاصل ہے - ان تعبد ربک کانک تراہ الحدیث مقصود سب کار ہا ہے اور یہی مدعا شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے جسقدر اس سے کسی کو میسر ہوا وہ ہی صاحب نصیب ہے سوائے اسکے جو کچھ حالات ہین وہ کوئی مقصود نہین پس بحکم "لئن شکرتم لازیدنکم" نسبت حضور مین کوشش کرتے رہو اور کسی شے کے طالب مت ہو لطف حق کے اُمیدوار رہو کہ ع ہرچہ ساقی ماریخت عین الطافست فقط والسلام بندہ کے واسطے بھی دعائے خیر کرین اور بندہ آپ کے لئے دعا کرتا ہے - ۱۴ - ذیقعدہ ۱۳۱۵ھ ہجری -

(۴۹) از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند بندہ بخیریت ہے آپکے لئے دعائے خیر کرتا ہے - آج آپ کا خط خلوت مین پڑھا گیا آجتک اُسکے سُننے کی نوبت نہین آئی تھی لہذا مختصر جواب لکھتا ہون کہ طالب کا حال جو کچھ کہ خلوت مین ہوتا ہے جلوت مین نہین ہو سکتا خصوصًا جبکہ کوئی مشغلہ درس و تدریس کا ہو سو کیفیت اعتکاف رمضان کی برابر اب کیسے ہو سکتی ہے اور ہر مبتدی و منتہی پر قبض و بسط کا ورود دائمی ہوتا ہے لہذا کسی وقت مین خواطر کا پاش پاش ہونا اور کسی وقت ہجوم خواطر ہونا ضروری ہے پس جسوقت ہجوم

خواطر ہو اُسوقت استغفار و اظہار عجز و نیاز کرنا چاہئے اور بوقت رفع خواطر حمد و شکر لازم ہے اور حدیث انہ لیغان قلبی کل یوم سبعین مرۃ شاہد اسکی ہے اور انوار لطیفہ حس باطنی سے بھی محسوس نہین ہوتے اور وہ حجب نوریہ جنکا ذکر حدیث مین ہے وہ وجود منبسط کے غیر ہین فقط باقی زبانی کہا جائیگا والسلام مورخہ ۲۹- رجب ۱۳۱۵ھ ہجری۔

(۴۰) (از مفرح) از بندہ رشید احمد عفی عنہ السلام علیکم آپ کا نامہ آیا یاد الفت کو دلایا تمکو ذخیرہ خیرات جانتا ہون تم قابل فراموشی نہین ہو دعا کا طالب ہون شنبہ ۱۲- کو یہان آیا تھا کرایہ تو تک ۵۵ تھا اب ساٹھ کو نوبت پہونچی آج ہماری چٹھی بھی ہو گئی مگر اسوقت تک یہ تحقیق نہین ہوا کسقدر مین ہوئی یہ مولوی عنایت اللہ صاحب کی عنایات سے چٹھی وصول ہو گئی روپیہ پھر شام تک دیا جاویگا معاملہ بہت نیک ہو رہا ہے اسوقت سیٹھ اسی اور سو روپیہ تو تک کے مانگتا ہے جمعہ ۶- اکتوبر کو روانگی جہاز ٹھیری ہے اگرچہ وقت تنگ ہے مگر خلاق تیز روی جہاز کے سب بقدر ہین اگر مرضی مالک تعالیٰ شانہ ہے تو قبل حج فایز مکہ ہو جاوینگے ورنہ جو کچھ رضا ہے اُسیپر رضا ہے منشی تجمل حسین عبد اللہ شاہ محمد یعقوب امیر شاہ وغیرہم سب سلام علیک کہتے ہین تاریخ کا حال اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تحقیق کیا جاویگا فقط جو میرے واقف ہون اُنکو سلام علیک پہونچے۔

(۴۱) از بندہ رشید احمد عفی عنہ گنگوہی بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند آپ کے دو خطوط پہونچے ہر دو خطوط کے مضمون سے نہایت سرور ہوا حق تعالیٰ ترقی فرماوے تلاوت قرآن مین ایسی حالتین بیشک بے مزگی ہوتی ہے مگر جب یہ کیفیت راسخ ہو جاویگی تو اُسوقت مین دلچسپی قرآن کے ساتھ بھی حاصل ہو جاویگی انشاء اللہ تعالیٰ آپ کچھ تردد نفرماوین فقط والسلام اس سے زیادہ کچھ جواب کی حاجت نہین مگر یہ بات محقق ہے کہ جو امر خلوت مین حاصل ہوتا ہے وہ مجمع مین اور شغولی دیگر شے مین نہین ہوتا فتبتل الیہ تبتیلا ان لک فی النہار سبحا طویلا شاہد اسکا ہے درباره محمد یوسف اُسکو اطلاع کر کے جیسی اُسکی مرضی ہو گی جواب لکھا جائیگا فقط والسلام۔

(۴۲) مکرمی مولوی خلیل احمد صاحب مدبقاکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ بخیریت ہون مادام حیوٰۃ آدمی مبتلائے بلیات ہے تشویشات سے جب رہا ہو کہ بایمان اس عالم سے چلا جاوے "ومن لی بہ" شنبہ ۲۵- شعبان کو قاضی امانت علی لکھنوتوی سرکوب رفضہ لکھنوتی فوت ہوئے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یکشنبہ کو خبر مرض عزیزم حاج علاء الدین پہونچی اور یہان کے فصحات کسی کا مرنا کسی کا جینا آخر ہر روز یہی افسانہ ہے تحریر تقدیر موجب تسکین تو ہے مگر طبعی امر و ہجوم کار و دلداری خلایق سے اپنا کام ہاتھ سے جاتا ہے۔ آپ کے دو خط پہونچے فرصت جواب نہین پائی آج بوجہ بارش مریض نہین آئے جواب لکھتا ہون فرصت مغتنم ہوئی پہلے اس سے

کرتہ حسب طلب روانہ کرچکا ہون پہونچا ہوگا۔ کیفیت کے ساتھ احاطہ ذاتی غالباً اس عاجز نے نہین لکھا ہوگا بلکہ یون
لکھا ہے کہ ایک نور اسم ذات کے ساتھ موہنہ سے خارج ہوکر وہ نور محیط جسم ہو جاوے سو نور کے احاطہ مین یہہ
وساوس جہت و تناہی وغیرہ کیون ہونے چاہئین نور بھی ایک شے مخلوق ہے لہذا مفسرین اللہ نور السموات الخ
مین منور السموات الخ تفسیر کرتے ہین مشایخ رضوان اللہ علیہم نے ترقیات متدرجہ رکھی ہین ہرگز ابتدا مین تلقین
احاطہ ذاتی کی نہین فرماتے سو اگر آپکو یہ شبہ ہوا کہ نور اور ذات ایک شے ہے تو اسکو بتعوذ رفع کرو واسد تعالیٰ وراء
الوراء ثم وراء الوراء نور و ظلمت سے پاک ہے اور اگر سہواً بجائے نور کے ذات کو یاد کرلیا تو اب متنبہ ہونا چاہیئے
اور اگر غفلت میری تحریر مین ہوئی تو اُسکو منسوخ جانو محض اسم کے ساتھ خروج نور ہوکر محیط جسد کرو پہلی تحریر کو
ترک کرو اور نور کو غیر ذات بہچانو فقط باقی کلمات جو میری نسبت تم لکھتے ہو سوائے اسکے کہ نادم ہون اور کیا ہوتا
ہے آپکا حسن ظن میرا رہبر ہو جاوے آمین۔ قوت دماغ کے واسطے کچھ دوا کھانی بہ نیت نیک عبادت ہے اور کام
اسقدر کرنا کہ تحمل اُسکا ہو سکے ضرور ہے حق تعالیٰ تمہارا معاون و ناصر ہو فقط مولوی محمد منظر صاحب لکھنوتی تشریف
رکھتے ہین اسقدر مبتلائے بخار ہین کہ مضامین یاس حیوٰۃ فرماتے ہین مولوی پیر محمد اُنکی خدمت مین حاضر ہین۔
کسی وقت فارغ ہو بیٹھنا حاجت نہین یہ ہی وقت ذکر معین باز عصر تا مغرب و از مغرب تا عشاء کافی ہے اس
شغل کو ہی توجہ تصور فرماؤ جب علاقہ حب کا ہوتا ہے تو کچھ ہیئۃ کذائی کی ضرورت نہین ہوتی آخر تمام طرق مین
غیر نقشبندیہ یہ طریق کوئی نہین کرتا تو غیر ضروری ہی جانکر ترک کیا ہے سو اسکی کوئی حاجت نہین اور نہ شیخ ظاہر کچھ
کرسکے محل ظن کی راہ سے حق تعالیٰ اپنے خزانہ غیب سے حسب وسعت و مقدر عطا فرماتے ہین وسایط کا نام ہوتا ہے لہذا
خود وسایط کو خبر بھی نہین ہوتی۔ زنگ پڑا یا ویسا ہی مشکوک ہے اخبار غالب نجاست کی ہین میان عبد الرحمن
صاحب کو بعد سلام فرما دیوین کیا یا باسط گیارہ سو بار بعد عشاء ہر روز پڑھتے رہو کچھ مضائقہ نہین اور سب امور کو
مقدر جانو اپنے وقت پر ظہور ہوگا۔ داروغہ عبد الحق کو بعد سلام مسنون فرما دین کہ حرام حلال شدہ جاتا ہے یا عدم اہتمام
سے جاتا ہے کہ اُسکی چندان آدمی نگہداشت نہین کرتا یا معصیت کی شامت سے فروہوتا ہے یا کھانے کے نشیب فراز
سے سو تلاش کرکے اگر ثالث امر ہے تو احتیاط چاہیئے اور جو ثانی ہو تو استغفار و ترک ابتلاء اُسکا ہو اور جو اول ہے تو
مناجات و اظہار عجز و انکسار بدرگاہ واہب العطیات ہو اور اپنی غفلت پر ملامت نفس کو مجملاً علاج یہ ہے بہر حال
کثرت استغفار و ندامت ضروری ہے مولوی الطاف الرحمن بعد چندروز انبالہ سے واپس آئے اور آپ کا خط انکو
ملا اب بخار موسم مین مبتلا ہین چلتے پھرتے ہین مگر کسی وقت تکلیف زیادہ بھی ہو جاتی ہے سلام علیک کہتے

ہین عبداللہ شاہ اور سب طلبہ اپنے اپنے وطن کو گئے ہوئے ہین تحریر رسالہ کے باب مین نذیر احمد کو اجازت دیچکا ہون بتدریج نقل ہو جاویگی۔ دوسری عرضی شکایت آپکی کا حال معلوم ہوا ع آنرا کہ حساب پاک از محاسبہ چہ باک + اللہ معکم مولوی فخر الحسن صاحب کے یہان سب طرح خیریت ہے فقط۔

(۴۳) مولوی خلیل احمد صاحب مدفیوضہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپکا خط آیا حال معلوم ہوا واردات رجوع الی اللہ تعالیٰ موجب فرحت ہین حق تعالیٰ کا نہایت شکر کرنا لازم کہ یہ بڑی نعمت کبریٰ ہے کہ بمقابلہ اُسکے لاکھون جہان مثل پرپشہ بھی نہین اور اس احقر کو تو نہایت ہی باعث شکر وافتخار ہے کہ اگر خود ایسی عطیات سے محروم ہے یارے احباب کو عطا متواتر ہے ع درگور برم از سر گیسوے تو تارے۔ تا سایہ کند بر سر من روز قیامت آمین۔ مردہ پر اگر وقت مرگ کوتاہی کفن دیکھی جاوے تو یہ بھی تاویل ہو سکتی ہے کہ تکفین مین اولیاء نے کوتاہی کی اور غیر مشروع امر پیش آیا۔ کوتاہی کفن مین مردہ کا کیا قصور اگرچہ باعتبار دیگر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ لباس عبارت تقویٰ سے ہے مگر ہر حال دعائے مغفرت ضرور ہے تلوث دنیا تو آخر لوگون کے ساتھ سخت لگا ہوا ہے بندہ بھی دعا کرتا ہے۔ زمین کے قرض مین کیا تردد ہے انشاء اللہ جلد قرض ادا ہو جائیگا۔ وہ صورت جو آپنے لکھی ہے جواب اُسکا یہ ہے کہ بنظر تقویٰ تو اجتناب نکاح سے مضائقہ نہین مگر بوجہ فتویٰ حلال و درست ہے چنانچہ وہ قصہ حدیث بھی ایسا ہی ہوا کہ فتویٰ وقضاء فخر عالم علیہ السلام تو وہ ہی تھا کہ "الولد للفراش" مگر بنظر احتیاط وتقویٰ حجاب سودہ کا ارشاد ہوا تھا بہر حال وہ ارشاد تقویٰ تھا اور فتویٰ وہ ہی تھا جو آپنے "الولد للفراش" فرمایا تو آپ بھی اِس مسئلہ کو بنظر تقویٰ واحتیاط ہی فرمادین نہ بطور فتویٰ فقط باقی سب امور بدستور ہین ابو الطاہر سیر ابو القاسم کہ بعمر ۲۵ پچیس سال کے تھا انتقال کر گیا اُسکے واسطے بھی دعاء مغفرت فرمادین مولوی صدیق احمد دہلی سے آکر کوٹلہ کو گئے ماشاء اللہ تعالیٰ عمدہ حال مین ہین فقط والسلام جمعہ ۱۰۔ ربیع الثانی۔

(۴۴) مولوی خلیل احمد صاحب۔ السلام علیکم آپکا خط آیا مافیہ دریافت ہوا آپکے حسن احوال سے دل کو سرور ہوا جسقدر ہو سکے اپنے شغل یاد داشت مین مشغول رہین حجاب سیاہ سے ہراسانہ ہو وین جب وقت آویگا یہ حجاب خود معین کار ہو جاویگا نور نفی بخاویگا۔ نفی عبارت ہے اِس سے کہ وسعت بے نہایت بھی ایک قید ہے اسکو رفع کر دیوے سو وہ اختیاری نہین کیفما کان جسقدر ہو سکے مشغول رہو ع کارکن کار بگذر از گفتار + کاندرین راہ کار دارد کار۔ تمہاری بہبودی سے توقع کرتا ہون کہ خود بھی کچھ نفع پاؤن کہ تمنے بحسن ظن دلیل بنایا ہے ورنہ اپنی شومی کیا کہون اول تو کچھ حاصل نہوا تھا اگر کچھ طفل تسلّی اپنی کی تھی اب ضعف قوت اور ہمت نے اُس سے بھی جواب دیا

سو خیر دوستون کی وجہ سے شاید کچھ حصہ ملجاوے اب التفات بندہ کا آپکی طرف سایلانہ ہے نہ معطیانہ "مَنْ دَقَّ
باب الکریم انفتح" حق تعالیٰ آپکو فتح باب نصیب فرماوے دس روز سے بخار تو نہین ہوا مگر شدت نزلہ و درد
و حرکت دندان ہے کہ بخار سے زیادہ از کار رفتہ ہوگیا ایک رباعی شاید دو چار روز مین ساقط ہی ہو جاوے۔
ہزال و ضعف کثیر ہے اور عود بخار سے بھی امن نہین اِن سب پر بجز رضا اور کیا چارہ ہے اب تمنا خیریت خاتمہ ہے
اور بس۔ ماموں عبد الغنی صاحب مرحوم ۶ محرم کو فوت ہوئے۔ ڈپٹی سراج الدین سہارنپور پنشن لینے گئے تھے
وہان سخت بیمار ہین ایسا بیان آیندگان ہے کہ زیست کی توقع نہین۔ تم صاحبون کو یہان سے لوگون کا سلام پہونچے۔

(۴۵) عزیزم مولوی خلیل احمد صاحب مد فیوضہم۔ السلام علیکم آپ کا خط آیا اور حال معلوم ہوا اولاً آپ بغور
ملاحظہ فرماوین اگرچہ واقف ہو مگر دوسرے کے قول کو آدمی خوب سمجھ لیتا ہے کہ نسبت لغت مین دو شئے کے ارتباط
کا نام ہے طرفین مین جو علاقہ ہے وہ نسبت ہے اور جو دنیا مین مخلوق ہے اُسکو اپنے خالق تعالیٰ شانہ کے ساتھ
ربط ہے وہ ربط کہ جسکی کوئی انتہا نہین جسقدر اسماء صفات اور نزول رحمت ہے اُسی قدر نسبات ہین مثلاً خالق مخلوق
مین نسبت خلق ہے رازق مرزوق مین نسبت رزق ہے رحیم مرحوم مین نسبت رحمت ہے علیٰ ہذا پس نسبت سے
واقع اور نفس الامر مین کوئی خالی نہین خالی کیونکر ہو سکے کہ خلو محال ہے اور اسکا علم سرسری جسکو نفس علم کہہ سکین
سب ذوی العقول کو حاصل ہے ورنہ ایمان ہی نہ رہے وہ کون مومن عامی ہو ویگا کہ حق تعالیٰ کو خالق رازق مجبود
نہ جانے گا بلکہ کفار کو بھی علم ناتمام غیر معتبر اس امر کا حاصل ہے کہ اصل فطرت ہے پس اب دیکھو کہ مشایخ نے کس
شئے کا نام نسبت رکھا اُس ہی شئے کو وہ نسبت کہتے ہین جو لغت مین نسبت ہے وہ وہی شئے ہے جو واقعی سب عباد
سے حاصل ہے وہ وہی امر ہے کہ سب عباد اُسکو جانتے ہین لیکن حصول نسبت یہ ہے کہ علم الیقین حاصل ہو کر موثر ہو جاوے
اور حضور کا درجہ ہو جاوے پس اب ضرور ہے کہ صاحب اس مقام حضور کو یہ بھی یقین ہو جاویگا کہ یہ امر جو سالہا سال مین
مجکو حاصل ہوا کوئی شئے حاصل نہین کہ سب خلق مین یہ موجود ہے اور یہ امر صحیح ہے کیونکہ بعد جد و جہد کے وہ ہی امر صاف
ہوا کہ اول فطرۃ سے آجتک اسمین رکھا تھا خارج سے کوئی شئے کسی کو گاہے حاصل نہین ہوئی نہ ہووے کس نے
فولاد مین جوہر داخل کر دئے بلکہ فطری تہین کس نے خام آہن مین جوہر داخل کیا ہرگز نہین اگرچہ مین مشاہدہ ہو تو
عارضی امر ہووے گا غرض نسبت اندر سے سالک کے نکلی اور ہر روز اُسکو اپنے اندر جانتا تھا اور سب کے اندر اُسکے ہونیکا
علم تھا اب جو اُسکو تشخیص و تعین سے بعلم الیقین پایا تو دوسرون کے اندر ہونے کا یقین بھی بڑھ گیا گو اُس دوسرے کو
یقین بلکہ علم بھی نہو اگر کسی کے گھر مین خزانہ مدفون تھا اور اجداد سے مسموع ہو کہ اِس گھر مین خزانہ ہے اور تحصیل نہو اور

بعد مشقت بسیار اُسکو ملگیا تو پہلے علم سرسری تھا اب یقین ہوگیا اور دوسرون کے کہنے سے کبھی نہین بھی تحرانہ ہونے کا جو موجع ہو کر علم تھا اب یقین بڑھ جاویگا کہ بیشک ہے مگر علم یقین مین یہ شخص اُن اشخاص کی برابر نہ ہو ویگا اور نہ غنا مین مساوی بلکہ یہ غنی اور واجد اور صاحب یقین اور دیگر محتاج فاقد صاحب ظن بلکہ شک ع ببین تفاوت رہ از کجاست تابکجا۔ پس بعد اسکے اب فرق مراتب عوام و خواص باعتبار اس قوت علم کے ہوا کہ خاص کا ایک مد عوام کے جبل اُحُد کے برابر ہوا کما فی الحدیث پس قلیل عبادت اِس خاص کی حسب یقین کثیر عوام سے غالب ہو ویگی بشہادۃ حدیث اور وقت حضور خطرات کا صدور بھی کوئی امر جدید نہین وہ کون ہے کہ خطرات سے خالی ہو تدابیر دین و دنیا سب خطرات مین انبیا علیہم السلام بھی اس سے خالی نہین کیونکر ہو وے اگر خطرہ ہو قصد طاعت عبادت سب رفع ہو جاوے وہو محال ہان خطرات خیر خیر ہین اور شر شر۔ خطرہ شر کا دفع کرنا اہل اللہ تعالی کا کام ہے صحابہ کو خالق مین خطرہ ہوا اور ازالہ اُسکا ارشاد ہوا چنانچہ حدیث "من خلق اللہ" خود شاہد ہے "فاما بنعمۃ ربک فحدث" "ولئن شکرتم لازیدنکم" الحمد للہ فالحمد للہ معہذا جو کچھ شوق مزید ہے وہ عین مطلوب ہے اور جو کچھ ہیچ دتاب نا یافت باوجود یافت ہے وہ عین سعت ہمۃ ہے مزید باد ہل من مزید باد آمین ثم آمین جسوقت وہ خطرہ آوے کہ ناگوار طبع ہوئے اُسکو دفع کرنا اور اگر جاہ کی قسم کا خیال گزرے اُسکی ضد تواضع نفس کرنا علاج ہے ذلت سے نفس کو سخت عار ہے جب اپنے کبر پر پاداش صغر پاویگا پھر خطرہ کبر نہ لاویگا فقط اس قایل بلاعمل کو بھی دعا مین یاد کرلیوین کہ اپنا شیوہ حسن ظن احباب پر رہگیا اور بس حافظ مسعود دہلی بشوق طب مقیم ہین آپکو سب کا سلام پہونچے زیادہ فرصت نہین یہ خط بھی کچھ قلیل حرج سے لکھا گیا خاطر عزیز نے تقاضہ تحریر کیا فقط والسلام۔

(۴۶) مولوی خلیل احمد صاحب السلام علیکم نامہ سامی سرور فرمایا بندہ سہارنپور گیا تھا میری غیبوبت مین خط آیا تھا لہذا جواب مین تاخیر ہوئی۔ جب حضور تام ہوتا ہے تو اُسوقت ہجت کا کیا محل و امکان ہے اور حضور کے ساتھ جب دوسری شے کا علم ہے تو حضور مین کمی ہے اور یہ لازم بشری ہے ورنہ سب امور معطل ہو جاوین سو اُسوقت مین جو فوق کا خیال باقی ہے امر طبعی ہے وسوسہ شیطانی سے کچھ علاقہ نہین این اللہ فقالت فی السماء الحدیث ذوجنی اللہ من فوق العرش الحدیث سب اسکی تائید کرتی ہین کچھ اندیشہ کی جائے نہین آپ آپ قلب کی طرف توجہ زیادہ کرین اور عین حالت شغل حضور مین متوجہ بقلب ہو وین سو یہ شائبہ جہت بھی رفع ہو جاویگا ورنہ کچھ اندیشہ نہین طبعی امر مضرت رسان نہین خصوصاً وہ خطرہ کہ اوائل مین بھی موجود تھا فقط امر دوم مین آپ کا جواب عین جواب ہے اگر وہان صورت ہو جاوے تو بہتر ہے ورنہ اور کوئی جا تلاش ہو اور بجائے معہود تو ناگوار خاطر ہے فقط اغنیا خواہ طلبہ ہون خواہ علما محل زکوۃ

نہین لنصوص قاطعہ اسکا اثبات کرتی ہین پس قیاس صاحب درمختار وغیرہ قابل اعتبار نہین فقط تعبیر خواب مستغنی البیان ہے تمکو اپنا فخر و باعث نجات جانتا ہون کچھ نہین ہون مگر اچھون سے مربوط ہون فقط والسلام مولوی نذیر احمد حافظ رشید احمد مولوی جمعیت علی صاحب کو سلام مسنون پہونچے۔

(۴۷) مولوی خلیل احمد صاحب فیوضکم بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند امسال رنج ومحن ہی بقدر تقاضا مرض ہیضہ مین گنگوہ وغیرہ مین دوست عزیز فوت ہوئے خود بھی ایک ماہ سے بخار مین مبتلا رہا اب افاقہ ہوا ہے ضعف خفیف بخار اب بھی ہے سبق ترک جوابات مسائل مسدود ہین مگر جو سہل ہین۔ پھر غلغلہ عرب اور شکایات بیجا از ہر طرف مگر پھر حق حق ہے اور عسی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم فرمان واجب الاذعان باذنہ تعالی کچھ پرواہ نہین ہوئی نہ کچھ ہراس۔ البتہ طبعی ملال ہوا اب وہ بھی نہین پس اُسکا کیا تکرار کرون مگر آپنے مولوی منفعت علی کی واپسی کی کیفیت پوچھی ہے کچھ لکھتا ہون کہ مولوی عبداللہ صاحب نے حضرت کے کان اس بات سے بھرے کہ رشید اور سب دیوبند والے یہ کہتے ہین کہ ''جو حضرت سے ملکر آتا ہے گمراہ ہوجاتا ہے'' اور ''یہ سب اشغال بدعت ضلالہ'' ہین اور انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمکو غیر مقلد اور مفسد قرار دیا مگر یہ سب امور خلوت اور پردہ مین ہوئے جس سے حضرت کی طبع سب کی طرف سے برہم ہوئی اسمین حافظ احمد حسین نے بہت کچھ مجادلہ کیا اور صفائی کی فکر مین رہے اور مولوی عبداللہ کو کلام ناگفتنی حضرت کے روبرو کہے کہ سب دشتم تک نوبت آئی اور انوار ساطعہ کی تصدیق وتوثیق کرادی اور خلیل الرحمن ڈرکوی نومسلم اور بعض دیگر مبتدعہ وہان موجود تھے سب یک زبان تھے مگر در آخر جب یہ زور شور حافظ احمد حسین کا ہوا اور اُنھون نے مولوی منفعت کو تاکید کلام کرنے پر آمادہ کراکر کلام کرائی اور مولوی کوثر علی نے بھی بہت سختی سے کلام کی تو حضرت نرم ہوئے اور ایک خط جو بنام بندہ لکھا تھا جو باعث فتنہ ہوتا اور اُسکی نقلین کرانے کا بھی حکم ہوا تھا اُس مین سے کچھ فقرات کاٹے گئے خلاصہ یہ کہ بندہ اور بندہ کے احباب بے راہ و معتوب ہو مولوی عبداللہ وعبدالسمیع اور اُن کے احباب اہل حق بنائے گئے اور ہند مین اشتہار طبع ہو گئے کہ حضرت حاجی صاحب بھی انوار ساطعہ کو مقبول فرماتے ہین مگر بندہ کے نام جو خط حضرت کا آیا اُس مین کچھ بھی اشارہ کسی امر کا نہین شاید وہ خط دی قعدہ از پس آدے سیا حکم نسخ ہوگیا ہو آخر کے خط سے حال معلوم ہوگا مولوی عبداللہ سال بھر رہنے کا قصد کرتے ہین اور اِس شہرت بیجا سے جو ہند مین ہوگئی اور ہوگی اس عاجز کی نہ دنیا مین تفاوت ہوا اور دین تو جزا ہم اللہ کہ غیبت سے کچھ مل ہی رہا غرض محسود کو کوئی ضرر نہین ہوا اور حاسد صاحب کے دوسو چار سو مخالف ہو گئے اور حضرت صاحب کی اُنکی بدولت یہ ثمرہ ملا کہ مخلص خادم معتقدین غیر معتقد ہو کر منحرف ہو گئے یہ افسوس ہوتا ہے مگر رضا بقضاء کے

سوائے چارہ نہیں براہین طبع ہو چکی فروخت شروع ہو گئی ۸ر قیمت قرار دی گئی ۱۷ جزو ہوئے حاشیہ پر انوار ساطعہ سے برابر فروخت ہو رہی ہے ایک نسخہ عرب کو بھی مولوی محمود حسن نے روانہ کر دیا ہے دیکھیئے وہان کیا رنگ لاوے چندہ رسالہ رد شیعہ مین کچھ بندہ بھی دیویگا انشاء اللہ تعالیٰ جسکی مقدار اب مقرر نہین کر سکتا ہون انجام کا جواب اِس رسالہ مین مناسب نہین وہ دوسری بات ہے فقط صیحہ اور قصداً چیخنا منع ہے اور جو اضطراری صوت نکلے معاف ہے اور زبان سے بکثرت مدح کرنا نوحہ اور دو چار کلمہ معاف ہین نوحہ مدح کرنے کا نام ہے گر یہ کی تائید کرے مگر چونکہ امر طبعی ہے لہذا قلیل معاف ہے۔ فقط والسلام مولوی عبداللہ صاحب کے واسطے بد دعا تو ہرگز نہ کی نہ کرنے کا قصد مگر خود بخود اُن کے مدعی کا عدم حصول قلب مین وارد ہوتا ہے کہ وہ حصول دنیا و رجوع خلق ہے اور اختیار ان بدعات کا یہین غرض ہوا ہے اور یہان اگر وہ قطعاً اپنی برات کرینگے مولوی منفعت علی اور وصیت علی اور فرزند علی نظیر احمد ہر چہار شاہد اُنکے مفسدہ کے ہین فقط سب کو نام بنام سلام مسنون پہونچے۔

(۴۸) از بندہ رشید احمد عفی عنہ برادرم مولوی خلیل احمد صاحب مدفیوضہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کا خط آیا والدہ مولوی عزیز الرحمٰن کا انتقال ہو گیا صحیح ہے حافظ عبدالرشید کا رشتہ مناسب ہوا حق تعالیٰ برکت فرماوے مجھپر ایک ایسی پریشانی ہے کہ کسی کام مین دل نہین لگتا مولوی ابوالطیب بیمار ایک سال سے تھے اب چار پانچ ماہ سے شدت ہو گئی بخار دائمی اور ضعف معدہ بشدت ہو گیا دو ماہ سے وطن آئے تو اب یہ حالت ہے کہ کروٹ بھی نہین لے سکتا اُسکی صلاحیت اور جوانی پر بسبب رشتہ چند در چند کے ایک رنج و ملال ہے اور تقدیر مین کچھ دخل نہین حکیم ضیاء الدین صاحب کو بھی چار پانچ روز سے بلا کر شریک علاج کیا ہے حق تعالیٰ اُسکو شفاء عطا فرماوے آپ بھی دعا کرین۔ جواب مسئلہ طواف لکھتا ہون میری رائے مین تو مثل صریح کے بلکہ صریح ہے مگر الخصم قبول نہ کرے تو بجا ہے دل چاہتا تھا کہ سارے رکوع کی تفسیر کرون کہ اسمین کئی مسئلہ معلوم ہوتے ہین مگر طبع پریشان سے نہو سکا قدر حاجت پر بس کی حکیم صاحب بھی سلام علیک کہتے ہین اور سب کی طرف سے سلام پہونچے۔

(۴۹) مولوی خلیل احمد صاحب السلام علیکم آپکا خط آیا بندہ کو بعد سخت بیماری بخار موسم کے اب افاقہ ہوا ہے آپکا جواب پسند آیا تھا اُسکی تحسین مین خط لکھنا ضرور نجانا تھا اب حادثہ جدیدہ یہ ہوا کہ مولوی محمد مظہر صاحب مرحوم ۲۴ شب ذی الحجہ یکشنبہ کو فوت ہوئے عالم اندھیرا ہوا اب سب رفیق رخصت ہوئے دیکھیئے کب تک میری قسمت مین اس دنیا کے دکھ لکھے ہین انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۵۰) حامداً و مصلیاً۔ مولوی خلیل احمد صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ آپکا خط پر شوق و دلہ آیا بندہ

بتقریب جلسہ دستار بندی دیوبند گیا تھا فرصت جواب نہ ملی اب ۱۶ ۔ روز شنبہ کو واپس دیوبند سے آیا ہی
جواب لکھتا ہون عزیزم اولاً تو بغور سنو کہ مقصد جملہ اشغالات و مطلب منتہی جملہ مراقبات کا وہ حضور قلب بے کیف
ہے کہ حق تعالیٰ نے آپکو نصیب فرمایا نسبت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین یہ ہی حضور تھا نہ وہان نور تھا
نہ وہان اضمحلال اشیاء کسی نوع مین تھا نہ وجود کی تحقیق نہ شہود کی تدقیق نہ فرق دونون حال مین نہ کرامت نہ
انکشاف نہ اپنا ارتباط تجلی اعظم کے ساتھ کسی کو ظلی یا عینی واضح ہوا نہ مراتب اکوان کو ادراک کیا محض عبادت
تھی عبادت یا غیر یہ خود و فرق عابد و معبود تنزیہ تمام کی حالت مین کرتے تھے ۔ ہان حب اللہ تعالیٰ کا غلبہ تھا
کہ جان و مال کو اُسکی جنب مین کچھ اصل نہ جانتے تھے ہزار جان و ساری دنیا کے عوض رضاء نائب الٰہی کو مقدم
پہچانتے تھے اور اُس حالت کے عطیہ کو کونین سے بہتر سمجھتے تھے طمع جنۃ الٰہی و خوف نار غضب اُنکا شعار تھا
پس یہ نسبت یادداشت و احسان تھی کہ شمہ اُسکا میرے سعید ازلی قرۃ العینین خلیل احمد کو نصیب ہوئی جسپر ہزار
فخر و ناز یہ بندۂ ناساز کرکے اپنا وسیلہ قرار دئے سطلمئن بیٹھا ہے اگرچہ خود اس دولت سے محروم رہا مگر نادان
اپنے دوستون کا بنا اگرچہ سواقی کو ماء نہر سے حظ نہو کہ مبدء حوض ہے اور منتہیٰ مزرعہ مگر تاہم کوئی حصہ سواقی کو
بھی ہے گو معتد بہا نہو پھر باوصف اس کیفیت مبارکہ کے اور حصول نسبت اصحاب کرام کے وہ ہی طلب کا بقا
اور انوار و اضمحلال کی خواہش ہل من مزید مین داخل ہے اعلیٰ حالات والے اسفل کے بھی متمنی رہتے ہین ۔
موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام باوصف علم معاملہ کے کہ عمدہ علوم و اعلیٰ اصطفاء ہے علم مکاشفہ کے طالب ہوکر
خضر علیہ السلام کی تلاش کو نکلے اور اہل اتحاد کے منابر مسک پر انبیاء غبطہ فرماوینگے باآنکہ ہزارہا درجات اعلیٰ اُن
سے انبیاء ہو وینگے پس حاصل آنکہ مولوی صدیق احمد کا اصل حال تو وہ ہی یادداشت ہے مگر ریزانی انوار زائدہ
و اضمحلال اشیاء کا انکشاف خواہ کشفاً خواہ وجداناً مزید ہے جسکا نہایت پھر وہ ہی یادداشت ہے تو پھر اُسپر
اسقدر غبطہ بجز اسکے کیا تصور ہو کہ جدید لذیذ اور ادنیٰ کا حصول بھی غیرۃ کا مقتضی ہے بہرحال اپنی اُس نسبت کو آپ
کم اُنکی نسبت سے کسی وجہ تصور نہ فرمائین جسقدر وہ ترقی کرینگے وہ سب حالات کم ہوتے ہوتے آپ کے
مقام مین نہایۃ و قرار پاوینگے ۔ ثانیاً یہ کہ ہر طبع کو خلاق ازل نے دوسری طرح کا بنایا ہے بعض طبائع مین تجلی
انوار و اسرار رکھے ہین بعض مین استتار پہلا دوسری کیفیۃ سے ناواقف ہے اور دوسرا پہلے حالات سے محجوب ہے
اور کمال کلی وہ ہی حضور ہے جسکا ثمرہ ایثار حب اللہ تعالیٰ علیٰ جملہ اغیار ہے اور بس پس اُنکی راہ دیگر ہے اور
آپکی سبیل دیگر اور بارگاہ واحد ہے پھر آپکی پوری تسلی کرتا ہون کہ مولوی صدیق احمد کو جو کچھ یہ انکشافات مین آگے ہی

قلبی ہین نہ اِس مدبر کی طرف سے سوائے راہ بتانے کے اسکا کام کچھ نہین ان انوار و واردات سے خود ہی
عاطل رہا ہے مدۃ العمر مین اس قسم کو مشاہدہ نہین کیا ہان نسبت حضور کا قدر نصیب مقدر حصہ ملا ہے جسکا ہم علیہم
اُن ہزار ہا انوار کو کچھ نہین جانتا ہون تو جب خود اُن سے غافل ہون تمکو کہان سے آگاہ کرون ہان اسقدر ہے
کہ آپکی نسبت کو جسقدر اس عاجز سے مناسبت ہے مولوی صدیق احمد سے اُسقدر مناسبت نہین وہ حالات اپنے
اختیار سے خارج ہین نہ افسوس سے ہاتھ آوین نہ مجاہدہ سے حاصل ہووین ہان زیادہ تر مشغولی کرنا ضرور ہے
تا وہ ہی حضور ترقی پر آجاوے اور میرے واسطے بھی دعا و توجہ فرماوین کہ بسبب مناسبت ساتھ ہی رہون
اور دوستون کی ترقی کا طالب ہون۔ المرء مع من احب جب اسفل سے اعلیٰ کی جانب مرعی ہے اعلیٰ سے
اسفل مین بھی ملحوظ ہے زیادہ بجز دعاء ترقی کے کیا لکھون۔ می سوزمی دوزمی پیچ و می خروش واللہ یہدینا
وایاکم والسلام ۱۷۔ جمادی الاولی سنہ ۱۳۰۱ ہجری یکشنبہ۔

بنام مولانا الحاج المولوی سید کوثر علی صاحب مہاجر مکی دام فضلہ

(۵۱) حامدًا و مصلیًا۔ از بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔ عنایت فرمائے بندہ مولوی کوثر علی صاحب سلمہٗ۔
بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند بندہ بعافیت ہے اور شکر حق تعالیٰ کا کرتا ہے بعد انتقال والدہ حافظ مسعود احمد کے
انداز طبیعت کا کچھ بدل گیا ہے نہ بظاہر الم صدمہ معلوم ہوتا ہے اور نہ کچھ تندرستی کے آثار ہین ایک حیرانی سی
ہے اور پھر تقدیر پر حوالہ کر کے صبر کرتا ہے۔ اپنے توحشات تو موجب پریشانی تھے اپنے دوستون عزیزون کے
ترددات سے بھی رنج ہوتا ہے۔ یہ دنیا سخت دار اکدار ہے کہ ہرگز رہائی اس سے نہین ہوتی بجز اسکے کہ
سب امور کو ترک کر کے علیحدہ ہو جاوے میرے دوستون کو جسکو چاہو سلام مسنون کہدیوین۔ اور سید حسن اور
اُسکی والدہ کو بھی تحیات اسلامی پہونچا دیوین حافظ احمد صاحب بھی حیدرآباد دکن گئے ہین اُن سے ملنا اور اُن کے
خط مین اپنا حال لکھنا وہ وہان پہونچکر ضرور اپنا حال لکھین گے فقط حافظ مسعود احمد کا بھی سلام مسنون
پہونچے فقط والسلام مقدمہ مسجد جامع گنگوہ کا جو الہ آباد مین دائر تھا فیصلہ ہو گیا اہل اسلام کو فیصلہ ملا
اسکی خبر اگر کوئی پوچھے تو کہدیوین کہ موجب نصرۃ الاسلام و فرحت مسلمین کا ہے فقط والسلام مورخہ ۲ رجب
(۵۲) از بندہ رشید احمد عفی عنہ مولوی کوثر علی صاحب سلمہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند آپکا خط آیا حال
دریافت ہوا بندہ کو اعمال وغیرہ مین کچھ دخل نہین مگر آپ کے کہنے سے لکھتا ہون کہ ایک جدے پرچہ پر یہ لکھا
ہوا ملفوف ہے اُسکو چینی کی رکابی پر لکھو اور پانی یا کسی عرق گلاب یا کیوڑہ مین دھو کر ہر روز پلا دو اور اس

اسم کے ساتھ سورہ فاتحہ معہ بسم اللہ کے بھی لکھا کرو اور ایک تعویذ ہے اسکو اُنکے بازو پر باندھ دینا حق تعالیٰ فضل فرماوے یہ تو کر و گے ہی مگر ایک نسخہ بھی لکھتا ہون اسکا بھی استعمال کرین فقط حافظ احمد حسین صاحب کا خط پھر کوئی نہین آیا اور باقی سب حالات بدستور ہین کوئی لکھنے کے قابل نہین ہے۔ مگر مولوی خلیل و مولوی محمود حسن کو مولوی منور علی میرٹھ لے گئے اور مولوی عبد السمیع کو ملا دیا۔ پرسون مولوی عبد السمیع گنگوہ آئے تھے مجھسے ملے مگر کوئی عذر معذرۃ نہین کیا مصافحہ سلام بات ہوئی جیسے پہلے ہوتی تھی۔ مجھسے تو ملے مگر نہ معلوم کہ حکیم صاحب سے رام پور مین ملے یا نہین۔ خود بندہ نے اِس امر کو ذکر نہین کیا نہ اُنہون نے کچھ کہا چونکہ وہ میرے پاس قدر ایک گھڑی کے بیٹھے پھر وہ جہان پہلے اپنے رشتہ دارون مین آئے اور ٹھیرے تھے وہین رہے زیادہ نوبت کلام کی نہین آئی۔ مولوی عبد اللہ قصد حج کا کرتے ہین آج ۲۲ شنبہ مجھسے آکر رخصت ہو گئے ہیں دوم شعبان تک قصد روانگی معہ اہلخانہ رکھتے ہین۔ حکیم احمد سعید نے مجھکو لکھا کہ مولوی مشتاق حسین نے یہ جواب دیا کہ تقرر منصب میرے اختیار مین نہین معذور ہون۔ بندہ دعا کرتا ہے کہ حق تعالیٰ رحم فرماوے تمکو سب کا سلام پہونچے میرے کسی واقف سے جو ہو خیریت اور سلام مسنون کہدیوین اگر ہو۔

(۵۳) از بندہ رشید احمد عفی عنہ عنایت فرمائے بندہ مولوی کوثر علی صاحب سلمہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرماوین آپ کا خط آیا حال دریافت ہوا حق تعالیٰ تمکو جلد حیدر آباد سے رہا کر کے مکہ معظمہ پہونچا دیوے آمین دعا سے دریغ نہین مگر سب امور اپنے اوقات پر موقوف ہوتے ہین فقط والدہ سید حسن کو بعد سلام مسنون فرما دیوین کہ بندہ تو تمہارا دعا گو ہے مگر جب خود ہی کچھ نہون تو دعا میری کیا ہو بہر حال جو کچھ ہے دعا سے دریغ نہین ایک تعویذ ملفوف ہے عزیز سید حسن کے گلے مین ڈال دیوین باقی دعوات کرتا ہون فقط مولوی صاحب اگرچہ دریا کے طغیان کا اندیشہ ہے مگر جو سامان ہو جاوے تو مکہ معظمہ چلا جانا اس دار کفر سے نکل جانا بہت ضرور ہے۔ طمع دنیا کی سزا تھی جو کچھ ہوا یہ حق تعالیٰ کا نہایت احسان ہے کہ تمکو یہان ہی پاک کر دیا محبت حق تعالیٰ کیواسطے کثرت ذکر بفراغ خاطر نہایت موثر ہے مگر بیٹھ کر ہو سکتا ہے حیدر آباد مین کچھ نہین ہو سکتا فقط والسلام مولوی عبد الرحمن صاحب کا حال دریافت ہونے سے مجھکو سخت ملال ہوا حق تعالیٰ اُنکو سب تکالیف سے پاک فرما دیوے اپنی کچی بے سروپا دعا سے جو کچھ ہے اُنکے واسطے دریغ نہین مگر مقدر کے سامنے کچھ کارگر نہین ہوتا اُنکو میرا سلام مسنون فرما دیوین اور جسکو چاہو سلام فرما دینا فقط حافظ مسعود احمد کا بھی سلام پہونچے۔

(۵۴) از بندہ رشید احمد عفی عنہ عنایت فرمائے بندہ مولوی کوثر علی صاحب سلمہ بعد سلام مسنون مطالعہ

فرمایند بندہ مع الخیر آپکا دعا گو ہے آپ یہان سے کیا کیا وعدہ کر کے گئے تھے مگر کسی امر کا ظہور وفا نہوا یہ تو دریافت ہوا کہ آپ جانے کے ساتھ بیمار ہو گئے مگر سال کا سال گزرا کچھ پتا نہ لگا نہ یہ معلوم ہوا کہ خود تمپر کیا گزری اور نہ حال براہین کے رد وقبول کا دریافت ہوا افسوس یہ ہے کہ مولوی رحمت اللہ صاحب کی نظر جاتی رہی ورنہ اُن سے توقع تھی کہ بغور ملاحظہ فرما کر جس امر پر مواخذہ فرماتے یا قبول فرماتے اطلاع ہو جاتی کیونکہ رسوم بدعات کے باب مین و مجلس مولود کے باب مین جو کچھ مولوی خلیل احمد سلمہ نے براہین مین لکھا ہے وہ ہی عقیدہ بندہ کا ہے اور سب ہماری جماعت کا اور جو کچھ انوار ساطعہ مین عبد السمیع نے لکھا ہے وہ افراط تفریط سے مملو ہے کہ حد سے بڑھ گیا ہے تو مولوی رحمت اللہ صاحب سے محاکمہ ہو جاتا کہ وہ عالم ہین مگر یہ امر تقدیر سے پیش آیا۔ یہ بھی جانتا ہون کہ تمکو فرصت نہین خصوصًا موسم حج مین سو اگر بعد موسم حج کے بتسے ہو سکے اور مولوی صاحب قبول بھی فرمالیوین تو ساری انوار ساطعہ اور براہین قاطعہ اُنکو بتدریج سُنا کر جس جس موقع کو وہ رد وقبول سے مدلل فرما دیوین تو کیا عمدہ ہو جاوے ورنہ خیر جو کچھ ہوا سو ہوا اور جو کچھ ہو ویگا سو ہو ویگا بندہ کو تو اسکی کچھ پرواہ نہین کہ خلق بُرا کہے مگر اس امر مخالفت کا ہونا البتہ بُرا معلوم ہوتا ہے اب عبد السمیع کی مخالفت بہت درجہ بڑھ گئی اور یہ عہد باہم سب مبتدعین کے ہو گیا ہے کہ خواہ کوئی کچھ لکھے رشید احمد کے نام سے سب وشتم کرو ایک شخص نے بمبئی سے یہ لکھا ہے سو واللہ کہ اسکا کچھ اندیشہ نہین کرتا ہون مگر اُسکی مخالفت کا بیان کرتا ہے کہ رات دن اسی فکر مین رہتا ہے اور پورب دکھن بنگالہ پنجاب جہان جہان مبتدعین ہین اُن سے مکاتبہ وطرح طرح کے قصہ کھڑے کرتا ہے فقط والسلام اپنے گھر مین سلام دعا کہدیوین اور جو پرسان حال ہو اُسکو بھی فقط یہان کے سب لوگ سلام مسنون کہتے ہین مورخہ ۲۲ رمضان پنجشنبہ۔

یہ حامل رقیمہ ———— بندہ کے مخلص ہین انکو اپنے رباط مین جگہہ دیوین یا دوسری جگہہ انکے قیام کی صورت کر دیوین شاید حضرت سلمہ کے مکان پر جگہہ نہ رہی ہو اور چونکہ یہ گرم مزاج ہین اور وہان لوگ بندہ پر تعریضات کرتے رہتے ہین اگر یہ وہان ہوئے تو ضرور اندیشہ فساد کا ہے لہذا وہان قیام انکا پسند نہین کرتا ہون آیندہ جیسا مناسب ہو۔

(۵۵) از بندہ رشید احمد عفی عنہ بخدمت عنایت فرمائے بندہ مولوی سید کوثر علی صاحب زاد عنایتہم۔ بعد سلام مسنون الاسلام مطالعہ فرمایند بندہ بمنہ سبحانہ بخیریت ہے عافیت احباب کی دعا کرتا ہے بندہ نے آپ کے بمبئی روانہ ہونے کے بعد حسب التحریر آپ کے مولوی امیر حسن صاحب کو خط لکھا تھا کہ نوٹ جو آپکو مولوی کوثر علی

صاحب کے پاس پہونچانیکی غرض سے دیئے گئے تھے وہ بندہ کے پاس واپس روانہ کردو اوسکے جواب
مین کسیقدر دیر کے بعد اونہون نے بندہ کے پاس خط بھیجا کہ وہ روپیہ بذریعہ تار مولوی کوثر علیصاحب
کے پاس پہونچادیا گیا ہے اور اوسمین ایک خط آپکا بھی تہا کہ جسمین لکہا تہا کیقدر پریشانی و تاخیر کے بعد روپیہ
بتمامہ وصول ہوگیا مگر چونکہ آپکے خط کو مین نے نہین شناخت کیا بوجہ اسکے کہ مجھکو نظر نہین آتا اسلئے اس
مین تامل ہے کہ آیا وہ آپکا ہی لکہا ہے اور روپیہ آپکو وصول ہوگیا یا اسمین کچہ دہوکہ ہوا ہے آپ بندہ کو اس
روپیہ سے مطلع کرین کہ رفع تردد ہو برادکی نسبت پہلے خط مین لکہہ دیا گیا تہا چاہئے دوان کیطرح دس روپیہ
سے زاید کا نہ خریدین بلکہ جہانتک خوبصورت اور عمدہ دستیاب ہو اور بنا ہونا چاہیئے کم از کم بارہ تیرہ روپیہ
کا اور حد سے حد پندرہ روپیہ کا خرید کر حافظ قمر الدین صاحب امام مسجد جامع سہارنپور کے سپرد فرمادین اور
اون سے قیمت بھی لیلین دوسرے شخص کو نہ دین تاکہ وصول ہونے مین دیر اور حرج نہو یہان سے قیمت
اونکو بعد اون کے یہان تشریف لانیکے دیدیجاویگی اور اپنی خیریت مع عیال کے اور رسید مبلغان بہمدست
کسی حاجی کے تحریر فرماکر ضرور بھیجدین اور ڈانک مین ترسیل خط کا قصد نکرین بخدمت مرشدی سلمہ و حافظ
احمد حسین سلام مسنون۔ بندہ کا عرض کردین مین ان حضرات کی خدمات مین خط پہلے بہیج چکا ہون اب
کوئی امر تازہ اسکے سوا نہین کہ میری آنکہہ مین روز بروز نظر کی کمی اور مرض کی زیادتی ہوتی جاتی ہے۔
حافظ قمر الدین صاحب سے یہہ کہدین کہ چھ روپیہ جو بابت قیمت چاسکوان وغیرہ آپ سے لیا جاتا ہے
اگر آپکو اس روپیہ کی ضرورت بمبئی مین لینے کی ہو تو مجھکو پہلے سے اطلاع کردین کہ مین اوسکے بمبئی مین
آپکو وصول ہوجانیکا انتظام کردون اور اگر چنداں حاجت نہو تو یہان پونہچنے پر دیدیا جائیگا۔ بندہ کی
طرف سے اپنے گھر مین اور سید حسن کو دعا کہدین۔ حافظ مسعود احمد بخیریت مین آپکو اور حضرت کو انکی
طرف سے اور حاجی احمد حسین کو سلام مسنون پونہچے اور حافظ قمر الدین صاحب اور جملہ واقفین کو بندہ کی
طرف سے سلام مسنون پونہچادیوین۔

بنام حکیم عبد العزیز خان بنجلاسوی رحمۃ اللہ علیہ

(۵۶) برادرم حکیم عبد العزیز خان صاحب۔ دام حلمکم۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند آپ کا خط آیا حال
معلوم ہوا۔ مقتضائے خط حاجی محبوب بخش سوداگر کا یہ ہے کہ دسوین تاریخ کو یہان سے روانہ ہوجاوینے
مگر مینے ایک خط بمبئی کو روانہ کیا ہے اوسکے جواب کی انتظاری ہے جب وہان سے جواب آیا تو فوراً تاریخ

مقرر کر کے آپکو اطلاع دونگا اوسوقت آپ سہارنپور مین تشریف لے آوین اور سامان سب مجتمع کر لینا چاہیئے والدہ محمد رمضان مرحوم کا نہ جانا تو آپکی تحریر سے معلوم ہوا اور ہمشیرہ خورد کا نہ جانا پہلے خط سے معلوم ہولیا تہا میان خیر سرت خان رامپور کی راہ سے تشریف لے گئے مجھسے ملاقی نہین ہوئے مگر خط آپکی ہمشیرہ صاحبہ کا میرے نام کا جو تہا وہ نانوتہ مولوی محمد قاسم صاحب کو دے گئے تھے وہ میرے پاس پہونچا جسکا مضمون یہ تہا کہ اسکے سال چلنا معلوم نہین ہوتا اگر ہوسکا تو چلون گی حاصل اوسکا نہ جانا معلوم ہوتا ہے فقط۔

غلہ جو حاجت سے زاید ہے فروخت کرنا مضائقہ نہین اور اڑہائی سو روپیہ کے زیور کے شاید اب دو سو روپیہ وصول ہون اگر کوئی اوسیر بطور رہن کے زیادہ دیدیوے تو بہتر ہے مگر سودی نہ ہو بہرحال اگر دو سو روپیہ بھی ہوجاوے تو قدر خرچ کو کافی ہوجاوے گا۔ اس عاجز کا سامان خرچ سفر بفضلہ قدر کفایہ ہوگیا فقط ظروف حاجت کے ہونے ضرور ہین اور مجکو ضروریات سفر کی خبر نہین کہ کیا چاہیئے پہلی دفعہ ایسا ہی دوسرون کے سہارے پر گیا تہا اب بھی ایسا ہی تکیہ کر رہا ہون غرض اشیاء ضروری لینی ضرور ہین مگر بار گران کو سفر مین بندہ پسند نہین کرتا خفیف سامان بہتر ہوتا ہے فقط والسلام حافظ صاحب سلام علیکم کہتے ہین عبدالمجید کو سلام اور سب احباب کو۔

(۵۷) عنایت فرمایم حکیم عبدالعزیز خان صاحب سلمہ بعد سلام مسنون عرض آنکہ آپکا عنایت نامہ آیا ایک خط تین چار روز ہوئے کہ روانہ کر چکا ہون غالباً پہونچا ہووے اور اوس سے کچھ حال بندہ کا معلوم ہوجاوے گا اب اس دوسرے خط آنے سے آپ کا ضعف و نقاہت معلوم ہوا سو بندہ کے نزدیک آپکو تو کسی وجہ سفر مناسب نہین کیونکہ اول تو تم نقیہ ہو کہ صعوبت سفر اوٹھانی دشوار دوسرے ملک عرب کی خود آب و ہوا تمہارے مزاج کے مخالف بہر تیسرے ایسی حالت مین سفر دراز کرنے مین عود مرض کا اندیشہ ہے کہ آپکو اور ہمراہیون کو سخت پریشانی کا موجب ہے تو ایسی صورۃ مین سفر ہرگز مناسب نہین اگرچہ مرض سے سبکو پریشانی ہوتی ہے مگر فرق ہے آدمی تندرست جاوے اور تقدیر سے مرض پیش آوے کہ یہ تو مضائقہ نہین کہ یکے اختیاری نہین اور یہ کہ خود مرض کی حالت مین جاوے کہ اسمین خواہ مخواہ گویا مصیبت اپنے ہاتھون اپنے اوپر لینا ہے لہذا آپ کے واسطے تو قطعاً فسخ عزیمۃ چاہیئے اور مع الخیر اگلے سال پر رہے رہا یہ بندہ وسو پہلے بھی عرض کیا تہا اور اب بھی کہ بسبب مرض سابق کے کمی ہمت ہے مگر اب

جو کچھہ تخفیف ہوتی جاتی ہے تو ہمت قوی ہوتی جاتی ہے اور حضرت کا ارشاد اشتغال سفر دینا ہے اور ماموں
محمد شفیع صاحب جب شوق طلب حضرت مرشد سلمہ بیان کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ تو کسیطرح چلا ہی جا
اگر شدۃ مرض کا اندیشہ نہوا اور در صورت ارادہ وہ مدد خرچ کی تسلی دیتے ہیں تو اب یوں عزم ہو رہا ہے
کہ ذی قعدہ کے اول میں اگر عزم پختہ ہو ہی گیا تو ماموں صاحب سے انکا وعدہ کا خرچ لیکر چلا جاؤنگا
پھر اگر تا بمبئی مجکو کچھہ کلفت نہ ہوئی تو آگے سبقت کرونگا اور اگر اس سفر بمبئی میں موقع و مناسب نہ ہوا اور ہمت
نہ بندہی اور آگے جانا مشکل معلوم ہوا تو واپس چلا آونگا اس ہی واسطے کسی کو جانے کی اطلاع نہیں
کرتا ہوں کہ اگر مریدوں نے کچھہ خدمت تواضع کی اور پھر واپس چلا آیا تو عبث مطعون ہونا پڑے گا کہ روپیہ لینے
کے واسطے یہ بات مشہور کی تھی چپکے جاؤں گا اور اس عرصہ میں حال جہاز اور کرایہ بھی دریافت ہو جاوے گا
کیونکہ ۱۱ شوال کو قافلہ دیوبند روانہ ہوا ہے اونکو بتاکید کہدیا ہے کہ وہاں کا سب حال دریافت کر کے مطلع کریں
اور جو اوائل ذیقعدہ میں ہمت نہ ہوئی ضعف کے سبب یا حالات جہازوں کے سبب تو بس مقیم وطن رہوں گا اپنا
تو یوں قصد ہو رہا ہے مگر تمکو ایسی حالت میں سفر ہرگز مناسب نہیں جانتا ہوں اور ماموں صاحب نے کہدیا ہے
کہ اگر تو جاوے تو جسقدر روپیہ درکار ہو گا مجھسے طلب کر لینا اون سے روپیہ لینے میں مجکو یوں بھی اندیشہ نہیں کہ اگر
واپس چلا آیا تو طعن کرینگے کیونکہ وہ تو میرے پدر مشفق کی جگہہ ہیں مگر اور کسی سے یہ کرتے شرم آتی ہے اس ہی واسطے
جو کوئی پوچھتا ہے یہ کہتا ہوں کہ میرا قصد نہیں فقط سمجھہ لو تمنائے مکہ مرجانا بھی مکہ والوں میں محشور کراویگا تو حالت
مرض میں جانا مناسب نہیں اور مجکو روز بروز کچھہ قوۃ اور ہمت بڑہتی جاتی ہے گو بالکل صاف نہیں ہوں فقط
والسلام سب کا سلام پہونچے مسعود تندرست ہو گیا۔

(۵۸) عنایت فرمایم حکیم عبد العزیز خان دام اشفاقہم۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند آپکا خط مژدہ بخش صحت
پہونچا بحمداللہ بہت بہت فرحت ہوئی اور شکر بخدا تعالی کا بجا لایا مجکو اپنے مرض کا اسقدر رنج نہ تہا جس قدر تردد آپ
کی تکلیف کا تہا مگر شکر ہے کہ اس احقر کو بھی شفا ہوئی اور آپ کو بھی حق تعالی نے صحۃ عطا فرمائی اگرچہ افسوس ہوتا ہے
کہ اس سال قدمبوس حضرت مرشد سے حرمان ہوا مگر اسمیں بھی بہت سے اسرار و حکمۃ تھے کہ ہماری نظر اوس سے
قاصر ہے مولوی خلیل احمد کا خط ۵ ذی الحجہ کا لکھا ہوا مکہ سے آیا جمعہ کا حج ہوا اور اس سال بہت مجمع حجاج کا ہوا
کرایہ ٹکٹ کا سو روپیہ تک ہو گیا تہا اور بہت سے حجاج بمبئی سے واپس آئے ٹکٹ جہاز کا نہ ملا مولوی خلیل احمد اور
قافلہ امیٹھہ کا اور دیوبند کا سب لوگ مکان حضرت مرشد نا میں فروکش ہوئے حضرت کے مزاج کی خیریت لکھی

ہے خود حضرت کا نامہ عالی حجاج کے ہاتھ آویگا بعض لوگ جنکے پاس خرچ قلیل تہا وہ بمبئی سے لوٹ چلے گئے مگر جدہ سے مکہ تک فی شتر پانچ ریال کرایہ ہوا اور عرفات کا کرایہ بھی پانچ ریال اور مشہور تہا کہ مدینہ کا کرایہ چالیس ریال بدوی مانگتے ہین نہ معلوم کسقدر پر فیصلہ ہوا کثرۃ حجاج سے سب شئے گران ہوگئی ۲۰ ذی الحجہ روانگی مدینہ طیبہ کی لکہی تھی بہرحال اس خط سے اور دیگر خطوط سے جو مکہ سے آئے خیریت مزاج حضرت مرشدنا اور سب اہل قافلہ و احباب کی معلوم ہوکر فرحت ہوئی ایدہر آپکا فرحت نامہ آگیا اب میرا حال بھی اچہا ہے تو اب ہر طرف سے خبرین سرور کی آتی ہین دنیا عجب کارخانہ عجیب ہے کہ گاہ ملال و رنج کا زور ہر طرف سے ہوتا ہے گاہ سرور کا زور شور رہتا ہے یہ حال انقلاب آثار کیا قابل اعتبار رکہا جاوے معتبر وہ امر ہے جسکو بقا ہووے اور دائما سرور و راحت کا موجب ہووے تو وہ بجز رضامندی اپنے مالک تعالی شانہ کے اور کوئی شئے نہین جسکے نصیب ہوجاوے تا یار کرا خواہد و میلش بکدام است رزقنا اللہ تعالی وایاکم آپکے خط کا جواب اوس ہی روز لکہنے کا قصد تہا مگر چونکہ آپ نے اپنا تنجگڑھ جانا اور بعد ہفتہ واپس آنا لکہا چند روز وقفہ کرکے آج روز پنجشنبہ ۲۳ ستمبر کو خط لکہتا ہون فقط والسلام۔

(۵۹) حکیم عبدالعزیز خان صاحب السلام علیکم - پچہلے خط مین آپ نے درباب پسر عبدالنبی خان لکہا تہا دعا سے تو دریغ نہین مگر امراہ سے بخدا میرا دل گھبراتا ہے بس وہین اونکی طمانیت کردیوین کہ دعا کرتا ہی یہان نہ لاوین دور دور سے ہی اونکی تسلی رکھین فقط والسلام۔

(۶۰) حکیم عبدالعزیز خان صاحب۔ السلام علیکم - آپکا پہلا خط مع مولوی اسمعیل کے آیا اب کیا لکہون کہ مولوی اسمعیل کو فقط زبانی باتین سنکر خیال پک گیا اور وہ فقط اوسکی ظاہری باتین تھی چنانچہ مفصل لکہہ چکا ہون اب دوسرا خط آپکا آیا الحق یہ بیس روپیہ مجکو لینا سخت معلوم ہوتا ہے کہ اس وجہ سے لیا جاوے میرے دلکی خواہش یہ ہے کہ اسکو واپس کردون مگر تم ایسا کچہہ لکہتے ہو اب پہر بار بار لکہنا تو فضول ہے مگر اسقدر محقق ہے کہ لاریب آپکو بوجہ حضرت کے بندہ سے خیال ہے اور خود یہ ناکارہ خود غرض ہے نہ کسی کی بہلائی مجہسے ہوسکے نہ کسی کے کام کا ہون اگر زبانی دعا کردی تو کیا ہوا آپکو جو کچہہ مجہسے خیال ہے وہ محض حسن ظن اور مین اپنے اندر کو جانتا ہون کہ اپنی محبت اور غرض سے پُر ہے تم تو دوسرے درجہ مین الحق کہ خود حضرت مرشدنا سے بھی مجکو جیسی چاہئے اعتقاد و محبت نہین [illegible] حضرت کے بھی عرض کردیا تہا کہ آپکے سب خادمون سے اسبات مین کم ہون ہر شخص کو کسی درجہ کی آپکی محبت ہے اور اعتقاد مگر مجہہ نالایق کو کچہہ بھی نہین اور یہ اسواسطے ذکر کیا تہا کہ نفاق اپنا ظاہر کردون اور حقیقۃ الحال کو عرض

کر دیوین سو اب دیکہو کہ جب خود اوس شخص مبارک سے کہ جسکے پاپوش کی بدولت دنیا مین عزت ہو رہی ہے اور
یہ توجہ آپکو جسے اوسکے ہی ساتھہ اپنا یہ حال ہو تو پہر اور کوئی تو دوسرے درجہ مین ہے پس جب یہ حال خوا اپنا
اپنے دوستون کے ساتھہ ہوا تو کسطرح مین ہدایا اپنے حوصلہ سے زیادہ قبول کرون رد کسی خیال مین اور
اپنا کچہہ اور حال تو اب کیا کہون نہ کہہ سکتا ہون نہ چُپ رہ سکتا ہون اسقدر پہر لکہتا ہون کہ یہ روپیہ
تمہاری غرض مین خرچ نہ ہوا تو اب ایسی حالت مین اگر قبول کر لو تو بہتر ہے آخر ہر روز لئے جاتا ہون اور فی الواقع
یہ امر مقرر ہے کہ مجکو کسی محسن دوست عزیز سے آشنائی نہین اپنے دل مین اپنی راحت وغرض اسقدر جاگزین
ہے کہ نہ کسی کے رنج سے رنج ہے نہ کسیکی فرحت سے فرحت ہر دم اپنی ہی غرض درپیش ہے اگرچہ اس اپنے
حال زار سے نادم ہوتا ہون مگر طبعی بات کو ندامت سے سود نہین ہوتا شرمندہ ہوتا ہون اور پہر وہ ہی خبیعت سرزد
ہوتی ہے تو اب اگر آپ چشم پوشی کرین تو بہتر ہے ورنہ کیا کرون حق تعالی آپکے حسن ظن سے میرے ان اخلاق
نازیبا کو زائل کر دیوے اور تہوڑی سی عقیدت اپنے مرشد کی اگر دیدیوے تو پہر برادران دینی سے البتہ کچہہ
الفت ہو جاوے ورنہ قیامت کو میری حقیقت منکشف ہو کر اندیشہ ندامت ہے اس ہی واسطے اب ظاہر کرتا
ہون کہ میرا نفاق ظاہر ہو جاوے کہ دوست یون جانتے ہین کہ یہ ہمسے محبت کرتا ہے اور مین بالکل اونکی
طرف سے غافل اپنی غرض مین مبتلا ہون سوا اے برادر دین تمسے بھی توقع ہے کہ میرے واسطے اس امر
کی دعا کرو کہ حق تعالی مجہکو اپنی حب دیوے تو اوسکے حب سے حب اوسکے اولیاء کی ہووے اور پہر اوس
حب سے حب برادران دینی کی ہووے ورنہ جسقدر میری کوئی شکایت کرے بجا ہے مین خود مقر ہون اور
اپنا حال جانتا ہون۔

اور یہ بھی ضرور ہے کہ جب آدمی کو رنج ہوتا ہے تو خلاف توقع سے ہوتا ہے کہ جہان آدمی توقع کسی امر کی رکہتا
ہے اور وہ توقع برآمد نہین ہوتی تو رنج ہو جاتا ہے اس ہی واسطے غیرون سے رنج کم ہوتا ہے اور عزیزون اور
دوستون سے رنج ہو جاتا ہے کہ اون سے توقع بہلائی رکہتا ہے جب بہلائی وقوع مین نہ آئی رنج ہوا خلاف
توقع ہونے کے سبب دل پر صدمہ ہوا سو چونکہ اپنے آپ سے مجکو خود توقع نہین کہ کسی سے سلوک کرون
اور اپنے آپ قابل دوستی کے نہین جانتا تو الحق اگر کوئی میری شکایت کرے تو مجکو بری نہین معلوم ہوتی
کیونکہ اپنے آپ کو ایسا ہی جان رہا ہون اور کسی کی شکایت کو بجا جانتا ہون کیونکہ میرے افعال ظاہری
پر وہ لوگ ضرور ہو کر مد مجکو اپنا دوست جان گئے پہر جب معاملہ خلاف پیش آیا تو ضرور شکایت ہونی چاہیے

سواب آپ سنو کہ سہارنپور کا آنا یا پھلاسہ پہونچنا ایسا کیا مشکل تہا اگر اپنی غرض سے جو دل پر تہا سو حیلہ حوالہ
پیش کردیئے تو یہ آپکی کمی توجہ کا باعث نہین تم تو حضرت کی محبت وعقیدۃ کے ظل سے اس ناکارہ پر
توجہ تام رکہتے ہو تم مین کوئی قصور نہین سراسر کوتاہی بندہ کی ہے اب مین صاف صاف لکھتا ہون کہ اگر خود حضرت
مرشدنا کو کوئی خدانخواستہ تکلیف پیش آوے تو بخدا مجکو توقع اپنے نفس سرکش سے یہ نہین کہ اونکی خدمتہ
گذاری مین ذرا بھی تکلیف گوارا کرے سو یہ میری شامتہ اعمال ہے کسی کا کیا قصور حضرت کی عنایات سے تو
مین دنیا مین سب کچھ مشہور ہوگیا اپنا کیا علاج کرون اسے خدا اگر آخرۃ مین اسکا دسوان حصہ بھی نصیب
ہوجاوے تو میری برابر کوئی صاحب نصیب نہین مگر چونکہ دنیا ظاہر ہے اور آخرۃ مین باطن ظاہر ہوجاویگا
وہان کچھ بھی تو توقع نہین بندھتی الہی توبہ توبہ بس ختم کرتا ہون اور ایک یہ بھی کہتا ہون کہ تمنے مولوی پیر محمد خان
سے شکر رنجی کا قصہ لکھا مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ کیا وجہ ہوئی باہم شکر رنجی اچھی نہین گا ہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ
قصور فہم ہوجاتا ہے بات کچھ ہوتی ہے اور فہم مین دوسری طرح آجاتی ہے تو صفائی عمدہ بات ہے جب
آپ ظاہر لکھہ دیوین اوسوقت پیر محمد خان سے پوچھون اور زیادہ اب آپ کو بھی نہین لکھہ سکتا کہ بیمار ہوگیا
تکلیف دون فقط اہل پھلاسہ کی دشمنی پر صبر کرنا لازم وہ جو کچھ کرتے ہین اپنے واسطے کرتے ہین عبدالمجید خان
کا البتہ افسوس آتا ہے کہ وہ کیون ایسا کام کرے جس سے آپ کو ناخوشی ہو مگر ایک نصیحتہ آپکو بھی لکھتا ہون
کہ حتی الامکان دوسرے کے فعل کی تاویل حسن کرنا اور جہان تک ہوسکے دوسرے کی بات کو بھلائی پر حمل کرنا
اچھا ہے اور تہوڑے سے قصور پر چشم پوشی کرنا عمدہ ہے اسمین آپ کو بہت راحتہ رہے گی اور دشمن کے
فعل کے بدلے نیکوئی کرنا تو بہت عجیب بات ہے کہ ہر ایک کا کام نہین فقط ان فقرات کو اسی طرح نہ جاننا کہ
آپ پر طعن ہے یا عبدالمجید کی طرفداری ہے بلکہ تمہاری راحتہ ہی کے خیال سے لکھتا ہون ان فقرون سے
ناراض نہ ہونا اور ان فقرات کی تصدیق حضرت مرشدنا سے کرانا کہ یہ فقرات مجسے عمل مین نہین آئے آپکو لکھتا ہون
بھلا آپ ہی عمل کرین یہ قدیم نصیحتین ہین فقط والسلام۔

(۱۴) عنایت فرمائے بندہ حکیم عبدالعزیز خان صاحب دام عنایاتہم بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند مہربانی
نامہ پہونچا اور شدۃ بخار کی تخفیف جو لکھی تھی اوس سے طمانیتہ ہوئی۔
در باب شغل مذکور جسطرح ہوسکے خواہ شکل مطلوب بشکل مرشدنا ہو خواہ شکل مرشدنا بصورۃ مطلوب ہو کر غرض
اوس تصور کے ساتہہ خیال شریف حضرت سلمہ رہے اور اگرچہ قوۃ تخیل او ضعف حافظہ ہے مگر جسقدر ہوسکے کرتے

رہو کسی بات کا کچھ خیال نکرو اور بعد ایک ماہ کے جو کچھ کیفیت اس شغل کی ہو اوس سے اطلاع دو۔
دوسرا امر یہ ہے کہ گستاخی اور بے ادبی کا دھیان نکرنا۔

اس عاجز کا ابنا لہ باین خیال آنا بظاہر دشوار ہے اس وقت یہ خیال ہے کل کی خبر نہین کہ کیا ہوگا اور آپکے
واسطے اگر یہ وہان مقرر ہون باین شرط کہ غربا کا علاج کیا جاوے اور امراء سے بطور خود حسب عرف
لیا کرو کچھ مضائقہ نہین اور اگر یہ شرط ہے کہ بعد اس تنخواہ کے کسی سے کچھ نہ لو اسکو مین پسند نہین کرتا ہون
آیندہ جیسی رائے ہو غرض اس چندہ کی تنخواہ مین تو کچھ عیب نہین مگر مقدار قلیل پر قناعت آپ سے مشکل
ہے اور گذارہ دشوار پس اسباب کا خیال کر کے اگر لو کچھ مضائقہ نہین اور حالات آمدنی جب تک
کہ قیام دو چار ماہ کا نہ ہو معلوم نہین ہو سکتا اور آپ کا قیام اتنک وہان کچھ ہوا نہین اگر بقدر گذران
وہان حاصل ہو سکے تو بے قیدی بہت عمدہ شے ہے ورنہ روزگار کرنے کا کچھ عیب نہین فقط والسلام

(۶۲) از بندہ رشید احمد عفی عنہ گرامی خدمتہ حکیم عبد العزیز خان صاحب سلمہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند
آپکا خط بدست میانجی عبد اللہ صاحب آیا تھا اور زبانی بھی حال معلوم ہوا بندہ کو وہ بخار جو ایک دیر تک
رہا تھا شدہ شدہ سرما مین رفع ہو گیا تھا البتہ اب بیس روز کے قریب سے بعد ظہر ایک کیفیت بخار جیسی ہو کر عصر کے
وقت اعضا شکنی اور درد سر گاہ زیادہ گاہ کم ہو جاتا ہے مگر اسکو تکان پر حمل کرتا ہون کہ طلبہ کے درس کا بہت
تکان ہو جاتا ہے چندان تکلیف نہین البتہ سستی رہتی ہے کہ کام بتکلف کرتا ہون فقط دو ماہ کے قدر ہوا
ایک خط حافظ احمد حسین کا آیا تھا کہ اوسمین خیریت مزاج حضرت سلمہ کی بھی لکھی تھی یہان ایک مہمانسرائے کی
تجویز ہوئی ہے جسمین غربا آدمی فروکش ہوا کرین اور جب تک انکو مکان ملین اوسمین ہی رہین اوسکے اشتہارات
طبع ہو کر آئے ہین اور تخمین اس مکان کی چار لاکھ روپیہ کے قریب ہوئی ہے حافظ احمد حسین مہتمم اس کام کے
بتجویز شیخ الہند اور جملہ اہل شوریٰ سے مقرر ہوئے ہین۔ فقط

(۶۳) عنایت فرمایم حاجی عبد العزیز خان صاحب سلمہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند یہان ۲۹ کا شعبان
ہوا بسبب ابر غلیظ کے چاند نظر نہین آیا اگر دو آدمی چاند دیکھنے والے معتبر نمازی صالح ہین تو تم بعد ۳۰
روزہ کے افطار کر سکتے ہو مگر اسمین سخت بد انتظامی ہے یہان بھی اخبار آتے ہین مگر کوئی قابل طمانیت نہین تو اگر
اوس تاریخ مین ابر رہا اور چاند نظر آیا تو روزہ رکھنا اور جو دو دیکھنے والے معتبر ہوشیار ہون تو بھی افطار ظاہر نکرنا
کہ فتنہ ہو جاوے نا اتفاقی سے بہت بچنا چاہئے والسلام۔

(۶۴) عنایت فرمائے بندہ حکیم عبد العزیز خان صاحب شفاہم اللہ تعالی بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند
عرصہ گذرا کہ آپکا خط آیا حال معلوم ہوا آپ کی بیماری سے نہایتہ رنج وملال ہوتا ہے اور دعا بدرگاہ حق تعالے
کرتا ہون اگر قبول ہوجاوے حضرت سلمہ کو جو عرب کو خط لکھا ہے آپکی بیماری کا حال اور طلب دعا بھی اوسمین
لکھدیا ہے - زیادہ بجز دعا کیا لکھون منتظر ہون کہ خبر تخفیف سنون سو دیکھیے کیا مقدر ہے اور تکالیف
داخلی وخارجی عزیز و اجنبی پر بجز صبر کے اور کیا چارہ ہے سب امور اپنے سپرد حق تعالی کے کرنا ہی چاہیے

(۶۵) برادرم حاجی حکیم عبد العزیز خان دام اشفاقہم بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند آپکے دو خط پہونچے برادر
بندہ کا حال مثل طفل ناعاقبتہ دان اور ناواقف اپنی مصلحت کے ہے کہ طفل اپنے والدین سے جو اوسکی خواہش
ہو مانگتا ہے اور اوسپر اصرار کرتا ہے اور روتا ہے اور نہایتہ ملول ہوتا ہے بلکہ اپنے والدین کو اپنے اوپر تعدی کرنیوالا جانتا
ہے مگر والدین اوسکے شفیق ہین ہرگز جسمین اوسکا نقصان ہو قبول نہین کرتے وہی کرتے ہین جو اوسکے واسطے فی الحال
اور مآل کار بہتر ہو ایسا ہی بندہ اپنی خواہش مین مشغوف ہے آخر کی بات اوسکو معلوم نہین کہ اسکا انجام کیا ہوگا
مگر حق تعالی اوسکے لئے وہ ہی کرتا ہے جو خیر ہو اگرچہ بندہ کو ناگوار معلوم ہو اور اپنے واسطے برا جانے اسکا واسطے
حق تعالی فرماتا ہے کہ بہت سی چیز کہ اوسکو تم خیر جانتے ہو اور وہ تمہارے واسطے شر ہے لہذا بندہ کو واجب ہوا
کہ ہر امر پر ٹوٹ کر اسقدر فریفتہ نہ ہو بلکہ اول اپنی خواہش کے طلب مین مشورہ واستخارہ کرے ازان بعد یون
دعا کرے کہ الہی اگر یہ امر میرے واسطے تیرے علم مین بہتر ہے تو مقدر کرے اور جو برا ہے تو میرے دلکو اسطرف سے
پھیر دے اور یہ کام نہ ہووے اب بعد اس تقریر کے مین لکھتا ہون کہ تمکو اس قدر اس کام پر شیفتہ ہونا اور ایسی طرح
سے لکھنا مناسب نہین دعا اسطرح کرو کہ اوپر لکھا ہے اور عمل وہ پڑھو جو پہلے بتایا ہے اور اپنے سب کام حق تعالی کے سپرد کرو فقط

(۶۶) گرامی خدمت حکیم عبد العزیز خان صاحب - اذیت مخلوق پر بجز صبر کیا ہوسکتا ہے فی الواقع مخلوق
محض پردہ پوش ہے سب کچھ قضا و قدر کی طرف سے ہے پس جیسا مرض پر آدمی صبر کرتا ہے اور کسی سے
ملول نہین ہوتا اگر نظر سلیم ہو تو اس اذیتہ پر بھی کسی سے ملال نہ کرے مگر چونکہ آدمی عالم اسباب کا کاربند
ہے ظاہر پر نظر ہوکر موجب الم و ملال ہوجاتا ہے بہرحال حق تعالی رحم فرماوے - فقط والسلام

(۶۷) عنایت فرمایم حکیم عبد العزیز خان صاحب سلمہ السلام علیکم آپکا خط آیا آپکے اس حال سے
مرض مین ایسی مخالفتہ اہل دیہ سے بھی رنج ہوا اگر اندیشہ آبرو کا ہو تو اپنے گھر مین فرض ظہر کے ادا
کر لیجیے جمعہ ایسی صورۃ مین ساقط ہوجاتا ہے اور دوسرے گانؤ مین نماز جمعہ پڑھنے کو جانا ضرور نہین

ناچاری۔ حکم حق تعالیٰ کا ہے کہ سب یک لخت ایسے ہوگئے اور پھر یہ نقصان باغات کا بھی تقدیر سے ہے حق تعالیٰ جو کچھ اپنے بندہ کے واسطے کرتا ہے خیر ہی ہے گو بندہ اوسکی وجہ نہین سمجھتا۔ اب ایک فرحت کی بات لکھتا ہون کہ ایک شخص بریلی کے رہنے والے مولوی محمود حسین نام ہین اُسکے سال حج کو گئے تھے بعد حج کے مکہ مین مقیم ہوگئے اب تیسری شعبان کو مکہ سے چلکر تیسوین شعبان کو بریلی مین پہونچے اونکا جو خط آیا ہے اونہون نے لکھا ہے کہ جناب مرشدنا ہر طرح سے تندرست بعافیۃ تمام ہین اس مژدہ سے ایک فرحت دلکو ہوئی کہ خیریت حضرت کی بے موسم حاصل ہوگئی فقط والسلام۔

۶۸) از بندہ رشید احمد عفی عنہ برادرم حکیم عبد العزیز خان صاحب سلمہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند تم جو لکھتے ہو کہ شاید شکایات ہر طرف سے یہ بندہ تمسے ناراض ہو جاوے سو سنو کہ اول تو تمہاری شکایت بجز تمہاری ہمشیرہ کے کوئی مجھسے نہین کرتا مجکو اونکی شکایات سے تمہارے ساتھ رنجش کی کیا وجہ اور قطع نظر اسکے مین ایسا دیوانہ تو نہین کہ بلا وجہ کے شکوہ سے تمسے ناراض ہون مجکو تمسے ایک تعلق ہے کہ وہ قطع نہین ہوسکتا ہان تمہارے سبب سے یہ رنج ہوتا ہے کہ جب تمہاری کوئی تکلیف کی بات معلوم ہوتی ہے تو دل دکھتا ہے بجز دعا کوئی چارہ نہین صبر کرتا ہون اور دعا کرکر متوقع رفع اوس بلا کا ہوتا ہون ہر چند توقع ہے کہ سب آفات مرتفع ہو جاوین مگر تا رفع البتہ ایک خیال رہتا ہے سو ایسا رنج بھی تمسے ناراضگی کا باعث نہین ہوسکتا مجکو یہ بات کہ جناب مرشدنا کو تمہارے ساتھ الفت ہے سب چیزون سے زیادہ وجہ محبت تمہارے ساتھ ہونے کی ہے اگر تمہاری ہمشیرگان ناراض ہون تو ہون مجکو اون سے چندان غرض نہین اگر ہے تو وجہ خدمت گذاری و بیعت حضرت مرشد سلمہ کے ہے سو جب تمہارا علاقہ بجہت حضرت سے ہے پھر مجکو کیسے رنج و شکوہ سے بحث نہین ہان مین کچھ نہین اور کچھ کر نہین سکتا اور کسی تمہارے امر مین معاونت مجھسے نہین ہوسکتی اور کسی لائق نہین ہون مگر بوجہ حضرت مخدوم کے دل سے تمہارے ساتھ ہون اس بات کو خوب یاد رکھنا اور ایسے واہمہ جو اس خط مین لکھتے ہو کبھی مت لکھنا اور یہ قصہ طویل جو معاملہ ہمشیرہ کا لکھا ہے مجکو اس سے کچھ حاجت نہین اونکے شکوہ کو ہوائی گولہ جانتا ہون بلکہ اگر تمہاری خوشی ہو تو ابکی دفعہ اونکا خط بھی نہ لون بہر حال تم مطمئن رہو۔

اپنا حال یہ ہے کہ طبع برداشتہ ہو رہی ہے دل چاہتا ہے کہ پھر خدمت حضرت مین حاضر ہون مگر ہمت و موقع نہین اب تک سبق شروع نہین کرائے اگر کوئی آیا تو جواب دیا معہذا ضعف ایسا ہوگیا ہے کہ کوئی کام

نہین ہوسکتا فقط والسلام۔

(۶۹) عنایت فرماے بندہ حاجی عبدالعزیز خان صاحب دام اشفاقہم بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند اب مجکو یون یقین ہوتا ہے کہ جب خود جناب حضرت سلمہٗ اسطرت متوجہ ہوئے تو آپکا مقصد برآمد ہووے گا انشاء اللہ تعالی کچھہ گھبرانے کی بات نہین اب تک کوئی ہدایۃ نامہ حضرت کا یہان نہین آیا باقی ہر طرح خیریت مولوی محمد قاسم صاحب بھی رامپور مین چار روز رونق افروز رہے اب بریلی تشریف لیگئے ہین فقط والسلام۔

(۷۰) عنایت فرمایم حکیم عبدالعزیز خان صاحب دام اشفاقہم بعد سلام مسنون آنکہ روزگار کے باب مین اپنی رائے اور فہم کو قاصر جانتا ہون اپنا سا سبکو خیال کرتا ہون لہذا استخارہ کرکے جو کچھہ کیا جاوے اوسکو جانتا ہون قطعًا یون لکھتے کہ ترک کرہی دو ہمت نہین ہوتی اور یہہ کہتے کہ کفار کی مجلس خراب کے شریک رہو یہہ بھی موقع نہین اگر خود حضرت سے اسباب مین مشورہ کرلیا جاوے تو عمدہ بات ہے اگر ترک کا قصد پختہ ہو تو مناسب جانتا ہون کہ بشرط صحۃ ایسے موسم مین تم خدمۃ حضرت مین پہونچو حضرت نے زبانی بندہ کو کہلا بہیجا کہ اول تو تومت آؤ اور جو آتا ہے تو اعتدال کے موسم مین آنا کہ تکلیف گرمی کی اور جہاز کی اب بہت ہونے لگی ہے مگر یہہ کاہل معیبت زدہ اس لائق کب ہے کہ چندے مکہ معظمہ مین قیام کرسکے چند در چند مانع پیش آتے ہین مجبور اگر آپ سے ہوسکے تو بہتر ہے الغرض ترک کرکے عرب جانا مناسب ہے مگر یہہ سب امور جب ہین کہ تمکو اس مرض حال سے صحۃ ہوجاوے اب تو اس مرض کا بظاہر تردد ہوگیا ہے حق تعالی صحۃ کامل عطا فرماوے۔ فقط

(۷۱) عنایت فرماے بندہ حکیم عبدالعزیز خان صاحب دام اشفاقہم۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند مہربانی نامہ پہونچا احوال معلوم ہوئے مخالفۃ اہل پنجلاسہ پر کیا خیال کرتے ہو ہر روز اہل حق کے ساتھہ خرخشہ رہتا ہے جو کچھہ بنتے ہوسکے کردو باقی وہ جانین اونکا کام دوسرے امر مین اب ایک بات آپکو بتلاتا ہون اسکو ضرور کرنا جناب مرشدنا کی صورت کا تصور پابند ہوکہ وہ جناب خود چلیما ہین اعنی حضرت بصورۃ چلیما بنے ہوئے ہین اس تصور کو وقت فرصۃ ہمت و محنت کرکے کرو اور جتنے وظایف تم اس مقصود کیواسطے پڑھتے ہو سب ترک کردو اور دور جانا ابھی تا رمضان ملتوی رکھو ہان اگر کہین صورۃ روزگار پاؤ اور نفع کی ظاہر دیکھو مضائقہ نہین میرا جواب واقعی مختصر ہوتا ہے خصوصًا آپکے خط کے نزدیک آدمی کو غلبہ حال مین کلام طویل ہوتی ہے اور دات دن مقصد کے کلام سے دل نہین بھرتا بلکہ جسقدر کہے یا لکھے وہ تھوڑی

معلوم ہوتی ہے اور مضامین پیدا ہوتے چلے جاتے ہین مگر جواب اوسکا اگر دیکھا جاوے تو ایک ہی بات ہوتی ہے لہذا اوسکے جواب مین بندہ کا خط بہت مختصر معلوم ہوتا ہے اور اب بھی جو ایک علاج لکھا ہے مختصر ہے سو تم اس مشق کو خوب مزا دلتہ کرو اور جب علاج متالجہ سے فرصت ہو جایا کرے اس شغل کو کرو آپکو اسمین یقینی نفع ہوگا ایسا کرنا کہ کچھ اور تخیل باندہ کر نکرو اور سب وظایف کا ترک کر دینا بھی ضرور جانو زبانی فقط لا ملجأ ولا منجا من اللہ الا الیہ ۵ بہ نیت رفع شر حاسدان و حصول مقاصد پسندیدہ حق تعالی پڑھو مین کوئی مقدار اور قیت معین نہین جسقدر ہو سکے جس وقت ہو پڑھو اور علاج جانکر دونون کام کی خوب مزا دلتہ رکہو فقط و السلام۔

(۷۲) حکیم عبد العزیز خان صاحب السلام علیکم آپکا خط مع نور نامہ جناب مرشدنا آیا حضرت کے ہدایت نامہ کو دیکھکر وہ شبہ عشق مجازی مین جو تہا رفع ہوگیا اور آپکو بھی واضح ہوگیا ہوگا کہ جناب مرشدنا کی تحریر کی جو بندہ نے شرح کی تھی درست تھی اور کتابون مین اور حضرت کے خط سے جو مطلق جواز معلوم ہوتا تہا وہ بات نہین تھی مبتدی کو مضر ہے اور منتہی کو مفید۔ بندہ دعا کرتا ہے کہ حق تعالی آپکو کامیاب فرماوے اگر مقدر ہے تو نصیب ہووے گا یہ دنیا ساری عمر عقب گذاری نہین ہونے دیتی جو کچھ ذکر ہو جاوے وہ ہی کام آویگا فی الواقع کوئی شے شوق سے زیادہ نہین صاحب شوق کو کوئی چیز مانع نہین ہوتی جس کو شوق ہوتا ہے وہ حسب لیاقت واستعداد ضرور کچھ لیجاتا ہے اور بدون شوق ساری عمر کی محنت بھی تہوڑا حظ دیتی ہے آپکو شوق لگا ہوا ہے سو خالی نہ جاوے گا نالان و گریان ہونا ہی کافی ہے ولایۃ نظری کے یہ معنی ہین کہ بعض وقت بدون اختیار عارف کے ایسا آجاتا ہے کہ عارف کی نظر مین اور توجہ مین اثر ہوتا ہے کہ جسکی طرف متوجہ ہوتے ہین اوسپر ایک اثر پڑتا ہے جس سے وہ ملون ہو جاتا ہے مثل آفتاب کے کہ جب وہ نمایان ہوتا ہے تو ہر شے پر اوسکی شعاع ہوتی ہے مگر جو طبع مصفا قابل ہوتی ہے تو انوار کا عکس آتا ہے اور نہین تو حرارت کا اثر ہوتا ہے اوسمین بھی تفاوت استعداد ہے آینہ پر نور زیادہ اور عاج پر کم پہر گرمی زیادہ اور گارے پر کم علی ہذا پہر وہ عکس بزرگ کا قایم ہوگیا تہا اور جو زائل ہوگیا تو پہر ویسا ہی رہ گیا یہ بھی تفاوت رکھتا ہے تو یہ امر اتفاقی ہے بے اختیاری اسپر کوئی انتظار کرکے نہین بیٹھا اپنا سر مارنا اور مجاہدہ مشروط ہے اور اپنا ہی کیا حال قایم دائم لاتا ہے۔ الغرض اب آپ ملازمتہ پاس انفاس بہت رکھین اور اوسپر زیادہ توجہ رہے اور وظایف داوراد زبانی جو ارشاد حضرت ہین اونکو بھی کرتے رہین جو مقدر ہے ملیگا اور تمہارے حال پر جسقدر توجہ حضرت کی ہے وہ مخفی نہین اور یہ کمینہ محض بت بنا ہے بخدا مجکو ایک سخت ندامت اپنے پاک پروردگار سے یہ بھی ہے

سوائے بہت سی شرمندگیون کے کہ مجکو اپنے مرشد رہبر سے ہرگز الفت نہ ہوئی جیسا تم صاحبون کو محبت وعشق پیدا
ہے مجکو نہ ہوا اور محبت کچہہ تکلف سے نہین ہوتی سو فقط اعتقاد و محبت جو تم کو ہے وہ ہی بس ہے اور میرا
تو قصہ سارا اپنی تقریر کذاب اور حسن ظن جناب مرشدنا کا ہے جب یہ ناکارہ ننگ خاندان مکہ مینا کو اپنے ہادی
کے ساتہہ شتر سوار ہوکر چلا تو راہ مین خلوۃ پاکر عرض کیا کہ ای ہادی من میرا تو آپکی خدمتہ مین عقیدہ بھی جیسا چاہیے
ویسا نہین اور نہ محبت مثل دیگر مریدین کے اور نہ کوئی ایسا حال جسپر طمانیتہ ہو بلکہ خود ایمان پر بہروسہ نہین تو
پہر باوجود ان نقصانات کے حضور کی عنایت اگر محض میری بیہودہ باتون پر ہے تو وائے برمن اور اگر آپکو
باشارہ باطن یا حکم الہی یا بزرگان خاندان ہے تو ارشاد ہو کہ میری بھی طمانیتہ ہو جاوے حضرت نے سکوت
فرمایا۔ (غالباً آگے کچہہ تحریر کا حصہ ہے جو ملا نہین ۱۲ عاشق الہی)

(۲۳) عنایت فرمائے بندہ حکیم عبد العزیز خان صاحب سلمہ۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند آپکا خط آیا
حال معلوم ہوا تعویذ فرزند کے واسطے مرسل کرتا ہون مگر مجکو تعویذات مین دخل نہین حق تعالی شفا بخشے میرے
یہان یہ حادثہ ہوا کہ زوجہ حافظ مسعود احمد ۲۴ جمادی الاولی روز جمعہ کو فوت ہو گئی اوسکی جوانی پر ایک
حسرت ہے ایک دختر یکنیم سالہ چہوڑی جسکی تربیتہ اب دشوار ہو رہی ہے پہر شنبہ ۲۸ جمادی الاولے
عزیز ابو النصر کا ہمشیرزادہ جوان صالح تیس برس کی عمر مین تہا حافظ قرآن اور نیک بندہ انتقال کر گیا بجز صبر
اور رضا کے بندہ کا کیا چارہ ہے جو کچہہ وہ پسند فرماوے وہ ہی عین حکمتہ و مصلحتہ ہے اس دنیا مین کوئی
مال کو روتا ہے کوئی اولاد و اقارب کو دوسرون کے نام سے اپنا رونا روتا ہے مگر فی الواقع اپنا رونا کہ اصلاح
اپنی آخرۃ کی ہے کسیکو خبر و پرواہ نہین عجب روزگار ہے زیادہ کیا لکہون۔

(۲۴) عنایت فرمایم حکیم عبد العزیز خان صاحب سلمہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند آپکا خط آیا عزیز
الطاف الرحمن خان کے تقرر نکاح سے فرحت ہوئی شرکتہ نکاح مین قطع نظر اسکے کہ حرج ہے بڑی قباحتہ
یہ ہے کہ ہر شخص بندہ کو شرکتہ نکاح کی تکلیف دیوے گا ابتک سب کو یہ معلوم ہے کہ کہین نہین جاتا
تو کوئی لب کشا نہین ہوتا تو پہر بہت حرج اور دشواری پیش آجاویگی لہذا اپنی شرکتہ سے معذور ہون فقط
ایک سفر دیوبند کا کہ حسب حکم حضرت مرشدنا اختیار کیا ہے بہت بندہ کو کلفتہ ہے اور حرج ہے مگر اس سے
گویا مجبور ہون ایک دفعہ ایک سال مین جانا پڑتا ہے چاہتا ہون کہ اوس سے بھی نجاۃ ملے۔ جواب
خط کا مع ہدایتہ نامہ حضرت سلمہ کے پہلے روانہ کر چکا ہون فقط والسلام۔

(٧٥) از بندہ رشید احمد عفی عنہ برادرم حکیم عبد العزیز خان دام اشفاقہم بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند آپکا خط انبالہ سے آیا واقعہ جدیدہ معلوم ہو کر رنج ہوا اگر بندہ جز التجا اپنے مالک کے کیا کر سکتا ہے مجکو تو بخدا آپ کے ان مقاصد کا نہایت خیال ہے مگر قضا و قدر سے سب مجبور ہین جو کچھ مرضی مالک تعالیٰ شانہ کی ہے اوسپر ہی راضی اور شاکر ہونا چاہیے آدمی کو ہرگز توقع نہ توڑنا چاہیئے کہ ہوتا وہ ہی ہے کہ مقدر ہے انبیاء علیہم السلام نے بعض امور مین سالہا سال التجا کی اور کچھ نہ ہوا غرض بندگی کا اظہار ہوتا ہے اعدا کی مخالفت کو بھی حوالہ خالق تعالیٰ شانہ کے کر دو اور مجکو غافل ہرگز ہرگز مت سمجھو مولوی عبد العزیز جیسا کرینگے اوسکا پہل دنیا و آخرۃ مین پاوینگے اولیاء کو برا کہنا خالی نہین جاتا مگر ہان یہ زمانہ ایسا ہے کہ بدی کی سزا بدیر ملتی ہے اور فروغ دروغ کو بہت ہی سو تم سب امور سے اعراض کرو کہ ہر کس اپنی پاداش پاویگا اور اونکے افسون کب تک چلین گے یہ سب مقدر تقدیر ہے نہ کوئی افسون کر سکے اور نہ کوئی کسیکو تکلیف دیسکے سب ایک مالک مختار کے ہاتھ بات ہے اوسکی ہی طرف سے ہے کنیزک درمیانی نے جو بیان کیا ہے وہ پہلے ہی مشہور تہا تم اتنا کیون پریشان ہوتے ہو ہان اگر راز مخفی ہوتا تو شہرۃ مین رنج ہوتا جب پہلے ہی سب کچھ مشہور ہو لیا تو "ہیم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر" وہ بھی ہی یہ بھی ہی فقط۔

(٧٦) خانصاحب مکرم حاجی عبد العزیز خان صاحب بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند تم اپنی تدبیر ظاہری کرو کہ عالم اسباب مین سامان و تدبیر پر ظاہر مدار رکہا ہے حسبنا اللہ و نعم الوکیل کو پانسو بار اوقات مختلفہ مین پڑھتے رہو اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس تین تین بار اور آیۃ الکرسی ایکبار سوتے وقت ہاتھون پر دم کر کے تمام بدن پر پہیرا کرو اور ان کو ہی صبح شام بعد نماز پڑھ لیا کسی کا سحر و مکر اثر نکرے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور استغفار کثرت سے کرو استغفار کی کثرت پر ادائے قرض و رفع غم و حصول مطلب کا وعدہ ہے ایک بات یاد رکہنا کہ اپنے راز کی کیسکو دوست جانکر اطلاع مت کرنا یہ بھی ایک ضروری بات ہے کسی کا اعتبار نہین۔ فقط والسلام۔

(٧٧) از بندہ رشید احمد عفی عنہ حکیم عبد العزیز خان صاحب السلام علیکم آپکا خط آیا در باب سفر آپکے دعا کرتا ہون حق تعالیٰ قبول فرماوے اپنی کم ہمتی و بے بضاعتی تو ظاہر مگر تقدیر کی نہ خبر ہے اور نہ کچھ شکوہ فقط یہان سب طرح خیریت ہے فقط۔

(٧٨) عنایت فرمایم حکیم عبد العزیز خان صاحب السلام علیکم آپکا خط آیا حال معلوم ہوا فساد عبد العزیز خان کا

موجب رنج ہوا حق تعالی اوسکو ہدایۃ فرماوے آپ کو صبر ہی لازم ہے اگر زیر باری مال کی ہوئی اوسکو بھی تحمل
کرنا اور زبان سے احسان کی طرح پر بیان نہ کرنا چاہئے بلکہ صدقہ جانکر صبر کرو اور خرقہ شیخ کے آنے پر نہایت
فرحت ہوئی خدا تعالی مبارک فرماوے اس خرقہ کا بھی حق یہ ہی ہے کہ اپنے کئے کو نہ جانے دوسرے کے
کئے کو بہت کچھ جانے اور جو کسی سے تکلیف پہونچے اوسکو حق تعالی کی طرف سے جانکر صبر کرے اب اس
مقدمہ مین تو فقط اتنا ہی لکھتا ہون کہ اگرچہ اونے بے مروتی اور سخت برائی کی مگر تم اوسکے ساتھ سلوک ویرداخت
ویسے ہی رکھو جیسے پہلے کرتے تھے اور اوسکی نادانی پر خیال نفرماوے اگرچہ یہہ نہ لکھتا مگر جب خرقہ شیخ مرحمت ہوا
اب اسکا کرنا ضرور ہوا اور مجکو اطلاع کرنی واجب آئی حضرت سلمہ نے بھی اپنی تحریر مین اسکا اشارہ کیا ہی
اور علی ہذا دیگر لوگون کی برائی کو خیال نہ کرکے صبر کرو اور اپنے کام مین مشغول رہو۔
درباب عزیمت حج اگر آپ کے پاس سامان آپکا ہو جاوے تو قصد کرو ورنہ کسی چیز کا بیع رہن کرنا ہرگز مت
کرنا اور بندہ کے واسطے جو آپ تحریر کرتے ہین تو اگر بلا تکلف غیب سے میرا بندوبست ہوگیا خواہ آپکے
ذریعہ سے یا کسی اور وجہ سے تو اوس وقت مجکو اپنی طبع کا تلاش کرنا واجب ہوگا اگر ہمت ہوئی تو قصد
کرونگا ورنہ نہین ضعف ایسا ہے کہ کوئی کام کرنا سہل نہین مع ہذا ایک عنایت نامہ حضرت مرشد کا مورخہ ۲۲
رجب آیا بجواب عریضہ بندہ جسمین مولانا مرحوم کے انتقال کی خبر لکہی تھی اوسمین ایک فقرہ مخدومنا سلمہ نے
ایسا لکھا کہ جس سے ہمت کوتاہ سی ہوگئی اور طبع کاہل کو تائید ہوئی لکھتے ہین معلوم می شود کہ قصد این صوب
است عزیز من این سفر بہتر ست مگر فقیر غم خوردہ می ترسد کدام تکلیف سفر کہ عظیم است تن ناتوان آنعزیز را
رسد و صدمہ آن برجان ناتوان احقر افتد فقط اس عبارۃ نے وہ چستی جو تھی رفع کردی اور طبع کو جو آرام
طلب ہے قوۃ ہوگئی پہلے تو بہانہ عدم سامان کا تہا اب اگر سامان کی صورۃ بھی ہوئی تو قطعًا ارادہ نہین
کرسکتا کہ ضعف اور یہ اشارہ حضرت سلمہ کا مانع نہ ہو جاوے تو وقت پر جو پیش آوے وہ ہی قابل
اعتبار ہے۔ فقط والسلام۔

(۸۰) از بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ گرامی خدمت جناب حکیم عبد العزیز خان صاحب سلمہ بعد سلام مسنون
مطالعہ فرمایند چونکہ بہت ایام سے آپکے حالات کی خبر نہین تعلق خاطر ہے امید کہ کیفیۃ مزاج سے اطلاع
فرمادین اور بندہ پر سال گذشتہ مین صدمہ فوت ہونے حافظ محمد اسحق نواسہ کلان کا ہنوز اوسکو فراموش
نہ ہوا تہا کہ اب دوسرا صدمہ تقدیر سے پہونچا مگر بجز رضا کیا ہو سکتا ہے حق تعالی صبر عطا فرماوے وہ یہ ہے

کہ ۱۹ رجمادی الاولی کو میرے فرزند خورد حافظ محمود احمد کا اسہال دموی مین انتقال ہوگیا یہ اسقدر رد قعہ جانکاہ ہوا کہ کیا لکہون حق تعالی اوسکو بخشے ایک فرزند دو ماہ کا اوسنے چہوڑا حق تعالی اوسکی عمر کرے کہ اوس سے ہی دل بہلاؤن فقط والسلام حافظ مسعود احمد کا سلام مسنون پہونچے ۲۰ رجمادی الاولی سنہ

(۸۱) عنایتفرمایم حکیم عبد العزیز خان صاحب سلمہم السلام علیکم یہان کے حادثات کیا لکہون مولوی علاؤ الدین پسر مولوی محمد یعقوب صاحب جنکو سال گذشتہ مین دستار اجازت بندہائی تہی ذی الحجہ کی دسوین کو فوت ہوئے تہے اور سوائے انکے تین پسر اور چار پوتے اور دو پوتیئن ایک زوجہ ایک بہو اور ایک نواسہ مولوی محمد یعقوب صاحب مرحوم کا فوت ہوا تہا اب ۳ ربیع الاول کو خود مولوی محمد یعقوب صاحب مرحوم نے ناگہان آکر وفات پائی اور ایک سخت حادثہ مدرسہ پر اور لوگون پر پڑا اسہار مین حافظ فضل حق جو رفیق مہتمم مدرسہ کے تہے فوت ہوئے حق تعالی سبکو بخشے اور ہمکو عبرت دیوے آمین فقط والسلام۔

(۸۲) عنایتفرمایم حکیم عبد العزیز صاحب سلمہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند آپکا خط آیا خیریت رسی پر شکر حق تعالی کا کیا اور عبد الکریم کی حرکتہ بیہودہ پر سخت رنج ہوا کیا وہ ہر روز دنیا مین رہے گا خیر کیا مضائقہ ہے اب تم صبح شام اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق کو تین تین بار پیشتر دو سحر پڑہتے رہو اور قل یا اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس سورہ فاتحہ آیۃ الکرسی کو صبح شام ایک ایک بار پڑہ کر اپنے دونون ہاتہہ پر دم کرکے تمام بدن پر پہیر لیا کرو اور جو ہو سکے تو ایک بار کسی وقت مقرر کرکے حزب البحر پڑہ لیا کرو ورنہ کچہہ ضرورت نہین یہی دونون عمل کافی ہوجاوین گے اور بندہ ہرگز تمہاری طرف سے غافل نہین حق تعالی تمہارے ہر طرح کے کاروبار کی اعانت فرماوے اور مخالفون کو شر مارے اگر تعویذ ۳۳ آیۃ کا جو چہپا ہوا فروخت ہوتا ہے کہین سے ملجاوے تو اوسکو منڈھ کر بازو پر باندہ لینا یہان تلاش کیا نہ ملا بعد مین اگر ملا تو ارسال روانہ کرونگا فقط والسلام۔

(۸۳) حکیم عبد العزیز صاحب السلام علیکم آپ کا خط آیا سب حال معلوم ہوا اگرچہ آپکی طرف سے اور آپکے ان احوال سے بہت کچہہ قلق ہوتا ہے اور بخدا اپنے علم مین بحلف کہتا ہون کہ تمہارے واسطے ہر روز تو دعا یقیناً کرتا ہون مگر پانچ وقت مین شاید کسی وقت ترک ہوتی ہو لیکن آپکے اس حسن ظن سے سخت پریشان ہوتا ہون کہ تمکو میرے ساتہہ اسقدر عقیدت بے محل ہوگئی مجہہ جیسے صدہا عالم مین موجود اور بہتر بہی بہت ہین ہان اپنے مرشد کی نسبت میرا بہی یہی عقیدہ ہے کہ ایسا شخص کم ہے سو بندہ کا

حال تو اس سے ہی واضح ہو جاوے گا کہ تا ایندم شب و روز آپکے باب مین دعا کرتا ہون اور کچھ اجابت کے آثار نہین جس سے صاف روشن ہے کہ مثل دیگر عوام مومنین کے مین ایک ہون کوئی شخص اپنی تعریف کو برا نہین جانتا مین بار بار اپنا عیب و حقیقت جو ظاہر کرتا ہون تو فقط اس سبب سے ہی کہ میرے سبب تم اپنے مقصود سے نہ رہ جاؤ میری عقیدت تمکو مضر نہ ہو جاوے ناقص کے ساتھ ہو کر اپنا نقصان ہوتا ہے دوسرے قیامت کو جب اپنا حال ظاہر ہوگا مجکو ندامت نہ ہو کہ خلاف توقع ظاہر ہووے گا۔ اب سنو کہ اس دم تک پختہ ارادہ حضور خدمت حضرت کا نہین ہوا البتہ دل چاہتا ہے مگر صعوبت سفر اب تک نفس پر گوارا نہین ہوئی اور مقدر کی خبر نہین کہ کیا پیش آوے۔

(۴۸) حاجی عبد العزیز صاحب السلام علیکم آج بروز جمعہ آپکا خط آیا تمہارے مرض سے رنج ہوا حق تعالی صحت دیوے اگرچہ بندہ کا شوق تو مزید ہوتا ہے مگر تشخیص حال مانع سفر ہے ابکے سال بہت دوست معتبر گئے مگر اپنا جانا جو مظنون تہا کچھ نہ ہوا اب بھی ذی قعدہ کی دسوین پندرہوین تک جہاز روانہ ہوویںگے ارسال روپیہ ممکن ہے سو چالیس جو بخدمت حضرت مرشدنا بھیجے ہین وہ تو روانہ کردونگا مگر سو روپیہ جو بہر ادا حج خانم مرسل کرتے ہو اسمین مجکو یہ کہنا ہے کہ حضرت ممدوح تو سینہ صاف مثل اپنے سب کو جانتے ہین اور خدام جناب مرشدنا پر بندہ کو اعتماد نہین بخدا ایک صاحب نے جو ہمارے زمانہ مین حج بدل کیا میرے نزدیک بالکل خیرات کیا اونکو فقط روپیہ لینا مقصود ہوتا ہے کچھ حج نہین کرتے لہذا ایسا حج کرانا عمدہ بات نہین دوسرے یہ کہ اگر خانم مرحومہ پر حج فرض تہا تو اس حج سے فرض ادا نہ ہووے گا اگر کسی نے اچھی طرح بھی کیا حج فرض جب ادا ہو کہ یہان سے کوئی اوسکے روپیہ مین جاوے اور حج کرکے واپس آوے اسمین قدر ڈیڑھ سو روپیہ کے خرچ ہو کر پورا حج ہو جاوے گا پہر اگر اگلے سال اسطرح کرایا جاوے تو اوس مرحومہ کو فائدہ بھی ہو اور اسطرح حج کرانے مین اول تو کرنے والے محتاط نہین پہر اگر ہوا بھی تو نفل ہووے گا فرض ذمہ پر رہے گا تو بہتر ہے کہ اوسکے وارثون سے کہا جاوے کہ سال آیندہ مین پچاس روپیہ اور اسپر زیادہ کرکے پورا حج کرادیوین اور جو وہ لوگ نہ مانین تو وہ جانین ابکے سال تو ایسا نہین ہو سکتا جانے والے جا چکے پر کوئی تجویز ہو سکتا ہے اب شاید کسی کو یہ خیال ہو کہ رشید احمد اپنے واسطے چاہتا ہے سو الحق یہ بات نہین مجکو اگر جانا نصیب ہوا تو اپنی والدہ کیطرف سے حج کرونگا مجکو چند صاحب چاہتے رہے کہ ہمارا حج کردیوے یہ مجکو منظور نہین الغرض اگر اونکی یہی خوشی ہے کہ ابکے ہی سال روپیہ مرسل ہو جاوے تو فوراً آپ دریافت

کرکے اطلاع دیوین روانہ کردون گا میرا کیا حرج بخدا اوس مرحومہ کی خیر خواہی سے یہ امر کہتا ہون فقط والسلام

(۸۴) حکیم عبد العزیز خان صاحب السلام علیکم آپ نے حال شیخی کا تر لکھا ہے سو اگر اندیشہ ہے تو بنام خدا تعالے بعد استخارہ ترک کرو حق تعالی دوسرا سامان کر دیوے گا یہ ضرور ہے کہ آپ کی محبت و عقیدت بجناب حضرت اس درجہ کی ہے کہ خالی نہین چھوڑتی اور بفضلہ تعالی نسبت تم مین آئی ہوئی ہے اگرچہ چند روز خدمت حضرت مین رہے اسکو قوت ہو جاوے گی جو کچھ آثار لکھے ہین وہ سب حسن عقیدت کے ثمرات ہین خرقہ مشائخ تبرک رہتا ہے اور گاہ گاہ اوسکو تھوڑی دیر کو بنظر حصول برکتہ زیب بدن کر لیے پھر باادب رکھدیا گاہ پہننے کی برکتہ بدن و قلب پر اثر کرتی ہے۔ نوکری تو فی الواقع ایک پابندی اور خصوصاً کفار کی چاکری مگر ضرورت کے واسطے سب بلائین سر پر رکھی جاتی ہین پاخانہ مین جانا کس کو خوش معلوم ہوتا ہے کہ ہر طرح کی تکلیف اور دل تنگی ہے مگر ناچاری کہ قدر ضرورت جانا ضرور ہے ایسا ہی حال نوکری کفار کا ہے سو اگر بدون اوسکے کام چل سکے کیا مصیبۃ ہے سو درصورتیکہ آپکو تردد اور اندیشہ اس روزگار کا ہے ترک کرو حق تعالی دوسرا سامان کر دیوے گا۔ اور حسد قوم آپکو مضر نہین اونکو ہی مضرت دیوے گا آپ نظر اپنے مالک تعالی شانہ پر رکھین۔

مجذوب ہو جانا جسمین عقل سلب ہو جاوے کچھ اختیاری نہین مگر مجذوب بے عقل ہوتے ہین اہل و عیال کیطرف سے بے خبری ہو جاویگی کچھ اونکا کام تو چلنے کا ہی نہین پھر اگر اس ہی فکر و خیال کے رفع کیواسطے جذب مطلوب ہے تو نظرون سے غائب ہونے مین بھی کچھ نسیان و غفلت ہو سکتی ہے بہرحال جو حق تعالی کو آپکے واسطے خیر پسند ہے وہ پیش آوے گا آپ بھی اوسکو ہی یاد کرین اور اوسطرف سے ہی اپنے امور مین مدد چاہین سب کو محض بیکار جانکر التفات چھوڑ دیوین فقط والسلام۔

(۸۵) عنایت فرمائے بندہ حکیم عبد العزیز خان صاحب دام الطافہم بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند آپکا خط پہونچا حال معلوم ہوا چوری اسقدر زر کثیر کی جو آپ نے لکھی ہے موجب ملال و رنج عالم بشریتہ مین ہوتا ہے مگر تسلی دیدینا دل کا بھی لازم ہے حق تعالی کسی کا مال رائیگان نہین کرتا لینے والا سردست خوش ہوتا ہے کہ مجھکو مفت مال ملا اور جس کا جاتا ہے وہ ملول ہوتا ہے مگر معاملہ علی العکس ہے جسکا جاتا ہے اوسکا ذخیرہ ہوتا ہے اور جو لیتا ہے وہ خسران مین پڑتا ہے حق تعالی نے حکم دیا ہے اور ابھی دیوے گا چور ذلیل و خوار اب بھی ہے اور آخرۃ مین پشیمان ہوگا حق تعالی آپکے مال مین برکت دیگا فقط۔

(۸۶) عنایت فرمایم حکیم عبد العزیز خان صاحب دام مجدہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند خط آپکا آیا حال

معلوم ہوا - درباب روزگار پہلے خط مین صاف لکھہ چکا ہون کہ اگر آپ اس تکلیف کو گوارا کر سکتے ہو تو بخیال
تنگی معاش قبول رکھو اگرچہ یہ کلفت ہے مگر اور بہت خرخشون سے محفوظ رہو گے آخر فرایض تو ادا کر سکتے ہو
اگر نوافل مین قصور ہے تو کوئی گناہ نہین اور جو اس تکلیف کو گوارا نہین کر سکتے اور نوافل وظایف کا افسوس
ہوتا ہے تو واقعی اس کا ترک ضرور ہے مگر اوس صورۃ مین قلتہ خرچ و تنگی دُنیا کو گوارا کرو اب بھی یہی لکھتا
ہون کہ اسمین ایک بات قطعی کیا کہون طالبِ آخرۃ کا حال دیگر ہے اور مبتلائے عیال کا حال دیگر جسکو
ثواب آخرۃ کی رغبتہ ہے وہ تو ایک سبحان اللہ کہنے کے عوض کروڑ روپیہ کو ترک کرتا ہے اور تنگی معاش
پر خیال نہین کرتا اور جس کو معاش کی فکر ہووے اوس سے فرائض کا ادا ہونا بھی غنیمت ہے سو اگر آپکو
مبتلائے عیال و خرچ دیکھتا ہون تو اس علاقہ کو ترک کرنا پسند نہین آتا جب تک کوئی دوسری شکل نہ ہووے
اور جب آپ کے ترک وظائف کا دہیان ہوتا ہے تو ثواب عقبیٰ کے مقابل مین اس علاقہ قلیل کو ہیچ محض
جانکر ترک کو ضرور جانتا ہون اب قطعی بات کیا کہون تم خود اپنے نفع نقصان کو موازنہ کر کے جو کرو استخارہ کر کے
کر لو اگر ترک کرنا محقق ہو جاوے تو پھر اپنا عذر اول سب سے بیان کرو اگر قبول کرین تو کام بنا دونون بات حاصل
رہی اور جو نہ مانین تو ترک کے لئے عمدہ حیلہ حاصل ہوا اگر پہلے استخارہ کر لینا ضرور ہے اور جو میری رائے
ہی لیتے ہو تو میرے نزدیک تو ثوابِ آخرۃ عمدہ شے ہے لیکن پھر آپ کو مشکل ہووے گی کہ خرچ تمہارا فراخ
ہے اگر تنگی پر صبر کرو تو بے شک ترک کرو بشرطیکہ وہ لوگ نہ مانین اور کچھہ پروا نکرو مگر یہ واقعی درست و صحیح ہے
اپنی ہمتہ ایسی نہین چونکہ میرا عمل ایسا نہین تو دوسرے کو کیا کہون اور ہے وہ ہی بات کہ متاع دُنیا تمام ایک
اسم ذات کی برابر نہین فقط والسلام -

(٨٧) حکیم عبدالعزیز خان صاحب السلام علیکم - اپنا عزم حج نہ اس سبب سے سُست ہے کہ موت سے
ڈر ہو بلکہ موت با ایمان کو ہزار درجہ ایسی حیوۃ سے کہ کچھہ نفع نہ ہووے محض صدمہ صلحاء کا دیکھنا ہووے
بہتر جانتا ہون اپنی زندگی سے سوائے نقصان کے کوئی نفع نہین جانتا اور نہ اس وجہ سے کہ روپیہ کی
کوتاہی مانع ہے ڈیڑہ سو موجود ہین اور جب چلون گا پچاس ساٹھہ کی صورۃ ضرور یقین رکھتا ہون بلکہ
یہ وجہ ہے کہ اگرچہ ظاہر تندرست اور سالم ہون مگر اندر مین اسقدر خراب اور ضعف ہمتہ اور اعضاء ہے
کہ سر کی حالتہ ذرا سی غذا کی بے اعتدالی مین سخت پریشان ہوتی ہے ذرا تبدل تغیر خواب مین سخت پریشانی
ہوتی ہے دیر تک بیٹھے رہنا دشوار ہے اعضاء شکنی کسل اکثر رہتا ہے سو ایسی حالت مین سفر مین کیا کیا

یعنی حج کا

مشقت پیش نہ آوین گی کہ ان سب امور کا انتظام کسی نواب سے تو شاید ہو سکے گھر پر البتہ خدمت کرنے
والے شفقت کے ہین اونکے دل مین حق تعالی نے ڈالدیا حسن ظن سے میرا دنیا کا آرام ہوگیا آخرۃ
مین دیکھا چاہئے کیا پیش آوے پہر جب ضعف طبع سے یہ حال ہوا تو دل مین پچھتا تا آنے لگتا ہے
کہ کاش نہ آتا پس محنت برباد گناہ لازم آیا حج کا ثواب تو کہان پہلی جمع کا اندیشہ ہے زیادہ کیا کہون
ایک فقرہ اپنے اوستاد کا یاد ہے لکہتا ہون "در ہندوستان بہوائے مکہ زیستن ہزار درجہ بہتر است
ازانکہ در مکہ بہوائے ہندوستان باشی" سو وجہ تو یہ ہے ورنہ دل مین ہوس زیارت مرشد نا ہے یہ تو
معلوم نہین کہ صحبت کہون ہان ہوس ہے سو یہ ہوس تین سال سے چلی جاتی ہے اب بھی وہی حال
ہے دل چاہتا ہے اور ضروری اشیا بھی موجود رکھی ہین اگر وقت پر غلبہ ہوگیا تو چلدون گا مگر یہ اپنا عزم
کا حال نہین اس واسطے میرے سبب آپ یا کوئی رہ جاوے سخت ناگوار ہے فقط والسلام۔
(۸۸) عنایت فرمایم حکیم عبدالعزیز خان صاحب دام اشفاقہم بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند
آپکا خط آیا حال معلوم ہوا عنایت فرمایا حج یون ہے کہ اصل مقصود آخرۃ ہے اور بندہ عبادت اور بندگی
ظاہر کرنے کو مخلوق ہوا ہے تو اوسکا وظیفہ اور ذمہ واجب یہ ہے کہ راتدن ایسے حرکات وافعال واقوال
کرتا رہے جس سے بندگی و عجز اپنا اور حمد شکر و عظمۃ خالق تعالی شانہ کی ظاہر ہوتی رہے بس اس مین
ہی مرجاوے مگر یہ مشکل ہوئی کہ یہ قالب جسمانی کہانے پینے بغیر قایم نہین رہ سکتا تو اوسکا اسباب مہیا کرنا
ضرور ہوا پہر بعد کہانے کے پاخانہ پیشاب و شہوۃ لازم ہوئی اوسکا دفع کرنا پڑا اوسکا سامان کرنا واجب
ہوا اہم چشمون مین ملے بغیر یہ سامان نہین ہو سکتے لباس وغیرہ امور کا داعیہ ہوا اوسکا بہم پہونچانا ضرور ہوا اب
ایک عبادت کے واسطے یہ سب قصہ کرنا آیا جسکا اگر حساب کرکے دیکھیئے تو اکثر اوقات ان اسباب مین
خرچ ہوتا ہے اور اصل مقصود جو تہا وہ کچھہ بھی نہ رہا لہذا حق تعالی نے اپنے بندون کو مجبور جانکر معذور رکہا
فقط پانچ وقت کی نماز مقرر کردی اور اس تہوڑی عبادت کو قبول کرکے قایم مقام تمام راتدن کے
ٹہرادیا اور سارا راتدن فقط اسکے حوایج مین صرف کرنیکو دیدیا اب اگر بندہ فہیم ہوا تو اوسنے جانا کہ یہ
سب کمانا کسب کرنا سامان عبادت ہے اس ہی خیال سے سب کام کرتا ہے کہ عبادت کی فراغت
حاصل ہو اوسکا تو سب کسب و کام عبادت ہی ہوگیا اور جو بندہ غبی کور شعور نکلا وہ سمجہا کہ یہ سب کام میری
راحت کو ملے ہین اوسکا کمانا کسب کرنا سونا جاگنا خانہ داری محض دنیا و لذت دنیا ٹہری فقط پانچ

وقت نماز کو عبادت ٹھیرایا سو ہمارا حال یہ ہی ہے کہ سارے دن غفلت مین گذرتا ہے اور سب کام حظ نفسانی ہے فقط یہ نماز باقی عبادت مین ہے اگر اسمین بھی کوتاہی اور تشویش رہی تو وہ کسب و اکتساب بالکل واہیات ہے اوسکو کیا کرے جب اصل مقصود ہی گم ہوا سو اگر آپکو اس نوکری کا خدشہ ہے تو ترک کردو اپنے رزاق مطلق پر توکل اختیار کرو رہا یہ کہ خرچ آپکا فراخ ہے تو اسکا جواب اوپر کی تقریر سے آپ سمجھ سکتے ہین کہ حوائج بشریہ ضروری ہین اگر قدر ضرورت پر کفایت کرو تو ہوسکتا ہے گو خلاف طبع ہے کہ قدیم سے عادت ترفہ پسند رہی مگر آخرۃ پسند کو قناعت ہونا ضروری ہے اور اگر حب آخرۃ ہے تو تنگی دنیا چندان دشوار بھی نہین سو آپکے حق مین بنظر خیر خواہی آخرۃ ایسا روزگار جسمین نماز کا بھی خشوع رفع ہو جاوے پسند نہین کرتا ہون مگر ہان اس تحریر کا میرا موہنہ نہین یہ دوسری بات ہے فقط والسلام۔

(۸۹) از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند مخالفات احباب و برادران اگرچہ باعث ملال کا ہے مگر چونکہ تقدیر ہے اسپر ہی رضا واجب ہے عنایت نامہ حضرت کا واپس ارسال کرتا ہون رسید سے مطلع فرمادوین والسلام۔

بنام مولانا مولوی محمد روشن خانصاحب مرادآبادی ادام اللہ ظلہ

(۹۰) از بندہ رشید احمد عفی عنہ گرامی خدمت مولوی محمد روشن خان صاحب سلمہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند آج آپکا خط آیا بندہ آپ کے فرزند احمد شفیع کے باب مین دعا کرتا ہے مگر حسب قول ''او خویشتن گم است کرا رہبری کند'' خود سال بھر سے بیمار ہے کسیکو میرے سے کیا نفع ہوگا بہرحال بندہ بندہ ہے دعا اپنا کام ہے اجابت بحکم مولی تعالی شانہ ہے۔ بندہ اگرچہ بیمار مدت سے تہا مگر شعبان کے اوایل سے اشتداد مرض رہی تنقیہ مسہل کے بعد اب اسقدر ہوا ہون کہ بدست خود جواب خط مرسلہ بعبارت قلیل لکہہ سکون ضعف ہے گو امراض زایل ہوگئے ''بہرچہ ساقی ما ریخت عین الطاف است'' وظیفہ وظائف متروک ہوئے خواب و خور کا شغل باقی ہے فقط

(۹۱) مولوی روشن خان سلمہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند بیعت مولوی عبد السبحان صاحب کو چندے ملتوی کرتا ہون وہ استخارہ مسنونہ دس پانچ دن کرکے اپنی طبع کو آزمائین اور وظیفہ محررہ کو چندروز پڑہین ازان بعد جیسا ہوگا کیا جاوے گا اول خود لایق اخذ بیعت نہین ہون دوسرے وہ اہل علم تیسرے بندہ کے حال سے واقف نہین لہذا استخارہ تک توقف ضروری ہے اور استخارہ حدیث کا ہی کافی ہے فقط والسلام

(۹۲) مولوی محمد روشن خان صاحب السلام علیکم آپکا خط آیا جواب مسایل اوسکے ہی حاشیہ پر لکھکر روانہ کرتا ہون

حال صحت فرزندان سے کسی وقت مطلع کرد ین کہ خیال اوس طرف کا ہے۔ خواب آپکا عمدہ ہے مبارک ہو مرشد کا خواب مین دیکھنا کیفیت کا حاصل ہونا اصلی کی بات ہے۔ وسواس جب ذکر کو مضر نہون تو چندان حرج نہین اپنا کام کئے جاؤ جو کچھ مقدر ہے سب ملے گا طمع کو بہ تکلف توکل رفع خطرات کی طرف لگا یا کرو اول تکلف ہوتا ہے پھر ملکہ ہوجاتا ہے ومن یستعفف یعفہ اللہ حدیث ہے سب ملکات کا حال ایسا ہی ہے اول جبر اً تکلف سے لاتے ہین پھر تکلف سے ملکہ ہوجاتا ہے فقط والسلام سبکو میرا اسلام مسنون کہدیوین۔

(۹۳) از بندہ رشید احمد عفی عنہ گرامی بخدمت مولوی محمد روشن خان صاحب سلمہ بعد سلام مسنون آنکہ بندہ مع جملہ متعلقین بعافیت ہے مطمئن رہین آپکا خط آیا حال معلوم ہوا تحجیہ واسطے یہ کیا کرو کہ اگر شب کو اوٹھنے کا اتفاق نہو تو روزہ رکھا اور نفس پر جرمانہ کسی قسم کا لگا دیا تو البتہ نفس کی سرکشی کچھ کم ہوجاویگی اور جو آپ نفس کو اپنے حال پر چھوڑ دوگے تو روز بروز زیادہ سرکش ہوتا جاویگا پس اب پھر تجدید عہد کرداور تہجد اور شغل کو جاری کرو حالت مہمان عزیز ہوتا ہے اگر اوسکی تواضع نہین ہوتی تو ناراض ہوجاتا ہے اب جب خوب محنت کروگے اور ملازمت رکھوگے تو پھر حالت عود کریگی یا وہ یا مثل اوسکے لہذا کام کرنا بالتزام ضرور ہے اور جو کچھہ تقلیل کثیر ہو اوسپر شکر بہت بہت کرنا حالات احباب دریافت ہوکر بہت سرور ہوا شکر ہے حق تعالی اون کے حسن ذریعہ وحسن ظن کی برکت اپنا بھی خاتمہ خیر فرما دے آمین فقط دو تعویذ ملفوف ہین اور نفل بعد وتر کے کھڑے ہو کر افضل اور بیٹھہ کر نصف ثواب ملتا ہے فقط۔

(۹۴) عنایت فرمائے بندہ مولوی روشن خان صاحب سلمہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایئد بندہ بعافیت ہے آپکا خط شوقیہ آیا حق تعالی آپکا شوق دوبالا فرماوے حاجی سعد اللہ خان اور محمد عالم بیگ کو سلام مسنون فرمادیوین رمضان کے سبب سے زیادہ تحریر دشوار ہے اور کام بھی بہت رہتا ہے تمنے جس کام کے واسطے بڑی طویل عبارت مین کھینچ کھینچ کر لکھا ہے سو جواب اوسکا یہ ہے کہ تم اونکو بیعت کرلو خواہ اپنی طرف سے اور یہ ہی مناسب ہے خواہ حضرت مرشدنا کی طرف سے اور حضرت سلمہ کے خلفاء جو اس زمانہ مین اجازت یافتہ ہین آپسے بمراتب اسفل درجہ مین ہین اگر حضرت سلمہ آپکا حال دیکھین تو بحلف کہتا ہون کہ مجاز بناوین غرض حسب قاعدہ ہمارے حضرت کے آپ مجاز ہین لہذا الطوع ورغبت اجازت بیعت کی عموماً دیتا ہون کہ اپنے نام سے بیعت لیا کرو جو اہل ہووے توبہ کراوی حسب لیاقت وظیفہ بتا دیا کرین فقط مبارک ہو شکر کرو بہت شکر کرو اور اس اجازت کو حضرت سلمہ کی طرف سے سمجھو سچ کہتا ہون کہ ترجمان زبان شیخ

ہون اپنا حال جو ہے لکھہ نہین سکتا محض بیگانہ ہون چند باتین یاد ہین اور بس فقط والسلام ۲۲ رمضان ۱۳۰۶ھ

(۹۵) از بندہ رشید احمد عفی عنہ بندہ اب بعافیت ہے آپکا خط آیا حال تخفیف مرض عزیز احمد شفیع سے سرور ہوا حق تعالی بقیہ مرض کو دفع فرما دے اور بندہ دعا گو سب خلایق کا ہے خصوصاً اپنے دوستون کا تم جس روز تہجد فوت ہو روزہ رکہا کرو یا بدون صوم فاقہ کر دیا غرض سزا جوع نفس پر بہت سخت ہے اور جو صاحب بیعت کرنا چاہین اونکو توبہ کرا دیا کرو۔ اپنے آپکو کچہہ مت جانو بلکہ وسیلہ خیر از حضرت مرشد نا سلمہ تصور کرو چند لوگ جنکا حال آپنے لکہا ہے دیکہہ کر سرور ہوا حق تعالی بذریعہ آپ کے کسی سے ذکر جو کراتا ہے اوسکا اجر آپکو ملتا ہے تواضع بہت عمدہ خصلت ہے جب تواضع رفع ہوئی اور عجب آیا ہلاک ہوا۔ ابلیس کا مغوی و مہلک یہ ہی عجب تہا اور حرص مال و جاہ دو دشمن سخت ہین کہ دین و دنیا دونون کو تباہ کرتے ہین فقط والسلام مورخہ ۲ محرم روز چارشنبہ ۱۳۰۷ھ

(۹۶) از بندہ رشید احمد عفی عنہ گنگوہی مولوی روشن خان صاحب سلمہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند آپکا خط آیا حال دریافت ہوا غالباً بندہ کے پاس کوئی آپکا خط نہین آیا اگر آیا ہوا اور فقط خیریت طلبی ہی اوسین تہی تو عدم تحریر جواب بہی ممکن ہے کیونکہ بندہ اب کاہل بہت ہو گیا ہے اور کام بہت بڑہ گیا ہے غیر ضروری خط کا جواب لکہنا شاق ہوتا ہے بندہ امراض متواترہ کا مورد ہے گاہ زکام گاہ دیگر مرض خفیف اب عمر ضعیف اور قوی سست جو دن حیوۃ کے مقدر ہین پورے کئے جاوینگے تم اگرچہ مبتلائے افکار ہوا در حق تعالی آپکو اطمینان دیوے بندہ دعا کرتا ہے مگر حج بہی کر آئے ہوا اور خواص حج سے ہے کہ میرے عنایت فرما بعد حج کے کچہہ متغیر ہو جاتے ہین بوجہ اسکے کہ اعلیحضرت سلمہ کو بعض افعال ظاہر بین بندہ محجوب کے خلاف تصور کرتے ہین اور اونکے فعل و عمل کے مقابلہ مین اس ناکارہ کے انداز کو ضعیف و غیر معتمد جانتے ہین تو مایل بہ بدعات ہو جاتے ہین گویا اسکا ہی نام تصوف ہے لہذا اگر باوجود کثرت مشاغل و تفکرات کے یہ بہی ایک وجہ غیر مناسبی کی پیدا ہو کر مانع ملاقات و تحریرات ہووے تو کیا عجب ہے مگر یہ احقر اپنے قدیم عنایت فرمایان سے منحرف نہین دعا کرتا رہتا ہون اور اونکی خیر خواہی سے کسی درجہ دریغ نہین زبان بدعا خیر ہلانا کیا گران ہے اور تم تو بظاہر معتقد بندۂ احقر کے ہو تمسے توکسطرح عذر ہووے تمہارے پسر محمد شفیع طال عمرہ کے مرض سے اور دیگر وقائع مسطورہ خط سے سخت ملال ہے بجز دعا کیا چارہ ہو سکتا ہے ارحم الراحمین رحم فرماوے فقط والسلام تعبیر خواب یہ ہے کہ اگر منظور حق تعالی کو ہے تو قرۃ العینین مسعود احمد بندہ کی وضع پر رہیگا

اگرچہ فقط قلبًا واعتقادًا ہی ہو فقط مورخہ ۱۲ر شعبان۔

(۹۷) از بندہ رشید احمد عفی عنہ مولوی محمد روشن خان صاحب سلمہ بعد سلام مسنون آنکہ آپکا خط آیا مکرما
تمکو اپنا مخلص اور دوست قدیم جانتا ہون اور خوش عقیدہ سمجھتا ہون مگر دو سبب ہوئے ایک یہہ کہ
حج کر کے بعض احباب متغیر ہوئے اور جسکے مزاج مین نسبت وجدی ہوتی ہے اوسکو بعض بدعت کی
طرف میلان ہو جاتا ہے اور یہ دونون امر آپ مین موجود ہین تو بعض لوگون نے مرادآبادی لوگون سے
نقل کیا کہ مولوی روشن خان کو میلان بدعت ہو گیا ہے بنا٫ علیہ آپکو وہ سو کہا جواب لکہا اب جو تم براءت
کرتے ہو تو مجکو آپکا یقین ہے اور وہ تکدر رفع ہوا بندہ کو ایسا ہی مخلص اپنا جانو جیسا پہلے تہا کچہہ ملال
و تردد دل مین اب مت رکہنا فقط والسلام یہان کے حالات بدستور بعد انتقال والدہ حافظ مسعود احمد
کے گھر کا انتظام خراب ہر قسم کی راحت خانگی مبدل بہ پریشانی ہو گئی ہے فقط والسلام ۴ ذیقعدہ

(۹۸) از بندہ رشید احمد عفی عنہ گرامی خدمت مولوی محمد روشن خان صاحب سلمہ بعد سلام مسنون مطالعہ
فرمایند آپکا خط آج ۹ر شوال کو پہونچا اس سے پہلے کوئی خط نہین آیا کہ جواب لکہتا آپ جانتے ہین کہ اس
عاجز کا واسطہ آپ سے بوجہ دین اور علم دین کے ہے سو جو دوست بندہ کا اپنے طریق پر ہے جو راہ
حق صراط مستقیم ہے اوس سے بندہ کو الفت ہے اگرچہ بظاہر اوسکا کوئی ظہور نہو مگر قلبی علاقہ ہوتا ہے
اور جو صاحب انحراف اپنے مسلک سے کرتے ہین قدر انحراف کے علاقہ قلبی مین فتور آجاتا ہے
پس جس اپنے دوست کو سنت کی راہ مستحکم دیکہتا سنتا ہون بے ساختہ اوسطرف تعلق بڑہتا ہے
ورنہ کم ہوتا ہے دوسرے یہ کہ بندہ کو کوئی الہام یا مکاشفہ نہین ہوتا عامی ہون سُنی سنائی اخبار
پر عمل درآمد ہوتا ہے پس آپ سے جو تعلق ہے اور تہا وہ خود آپ اپنے خطوط مین صحیح لکہتے ہین کیا
جتلاؤن مگر اخبار اغیار سے آپکا میلان بدعت کیطرف معلوم ہو کر لاریب آپکی طرف سے ملال ہوا اور
اوسکے استکشاف کیغرض سے ہی وہ فقرات لکہے تہے جس سے آپکو عبرت و تلاش ہووے سو بحمد اللہ
آپکو تنبیہ ہوا اب بندہ نے بہی ظاہر کر دیا اب صریح لکہتا ہون کہ راہ سنت مین فتور نہو نا چاہیئے کمال طریقت
و شریعت یہ ہی ہے ورنہ کشف کرامات خرق عادات خلاف شرع کے ساتہہ کچہہ وقع نہین رکہتے فقط
والسلام اور افلاس میراث انبیاء علیہم السلام ہے اسپر رضا دینا چاہیئے کوئی جزع فزع نہووے فقط والسلام

(۹۹) از بندہ رشید احمد عفی عنہ بخدمت مولوی روشن خان صاحب سلمہ بعد سلام مسنون الاسلام

واضح باد خط آپکا آیا حال معلوم ہوا بندہ کو کئی روز سے کچھ عوارض جسمانی لاحق ہو رہے ہین شافی مطلق اپنے فضل سے شفا عنایت فرماوے اسیواسطے اپنے ہاتھ سے جواب لکھنے سے معذور رہا۔ آپ نے معذرت اپنے حال کی جو لکھی ہے اسکی کچھ ضرورت نہین مجھے ہر طرح طمانیت ہے اور وہ جو بعض اخبار سے تمہاری جانب شبہ پیدا ہو گیا تہا وہ تمہاری تحریر سابق سے رفع ہو گیا تہا نسبت وجدیہ ہین جو ایسے کلمات شطحیہ سرزد ہو جاتے ہین وہ موجب شبہ کا نہین ہوتے اور تم بھی اسقدر احتیاط کیا کرو کہ ہر ایک کے سامنے ایسے کلمات نہ کہدیا کرو جس سے عوام کو شبہ پیدا ہو جاوے فقط والسلام۔

(۱۰۰) از بندہ رشید احمد عفی عنہ مولوی محمد روشن خان صاحب دام افضالہم بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند آپکا خط پہنچا حالات آپ کے لوگون کے دریافت ہوکر خود شرمندہ و متعجب ہوا کہ آپکو بندہ کے ساتھ یہ حسن عقیدت ہے اور خود ہیچ در ہیچ ہون کاش آپ کے حسن عقیدت کیوجہ سے مغفور ہو جاؤن حق تعالی رحم فرماوے۔ جنکو بارہ تسبیح اور پاس انفاس تلقین کیا ہے اور وجد کی حالت ہے اونکو کچھ درود شریف کی تسبیح بھی بتاؤ کہ سکون ہو اور اگر مولوی عبد السبحان کو شوق شغل کا ہو تو یہ دونون شغل اونکو بھی بتا دیوین مگر ایسا نہو کہ روزگار سے جاتے رہین معاش کا معاملہ بھی نازک ہے لہذا اول پاس انفاس بتا دینا کہ اوسکی مشق کرین پہر اگر مناسب ہو تو بارہ تسبیح بتا دین۔ ذکر جہر نہایت گرمی لاتا اور جلد اثر کرتا ہے اور باقی کیا لکھون بندہ بعافیت ہے مگر حافظ مسعود احمد کو لہ مین درد ہے کہ بارہ تیرہ روز سے اونکو تکلیف ہے حق تعالی صحت دیوے آپ بھی دعائے صحت کرین فقط ہم صغیر از گنگوہ

(۱۰۱) از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند بندہ بخیریت ہے آپ کیلئے دست بدعا ہے آپ کے خط سے جملہ کیفیت معلوم ہوئی آپ نے اپنی نسبت جو کلمات لکھے ہین سو آدمی کو اپنے آپکو ادنی اور ہیچ جاننا بھی کمال ہے جتنے بزرگ پہلے گذرے ہین وہ سب اپنے کو ایسا ہی سمجھتے رہے ہین حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اپنے اکثر خطوط مین اپنی نسبت یہ تحریر فرماتے ہین ع سودہ شد از سجدہ پیش بتان پیشانیم اور اکثر جگہ یہ بھی فرماتے ہین کہ عمر بہ رسید بوئے اسلام نشنیدم ورنگ اسلام نہ دیدم وغیرہ وغیرہ پس اپنے کو حقیر جاننا بھی عزت اور بزرگی ہے آپ کے واسطے مین دعا سے خیر کرتا ہون یہ کلمہ جو آپ نے تحریر کیا ہے کہ "حق مین اور تجھ مین مغایرت نہین چاہتا" یہ مجھے پسند نہین آیا اگرچہ اس کلمہ کی تاویل ممکن ہے جیسا کہ اکثر بزرگون سے منقول ہے مگر تاہم ایسا لفظ لکھنا اور کہنا نہ چاہئے

کیونکہ ظاہر اسکا سخت موہم ہے اور منشا آپ کے اس لکھنے کا مطالعہ مثنوی شریف کا اور توغل مسئلہ وحدۃ الوجود ہے مگر یہ مسئلہ بہت نازک اور پیچیدہ ہے اسمین لب کشائی کرنا اور زیادہ گہسنا مناسب نہین اتنا ضرور ہے کہ یہ مسئلہ فی نفسہ حق ہے حضرت شیخ قدس سرہ جس جگہ اس مسئلہ کا تذکرہ کرتے ہین تو یہ بھی لکھدیتے ہین کہ الرب رب والعبد عبد وشتان مابینہما پس اس مسئلہ مین جبکہ بڑون بڑون سے بھی زلت ہوگئی ہے تو اس مین ذرا سوچ سمجھکر لب کھولنا چاہیے بندہ آپ کے واسطے دعائے خیر کرتا ہے حق تعالیٰ امداد فرماوے فقط والسلام ۲۵ ربیع الاول۔

بنام مولانا صادق الیقین صاحب کرسوی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۰۲) از بندہ رشید احمد عفی عنہ۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند بندہ بخیریت ہے آپ کی عافیت سے اطمینان ہوا۔ آپ اصلا کوئی شے لکھنؤ وغیرہ سے نہ لاوین اور جب آپ کے گھر والے بالکل تندرست ہوجاوین اور خوشی سے اجازت دین اُسوقت آنے کا قصد کرین فقط والسلام۔

(۱۰۳) از بندہ رشید احمد عفی عنہ۔ بعد سلام مسنون الاسلام مطالعہ فرمایند بندہ بخیریت ہے آپکی خیریت کیلئے دست بدعا۔ آپ کے خط سے آپکی کیفیت دریافت ہوئی مجھے دعا خیر سے دریغ نہین مین ہمیشہ تمہارے لئے دست بدعا رہتا ہون۔ میری طرف سے مطمئن رہو خط کے نہ بھیجنے سے بے التفاتی نہ سمجھا کرو۔ فقط والسلام۔

(۱۰۴) از بندہ رشید احمد عفی عنہ۔ بعد سلام مسنون الاسلام مطالعہ فرمایند آپ کا خط اس سے پہلے اور ایک خط آج پہونچا۔ آپ کا حال معلوم کرکے رنج ہوا آپ گھبراوین نہین اور مریضہ کے علاج مین بدل مصروف رہین۔ آدمی راضی برضائے الٰہی رہنا چاہیے گھبرانے سے کچھہ نہین ہوتا اور اپنے والد کی رضا مین رہو جب مریضہ کو صحت اور سکون ہوجاویگا اور والد صاحب کی رضا ہوگی اُسوقت یہان آنے کا قصد کرنا۔ یہان آنے کیواسطے کچھہ جلدی مت کرو۔ بندہ دعا کرتا ہے اور بعافیت ہے فقط والسلام۔

(۱۰۵) از بندہ رشید احمد عفی عنہ۔ بعد سلام مسنون آنکہ آج کارڈ آپ کا آیا اور گل ڈبیہ پہونچی بندہ کی آنکھہ مین پانی آیا ہے اور ایک دوا کلکتہ سے آئی ہے اُسکا استعمال کرتا ہون اگر اُس سے نفع ہوا تو بہتر ہے ورنہ پھر آپکی دوا کا استعمال ہوگا۔ اگر مقدر ہے۔ بندہ دعاگو ہے دعا کرتا ہے حق تعالیٰ آپ کے قرض کو رفع فرماوے۔ بندہ بھی تندرست ہے اور سب عزیز مگر حافظ مسعود احمد کو اول بخار وغیرہ تہا اب اُس سے صحت

ہوئی مگر وجع الورک کی سخت تکلیف ہے مسہل لیا ہے حق تعالیٰ صحت دیوے - چارپائی سے چوکی پر بھی آنا مشکل ہے اسقدر ٹانگ بے قابو ہوگئی ہے فقط اگر تخم پیاز نہین ملتا تو مجبوری ہے اپنے والد صاحب کو میرا سلام مسنون فرما دیوین - حافظ مسعود احمد صاحب آپکو اور آپ کے والد صاحب کو سلام مسنون عرض کرتے ہین فقط مورخہ ۸ صفر چہارشنبہ -

(۱۰۶) از بندہ رشید احمد عفی عنہ - بعد سلام مسنون آنکہ آپکا خط آیا حال معلوم ہوا آپ کے گھر والون کی خیر علالت سے خصوص آپ کے والد کی بیماری سے طبیعت نہایت مکدر ہوئی حق تعالیٰ اُنکو شفاء کلی عطا فرماوے اور بندہ دعا خیر کرتا ہے اور منتظر ہے کہ آپ اُن کی مژدہ عافیت سے مطلع فرماوین میری آنکھ کا حال بدستور ہے بلکہ روز بروز روشنی بین کم ہے - عزیزی مسعود احمد و سعید احمد بعافیت ہین - البتہ ایک نیا حادثہ واقع ہوا کہ حکیم ضیاء الدین صاحب رامپوری نے ۲۸ رمضان کو اس دنیا سے انتقال کیا انا للہ وانا الیہ راجعون - اور اُنکی مفارقت سے ہمکو سخت رنج ہے - ۱۱ شوال

(۱۰۷) از بندہ رشید احمد عفی عنہ - بعد سلام مسنون الاسلام مطالعہ فرمایند بندہ بحمدہ تعالیٰ بخیریت ہے آپکی عافیت مطلوب پارسل وصول ہوگیا - مین انشاء اللہ تعالیٰ سرمہ کا استعمال کرونگا اگر نفع مقدر ہے تو ہو جاویگا - راستہ وغیرہ یہان بھی مامون نہین ہین قصبات و قریات پر بھی ڈاکہ پڑتا ہے اور راستون پر بھی دست اندازی ہو جاتی ہے آپ ابھی یہان آنے کا قصد نکرین جب مقدر ہے انشاء اللہ تعالیٰ ملاقات ہو جاویگی مین دست بدعا ہون - از جانب حافظ مسعود سلام مسنون مورخہ ۱۲ جمادی الثانیہ -

(۱۰۸) از بندہ رشید احمد عفی عنہ - بعد سلام مسنون آنکہ آج آپ کا خط آیا حال معلوم ہوا - اور ہر چند کہ مجکو نسبت سابقہ بہت افاقہ ہے لیکن قلع و قمع مرض ہنوز نہین ہوا - اور ضعف بکثرت ہے روز دو ایک دست آتا ہے اور بعد ہفتہ عشرہ کے پھر کچھ زور کرتا ہے اسی واسطے اپنے ہاتھ سے لکھ نہین سکتا ہون دوسرے کے ہاتھ سے لکھواتا ہون - ایسی حالت مرض مین آپ کا آنا اگرچہ منع نہین کرتا ہون لیکن چندان مفید بھی نہوگا اور تمکو تکلیف بھی ہوگی اسواسطے بعد رمضان قصد فرماوین یا جیسی مرضی ہو مگر مین خود از کار رفتہ ہون فقط اپنے والد صاحب کی خدمت مین میرا سلام کہنا اور مسعود احمد کی طرف سے بھی سلام مسنون مطالعہ ہو - ۷ رجب

(۱۰۹) از بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ بعد سلام مسنون گذارش آنکہ بندہ بحمدہ تعالیٰ بخیریت

ہے مژدۂ عافیت باعث اطمینان ہوا مین دعا گو ہون جملہ مقاصد کیلئے دست بدعا ہون حق تعالیٰ اپنے
فضل وکرم سے قبول فرماوے۔ میری طبیعت اب بحمدہ تعالیٰ بالکل صاف ہے آپ ہر طرح سے مطمئن
رہین اول لقوہ کا اثر تو بالکل زائل ہو گیا تھا مگر اُسکے بعد اسہال شروع ہو گئے تھے اور بخار شدت سے
ہوا ایسا کہ یہ نوبت ہو گئی تھی تیمم سے بیٹھکر نماز پڑہی کئی روز یہی حالت رہی اب اللہ کا فضل ہے بالکل
تندرست ہون گھر بھی جاتا آتا ہون نماز بھی مسجد مین جاکر پڑہتا ہون فقط والسلام ۔ حسب یاجبرئیل
یا رفیقا ئیل اگر بغرض اثر الفاظ ہے ملائکہ کو حاضر ناظر نہین جانتا تو کچھ مضائقہ نہین ہے مگر لوگون کو
اسکی اجازت دینا خالی فساد سے نہین ہے فقط واللہ اعلم ۔ بہوپال کی زراعت وقیام کو اور وہان کی تجارت
کو بندہ مناسب جانتا ہے کرلین اگر دوسرا شخص بہر دست کا ہو فقط والسلام۔

(۱۱۰) از بندہ رشید احمد عفی عنہ ۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند بندہ بحمدہ تعالیٰ مع متعلقین بخیریت
ہے آپکی مژدہ عافیت سے مسرت اور آپ کے والد صاحب کی علالت سے ملالت ہوئی۔ مین
دعاء خیر کرتا ہون۔ آپ کہین آنے جانے کا نام نہ لین اور زیادہ پریشان بھی نہون خدمت عیال و
والدین کو سعادت سمجھین اور وہین پڑے رہین فقط والسلام مورخہ ۱۹ رجماد الثانیہ۔

(۱۱۱) از بندہ رشید احمد عفی عنہ ۔ بعد سلام مسنون الاسلام مطالعہ فرمایند خط شمار سید بدریافت
خبر عافیت ایشان مسرور گردید الحمد للہ بندہ نیز بخیریت مقرونست۔ قصد انصوب کہ میدا نید بلا
رضا واجازت والد بزرگوار چنان نکنند باقی عند التلاقی فقط والسلام مورخہ ۲۲ ربیع الثانی روز شنبہ
بخدمت حضرت والد صاحب سلام مسنون رسانند۔

(۱۱۲) از بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ ۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند آج آپکا خط بعد انتظار کے
پہونچا حال دریافت ہوا۔ کھانے کے باب مین اسقدر تقلیل کہ ضعف نہو جاوے مضائقہ نہین
مگر اسقدر نکرین کہ ضعف ہو کر کام سے رہجاوین ۔ اور آپ اپنے کام مین برابر مشغول رہین ۔ قدما
کی کتابین دیکھکر پریشان مت ہووین ۔ اسی واسطے بتدی کو منع کیا گیا ہے کہ بزرگون کی کتب
نہ دیکھا کرے کہ ایسے وقت مین اون مکاتیب کو دیکھکر سوائے پریشانی اور کچھ حاصل نہین اور جو کچھ آپ سے
کہدیا گیا ہے وہ خلاف مکاتیب کے نہین پس تم اپنے کام مین لگے رہو۔ حق تعالیٰ سے امید باندھی
رکھو کہ بندہ سے جسقدر ذکر ہوسکے وہ سراسر رحمت ہے فقط مسعود احمد سعید احمد سب اچھے ہین۔

آج ہی مولوی محمد یحییٰ صاحب حسب طلب اپنے والد کے دہلی گئے ہین۔ آپ اپنے والد صاحب کا
حال تحریر کرین کہ شکایت بیماری کی کیسی ہے۔ مولوی کرامت علی صاحب دعا سلام مسنون کہتے ہین فقط
یکم رجب المرجب ۱۳۱۵ھ یوم شنبہ۔

بنام جناب مولانا المولوی ممتاز علی صاحب انبیہٹوی زید مجدہ

(۱۳۱) از بندہ احقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔ عنایت فرمائے بندہ مولوی ممتاز علی صاحب مد فیوضہم بعد سلام
مسنون مطالعہ فرمایند بندہ بعافیت ہے آپکا خط آیا آپکی حسرت عدم حصول مطلب اگرچہ عدم ہے مگر بندہ کے
نزدیک عمدہ حالت ہے جیسا کہ حصول مطلوب کی فرحت و سرور حالت بسط کہلاتی ہے ایسا ہی عدم حصول
مطلوب کی حسرۃ قبض کہلاتی ہے قبض و بسط دونون حالت نیک ہین اگر حسرۃ عدم حصول ہے تو الحمد للہ کہ
طلب ہے اور درد نایافت ہے۔ ہمارے شیخ الشیوخ قطب عالم شیخ عبد القدوس فرماتے ہین کہ اگر کسی کو بعد مجاہدہ
ہزار سالہ حسرۃ و درد نایافت حاصل ہو جاوے تو سب کچھ اوسکو حاصل ہو گیا۔ ہائے افسوس کہ درد نایافت
نہین ملتا کہ کام تمام ہو جاوے پس اب لازم ہے کہ شغل باطن کو خوب التزام کیساتھ بجا لاؤ اور بحکم مالا یدرک
کلہ لا یترک کلہ جسقدر ہو سکے اوسکے شغل مین رہو اور پہر حسرت نایافت مین لطف دیکھو اور امید ہے کہ حق تعالیٰ
آپکو ضائع نفرماویگا۔ شغل وہی شغل کافی ہے کہ جو پہلے آپ کرتے تھے اب بھی اوسکو ہی التزام کرو ذکر پاس
انفاس محدود نہین فقط یہ ایک شغل شب و روز کی مشغولی کو کافی ہے ہم ذکر وہم مراقبہ اسمین حاصل ہے
یک گیر محکم گیر انشاء اللہ تعالیٰ نفع ہوویگا مسجد کا معاملہ حق تعالیٰ کا کام ہے آپکی سعی جسقدر ہو سکے کرو وہ ہی
جاری کرادیگا کچھ اندیشہ مت کرو اپنا کام کئے جاؤ۔

(۱۴۱) از بندہ رشید احمد عفی عنہ۔ عنایت فرمائے بندہ مولوی ممتاز علی صاحب سلمہ بعد سلام مسنون مطالعہ
فرمایند بندہ بعافیت ہے آج آپکا خط آیا تمہاری صحت پر شکر کرتا ہون اور دعا گو اپنے سب دوستون کا ہون۔
آپ اپنا شغل معمولی کرتے رہین اوسمین ہی سب کچھ ہے اور گاہ گاہ کسل گاہ حدت ہر روز لازم بشریت ہے ایک حالت
پر آدمی نہین رہتا خود کمل اولیاء فرماتے ہین "گہے بر طارم اعلیٰ نشینم + گہے بر پشت پائے خود نہ بینم" ہم تو کس
حساب مین ہین مگر آدمی کو اپنا شغل و ذکر اگرچہ قلیل ہے ترک کرنا نہ چاہیے خیر العمل ما دیم علیہ الحدیث
والسلام حافظ مسعود احمد کا بھی سلام مسنون پہنچے۔

(۱۵۱) از بندہ شرمسار احقر العباد رشید احمد گنگوہی عفی عنہ گرامی خدمت بخادم مولوی ممتاز علی صاحب دام مجدہم

بعد سلام مسنون می رسانند بر خیریت حسبی خود شکر حق تعالی میکنم و بدعاء ترقی مدارج دوستان خود سرگرم می مانم مگر
دعایم که سود دہد کہ خود گرفتار خراب اندرون ہستم بہر چہ ساقی ما ریخت عین الطافست" عزیزا کیست در قدما و
متاخرین کہ خویشتن را مہذب و مزکی از معاصی و خلاف حکم مولی دانستہ باشد آرے جملہ کملا بتذلیل نفس
مشغول ماندہ اند و بتقصیرات خویش بر زبان لا احصی ثناء علیک فخر عالم فرمود پس کسیکہ عبادۃ قلیلہ خود کہ بدرگاہ
بے نیاز جملہ بضاعۃ مزجاۃ بیش نیست نادم و تائب شد و خود را حقیر و خوار پنداشت ہمون قدر عجز خود کمال
ربوبیت نصیب بدرگاہ تعالی شانہ کہ خود را عاصی و خوار و بدست نفس شریر گرفتار دانست کہ این جملہ رویت تقصیرات
و عجز خود ہر قدر کہ یافت از عنایت حق تعالی است کہ بحقیقت خود قدر رویۃ عجز بتقریر یافت ہمین است حظ از نیستی
کہ حقیقت بشری است و انچہ کہ ہستی است و نظر کمال خود آن حظ بشر نیست کمال ذات لا متناہی حق تعالی را می
سزد غیر او را جز عجز حظے نیست پس انچہ آن برادر مکرم از تقصیرات خویش نبشت نمود صاحب کمال مین حصہ از کمال است
اللھم زد فزد انچہ شغل باطن بایشان سپردہ شد اگر چہ بظاہر قلیل است آن را کثیر باید دانست و شغل آن بر قدر
کہ توان شد وقت عزیز خود صرف باید و سعی در آبادی آخرت باید نمود ہر چند سعی بشر چہ کاری دہد کہ جملہ ذرہ ذرہ باختیار
مختار حقیقی است تعالی شانہ مگر تاہم انچہ توان ازان سمت نباید بود سابقوا الی مغفرۃ من ربکم
نظر انداختہ کار خود باید کرد "تا یار کرا خواہد و میلش بکدام است" بدست بندہ حقیر چیست کہ تواند جملہ از حق تعالی است
لا حول و لا قوۃ الا باللہ کار خود کنند و این حقیر را بحسن ظن خود نواختہ آید بدعاء خیر یاد دارند فقط والسلام حافظ مسعود احمد
بعافیت اند سلام مسنون ایشان برسد۔

(۱۱۶) از بندہ رشید احمد عفی عنہ مولوی ممتاز علی صاحب مد فیوضہم بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند آپکا خط آیا
حال دریافت ہوا حق تعالی کی رحمت کا ہر دم امیدوار ہونا چاہیئے اور اپنے کام مین سرگرم رہے یہ بسط و قبض ہر
روز سب پر رہتا ہے گاہ کیفیت وارد ہوئی اور گاہ فرو ہوگئی مگر جب وارد ہو شکر کرنا چاہیئے لئن شکرتم لا
زیدنکم اور جب بند ہو جاوے تو دعا کرنا اور تضرع و زاری کرنا چاہیئے اسکو گمراہی یا شقاوت نہ جاننا چاہیئے
بلکہ لطف حق تعالی کا جاننا ضروری ہے یاس رحمت حق تعالی سے حرام ہے بلکہ رجا مین رہے والسلام ۲ جمادی الاولی
کو والدہ حافظ مسعود احمد نے انتقال کیا حق تعالی بخشے زیادہ کیا لکھون باقی سب خیریت ہے فقط مورخہ
۸ رجادی الثانیہ دوشنبہ۔

(۱۱۷) از بندہ رشید احمد عفی عنہ مکرمی مولوی ممتاز علی صاحب سلمہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند آپکا خط آیا

حال دریافت ہوا آدمی کو جو کام کرنا ضرور ہے اوسکے واسطے انتظار فرصت کا نہین کرنا چاہیئے مثلاً اگر کوئی بیمار
ہے اور علاج کرنا ضرور ہے تو یہ نہین انتظار کرتا کہ جب سب کار بار سے فراغ ہووے گا تو شروع معالجہ کرون گا
بلکہ معالجہ کو مقدم یا منجملہ تمام امور کے کرنا شروع کر دیتا ہے ہان اگر مرض کا غلبہ نہین اور علاج کی ضرورت نہین
یا علاج کرنا ہی مراد نہین تو دوسری بات ہے پس جب ذکر کرنا بندہ کو اگرچہ وہ نفل ہی ہے اپنے خیال و عزم مین
ضرور ہوا تو انتظار فرصت کا ہرگز درست نہین کیونکہ انسان ہرگز فارغ نہین ہو سکتا معاش کے اکتساب مین عیال
کی تربیت مین حوائج کی فراہمی مین ہر روز پریشان ہے تھوڑا یا بہت پس تا دم مرگ فرصت نہ ملیگی اور جب
شیطان کو محقق ہوا کہ یہ عزم فرصت کے خیال مین ہے تو ہرگز فرصت نہ لینے دیویگا اس خیال امید فرصت کو
قوت دیکر راسخ کریگا اور تسویف ڈالکر سد طریق خیر ہو ویگا۔ یہ فی الواقع دھوکا شیطان کا ہے لہذا انسان غافل کو
واجب ہے کہ ذکر و فکر آخرت کو کسی حال تعویق مین نہ ڈالے اگرچہ نفل ہی ہے کیونکہ اسکو کرنا ضرور جانتا ہے البتہ
اگر ممکن ہو تو امور دنیاوی کو تسویف کر دیوے اور جسقدر ذکر ہو سکے اگرچہ قلیل ہو اوسکو اس ہی تشتادیش سے
مخلوط کر کے کرتا رہے اگر پریشانی خاطر ہے تو فقط لسانی ہی سہی کہ اگر لطیفہ قلب معطل رہا و غافل ہوا تو زبان
تو معطل و غافل نہین مَا لَا یُدْرَکُ کُلُّہٗ لَا یُتْرَکُ کُلُّہٗ ذکر ایسی شے ہے کہ اگر اسکو کرتا رہے اگرچہ بے ہوشی
خواطر و پریشانی تعلقات مین محض تحریک لسانی ہو نافع اور موجب نورانیت قلب کے ہوتا ہے ہرچند ذکر
قلبی ہی ہے" اور ذکر کامل وہی ہے کہ تمام لطائف کو شاغل بنا دیوے مگر یہ نہو تو فقط لسان کو بھی کیون بیکار
کر دیوے یہ محض لسانی غفلت کا ذکر کشان کشان قلب تک پوہنچا دیتا ہے عضو لسان اگر جنت مین جائیگا تو
کیا دیگر جملہ اعضا محل نار ہو سکتے ہین ذکر وہ شے ہے کہ اگر کسی جزو انسانی سے متصل ہو ویگا تمام جسد کو اپنی طرف
کھینچ لیویگا۔ زنہار کہ آپ التزام شغل کیواسطے فرصت کا انتظار کرین اگرچہ پانچ چار منٹ ہی ہو مگر شغل کو شروع
کر دو اور خَیْرُ الْعَمَلِ مَا دِیْمَ عَلَیْہِ کو پیش نظر کر کے اوس ہی پانچ منٹ پر التزام کرین اگرچہ محض لسانی
بھاگتے دوڑتے ہو پس اس تحریر کو مبالغہ نہ تصور فرماوین اور اپنا کام ان ہی کامون مین بالالتزام شروع فرماوین
جب پانچ منٹ کا التزام ہوگا وہ زاید ہو جاوے گا فقط والسلام بندہ بھی پریشان ہے سب خیریت ہے مگر والدہ
حافظ مسعود احمد سخت بیمار ہین کہ نوبت یاس کی ہے حق تعالیٰ قادر ہے فقط والسلام۔

بنام جناب مولوی شیخ محمد صاحب زید فضلہ محرر رئیس سلہو وال

(۱۱۸) از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام مسنون آنکہ آپکا خط آیا حال دریافت ہوا وقت حرکت قلب کے

جو حرارت قلب پر ہوتی ہے وہ اثر ذکر کا ہے اور عمدہ امر ہے اور چار خاندان قادریہ چشتیہ نقشبندیہ سہروردیہ ہین اور خانوادہ اوسکو کہتے ہین جو انمین سے شاخین نکلی ہین سو شاخین بہت ہین چودہ خانوادہ جسنے لکہے ہین اوسوقت مین چودہ تہے اوسکے بعد بہت زیادہ ہوگئے ہین غرض خانوادہ بہت ہین چودہ کسی وقت خاص مین تہے اب چودہ کہنا درست نہین پرانا لفظ ہے اور آپ کے بہائی کیواسطے دعا کرتا ہون حق تعالی افضل فرمادین آمین۔ فقط والسلام

(۱۱۹) از بندہ رشید احمد عفی عنہ السلام علیکم خط آیا حال دریافت ہوا تم شغل کو برابر کرتے رہو جب اسکا وقت آویگا قوت بھی ہو جاوے گی ایسا ہی ہوتا ہے کہ گاہ حرکتہ بنفسی معلوم ہوتی ہے اورگاہ وہ حرکت محفوظ ہو کر حرکتہ متصل بنجاتی ہے اور گاہ حرکتہ محسوس بھی نہین ہوتی تم کسی امر کا کچھ خیال اور غم نہ کرو جسقدر ہو سکے اوس مین مشغول رہو آدمی کا کام کرنا ہے اور مابعد کا حال دریافت کرنا ضرور نہین بالفعل جو کچھ ہے اوسکو کرو اور یہ کسی کے اختیار نہین کہ حد معین کر دیوے کہ اتنے ایام مین فلان امر حاصل ہو جاویگا ذکر جہانتک ہو سکے کرنا کام ہے دنیا کے تعلقات سب خلاف شغل کے ہین مگر نا چاری ہے۔ ریاضات ترک طعام و کلام و صحبت انام اور خواب و اشغال کا نام ہے جس سے نفس پر بہر امر شاق ہووے فقط ذکر کرنا کوئی ریاضت نہین۔ تسبیح رکھنا درست ہے اور قرآن باقی اگر یاد ہو جاوے تو بہتر ہے اور جسقدر یاد ہو گیا ہے اوسکا محفوظ رکھنا بہت ضرور ہے مبادا بہول جاؤ کہ اسکا بہت سخت گناہ حدیث مین آیا ہے۔ اول وضو کرکے فرض ادا کر لیا کرو پہر دوسرا وضو کرکے نوافل پڑہئے اور وظائف بلا وضو بھی درست ہین (شاید صاحب عذر تہے کہ وضو رہ نہین سکتا تہا واللہ اعلم) فقط والسلام۔

(۱۲۰) از بندہ رشید احمد عفی عنہ برادرم منشی فتح محمد صاحب سلمہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند آج آپکا خط آیا ضعف دماغ کی شکایت دریافت ہوئی حق تعالی صحت دیوے بندہ تندرست ہے مطمئن رہین اور خمیرہ گاؤ زبان خواہ کیسا ہی ہو مفید ہوگا اگرچہ سادہ ہی ہو سو اوسکو اور شیر گاؤ کا استعمال کرو حق تعالی فائدہ بخشے کھانے کے باب مین بھی پرہیز رکہنا ہر شے سے اجتناب کرنا دال مسور کی اور گوشت گائے کا مت کہانا فقط باقی خیریت ہے دعا گو ہون اور تمہے ہی طالب دعا کا ہون حق تعالی ہمکو نیک بخشے ہین آپ خط مین حافظ مسعود احمد کو سلام لکہا کرین حافظ محمود مرحوم دو سال ہوئے کہ اس عالم سے رحلت فرما گئے مجھ اوکا دکھ پریشان و حیران کر گئے ہین جب تم اوسکو سلام لکھتے ہو مجکو بیقراری ہو جاتی ہے آیندہ اوسکا مت لکہنا فقط والسلام

(۱۲۱) از بندہ رشید احمد عفی عنہ السلام علیکم آپکا خط آیا حال دریافت ہوا اوس حرکت پر جہانتک ہو سکے خیال رکھو جب اوسکو قوت ہو جاویگی تو کوئی اوسکو مانع نہو گا ابھی پختگی اوسمین نہین ہوئی اور یہ کام جلدی کا نہین بتدریج ہوتا ہے اوالا شغل کا کام کامل جب ہوتا ہے کہ جملہ امور کو چھوڑ کر رات دن اسمین ہی مشغول ہو جاوے جیسا بزرگون نے سب کو ترک کر کے خلوۃ کی اور جو مشغول دنیا کے امور مین ہین کبھی صبح شام شغل بھی کر لیا اونکو بہت دیر مین مشق ہوتی ہے پس آپ سے جسقدر ہو سکے اسکو کرتے رہو نا مین چلتے پہرتے کام کرتے بھی جسقدر خیال ہو سکے کرو جب یہ اپنی مراد کو پونچیگا خود تمکو مشغول کر لیوے گا فقط باقی معاش کا معاملہ بہت تنگ ہے بعد ترک کے زیادہ پریشانی ہوتی ہے لہذا اول دوسری جگہ مقرر کر کے ترک کرنا مناسب ہے ورنہ زیادہ موجب پریشانی کا ہو جاوے گا۔ فقط والسلام۔

بنام حاجی ظہور احمد صاحب انبہٹوی

(۱۲۲) برادرم حاجی ظہور احمد صاحب سلمہ السلام علیکم آپکا خط آیا جس سے بوئے دین دریافت آتی ہے الحمد للہ کہ افسوس دین کا اوس صاحب نصیب کو نصیب ہوتا ہے کہ نصیب رحمۃ کاملہ کا کامل رکھتا ہے برادرا یہ تمام شریعت کا علم اور طریقت کا طریقہ نور یقین کی تحصیل کے واسطے ہے اور انجام و منتہے اسکا یہ ہی تو ہے کہ "جسکو مسلمان سرسری طور سے علم رکھتے ہین وہ یقین حق یقین مثل مشاہدہ کے ہو جاوے" یہ انتہا سب طرق کی ہے سو جتنے اوس سر کو پکڑا کر اوس سے درے ہرگز نہایت نہین۔ صحابہ رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین نے تمام اپنا خان ومان اور آبرو و جان کیون دی تھی کیا دیکھا تہا؟ یہ ہی فیض صحبت فخر عالم علیہ السلام سے یقین حاصل ہو گیا تہا کہ دنیا کا فانی ہونا اور آخرۃ کا باقی ہونا اپنا لاشئے ہونا اور حق کا کارساز ہونا یقین ہو گیا تہا پس اسپر مدار سب کام کا تہا۔ حضرت سیدی عبد القادر جیلانی اور خواجہ خواجگان معین الدین چشتی اور سید الطائفہ بہاؤ الدین بخاری کیون بڑے ہو گئے؟ اسی یقین کے سبب سے بڑے ہوئے تھے سو عزیزا یہ دولت اگرچہ ہرگز ہرگز سہل نہین تمام جان و مال دیکر اس سے ایک ذرہ ملے اور عمر نوح علیہ السلام خرچ کر کے اگر ذرہ ملے تو مفت اور بہت سہل اور جلد ہے مگر تاہم کچھ مشکل نہین اگر مقدر ہے۔ ورنہ کچھ بھی نہین۔ یہ ہی کہا ہے جسنے کہا ہے "ایک اچھر پریم کا پڑہے تو پنڈت ہو" سید الطائفہ حضرت احمد مجدد فرماتے ہین کہ "کل سات قدم ہین بس" سو سات قدم تو سات ہی ہین ایک قدم بھی اگر لاکھ سال مین طے ہو تو جلد ہے مگر جو فضل اللہ تعالی شانہ ہو تو ایک ساعت ہے۔ الحاصل اگر حاصل نہ ہو یاوے محصلین کی جماعت مین

تو شمار ہو جاوے ؎ الحق کہ کشف و کرامت ایک جو برابر بھی نہیں اس نور یقین کے سامنے" حق تعالیٰ فرماتا ہے
وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ط جسقدر یقین ہے اوسیقدر قوت ایمان و تقرب ہے الحاصل اگرچہ
یہ قوت تاثیر اور وجد اور کشف اور تصرف دنیا مین بہت ہے مگر یہ نور یقین مثل کیمیا کے نادر الوجود ہے اگرچہ عالم
خالی نہین۔ اشغال سب اسکے مقدمات تھے اب خود مقصود ہو گئے پس اپنے شرائط و ارکان کیساتھ آدمی کار
کرے تو قدر مقدر پاتا ہے۔ نہ یہ نسبت حقہ معدوم و مفقود ہے اور نہ تحصیل اسکی محال ہے اگرچہ اہل اس نسبت کے
ہر روز کم ہوتے ہین اور اب اقل قلیل ہین مگر عالم خالی بھی نہین ہے طرق اربعہ کا اس ہی نسبت پر انتہا ہے اور اسکے
ہی واسطے گھر بار ترک کرکے حیران و پریشان ہوئے ہین ہر چند آپ نے تھوڑا کلمہ کہا مگر الحق کہ خوب فہم کی بات
اور تمام مدعیٰ لکھا مجکو اس تمہاری تحریر سے نہایت ذوق آیا اے کاش کہ اس یقین کا شائبہ ہو بھی اس محروم کو
لگ جاوے کہ سارا مدار اسپر ہی ہے" اس نسبت کا نام نسبت احسان ہے" کہ بعثت جناب فخر رسل علیہ السلام
کی اسکے ہی واسطے تھی اور صحابہ جملہ اس نسبت کے حامل تھے علیٰ حسب مراتبھم پھر اولیا امت نے اسکو دوسری
طریقہ سے پیدا کیا کہ ہر ایک نے اشغال اپنے اپنے طریقہ کے وضع کئے سو یہ سب مقدمات اسکے ہین اور بس
اسکا کوئی طریق معین نہین ہر شخص کا طرز جداگانہ ہے مگر اس زمانہ مین ترک تعلق کو شرط کامل ٹھیرایا ہے ؎
نخست موعظۂ پیر محفل این سخن است ❊ کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید۔ اور پھر کوئی بتلانے والے کی ضرورت
شدید ہے کہ بدون ہادی کسطرح اندھیری راہ کو طے کرے بس زیادہ کیا کہون اپنے حوصلہ سے زیادہ فہم
سے خارج ہے اور خود یہ درماندہ تمنی اسکی رکھتا ہے ہر چند حاصل کچھہ نہین مگر ؎

أُحِبُّ الصّٰلِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ — لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

(۱۲۳) از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند آپکا پرچہ آیا صحت رسی موجب سرور ہوئی
یہان انبہٹہ گنگوہ مین ہیضہ ہے بہت آدمی مر گئے بعض عزیزون کا انبہٹہ اور گنگوہ کے صدمہ ہے مگر رضاء
حق تعالیٰ مین کیا چارہ ہے اوسکی قضا پر راضی ہونا جز و ایمان ہے۔ بندہ اور سب گھر والے تندرست ہین
کل کی خبر نہین زیادہ کیا لکھون ضعف و دردسر کے واسطے اگر دس گیارہ بادام کے مغز کو ہموزن مصری کے
ساتھہ سوتے وقت یا صبح کو کھالیا کرو تو حق تعالیٰ سے توقع ہے کہ فائدہ ہووے والسلام۔

(۱۲۴) از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام مسنون آنکہ آج آپکا کارڈ آیا آپ کے طے معاملہ سے سرور ہوا
یہان کی کیفیت یہ ہے کہ ۷ جمادی الاولیٰ روز جمعہ کو والدہ حافظ مسعود احمد کا انتقال ہو گیا حق تعالیٰ انکو بخشے

اور ہمکو عبرت دیوے آمین والسلام حافظ مسعود احمد کا بھی سلام مسنون پونہچے۔

(۱۲۵) از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند بندہ بعافیۃ ہے آپکا خط آیا حال مندرجہ معلوم ہوا خواب پریشان کا اثر تو معلوم ہو لیا دولون خواب جسمین سانپ کا نکلنا اور مارنا ہی ہے اوسکی تعبیر تو ظاہر ہو گئی کہ وہ موذی گجراتی خود ذلیل و پست ہوا۔ شاہ صاحب قدس سرہ کا کبیدہ ہونا شاید یہ وجہ ہے کہ مصافحہ موافق قاعدہ کے نہوا ہو اور ابتلا آپکا کفار کی حاضری مین ناپسند ہو و الغیب عند اللہ مگر اوسکی مکافات دوسری خواب سے جسمین خواجہ قدس سرہ کو دیکھا ہو گئی ہے اور مقدمہ کاذب بنگالی کا بھی رفع ہو جاویگا باذنہ تعالی۔ کیا عجب ہے کہ ایسے بدمعاشون کی شرکت کہ لین دین اوسمین کرنا پڑتا ہے موجب ناخوشی شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ کا ہوا ہو اور معانقہ خواجہ قدس سرہ بشارت اوس سے نجات کی۔ اب انشاء اللہ سب قصہ رفع ہو جاویگا والسلام یکشنبہ ۲ جمادی الاولی۔

(۱۲۶) از بندہ رشید احمد عفی عنہ السلام علیکم جواب آپکے پہلے خط کا روانہ کر چکا تہا کہ آپکا منی آڈر صہ کا پہونچا ہرچند قبول مین نفس کی خوشی ہے گو آپکی خوشی کا بہانہ ہو مگر بفکر حال خود اور حسن ظن آپکے تردد بھی ہوتا ہے آخر کار وہی اپنے نفس کی حرص کے اتباع کا غلبہ اور قبول مین آپکی خاطر کی خوشنودی کا بہانہ بقدر حجت قبول ہوا۔ تاریخ یہان شنبہ کی یکم ہے اور سب جگہ یہی تاریخ ہے آپکے وہان بھی یہی ہے اب تو مخالفت نہین مگر وہان عید مین دیکہیے کیا پیش آوے یہان سب خیریت ہے۔ مسعود احمد اور اوسکی والدہ کو تحیات اسلامیہ پہونچے و مولوی خلیل احمد صاحب اور مولوی صدیق احمد صاحب اور مولوی پیر محمد خان صاحب سب گنگوہ مین ہین تمکو سلام مسنون اونکا پہونچے باقی خیریت مسعود محمود کا بھی سلام مسنون پہونچے۔ ۲۱ رمضان

(۱۲۷) عنایت فرمائے بندہ حاجی ظہور احمد صاحب سلمہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند یہان سب طرح خیریت ہے بارش بھی اکثر جگہ اچھی ہے مگر نرخ گندم ۱۶ آثار بکتا ہے تاریخ سہ شنبہ کی یکم ذی الحجہ قرار پائی پنجشنبہ کو عید ہو دیگی اب وجہ تحریر کی یہ ہے اگرچہ بندہ کے لکھنے کی ضرورت نہین مگر بوجہ زیادہ تاکید کے لکھتا ہون ورنہ یہ کام خود آپ پر واجب ہے وہ یہ کہ کسی ضرورت کی وجہ سے آپکی والدہ صاحبہ کو سو روپیہ کی ضرورت ہے اور وہ تمسے بطور قرض چاہتی ہین ہرچند کہ حدیث صحیح ہے کہ "تو اور تیرا سب مال والدین کا ہے" یہ محل قرض کے نام رکہنے کا نہین مگر وہ قرض ہی لیتی ہین اور ایکسال کا وعدہ ادا کا ہے اور بندہ اوسمین ذمہ کرتا ہے میرا ذمہ بھی ایک لغو و فضول ہے مگر یہ بھی محض تاکید ہے پس اسکا سرانجام بہت جلد کرکے روانہ کردو بندہ کے

پاس یا جسکو تم مناسب جانو یہ امر والدہ کا ہے جسمین عذر چون وچرا ممنوع ہوویگا اور وجہ گو وہ بیان نکرین مگر واضح ہے۔ بہرحال اونکی رضا تمکو ضروری ہے اور پہر بندہ کا یہ ہے اسکی جلد تدبیر کرو اگر خدانخواستہ اونکے انتقال کی اس عرصہ مین صورت ہوئی تو اول ترکہ سے آپکا یہ دین ادا ہوگا یہ فقرہ اونکی طرف سے نہین بندہ نے لکھا ہے بس زیادہ تطویل کرنا ضرور نہین اونکا حکم تمکو قبول کرکے عمل کرنا واجب ہے اور بندہ ساعی اور نام قرض کا نہین بلکہ فی الواقع قرض ہی ہے تو واضح نہین اصل ہے آگے تمہاری توفیق وبرچھے فیض احمد چونکہ کسی کام کا نہوا تمکو حق تعالی نے ہرطرح دین ودنیا کی فہم دی تمسے کہا جاتا ہے فقط والسلام جواب سے جلد مطلع کرنا نہین بلکہ ارسال مطلوب ہے۔

(۱۲۸) از بندہ رشید احمد عفی عنہ عنایت فرمایم حاجی ظہور احمد صاحب سلمہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند کل جواب خط ور سید ۲۰ روپیہ روانہ کرچکا تہا آج آپکا دوسرا خط آیا اسے برادر گریہ وزاری والتجا بحضرت الہ العلمین عین سعادت ہے اور خائف ہونا اپنی تقصیر پر بہی بڑی نعمت ہے اسے زیادہ نہ کوئی وظیفہ ہے نہ کوئی حال ووارد ہے مگر سنو کہ آیۃ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ الخ کفار کی شان مین ہے کہ بلا توبہ مرگئے ورنہ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ حدیث صحیح ہے اور معذور کی معذرت اور عاصی کی توبہ کے قبول کا وعدہ ہے درصورتیکہ آپ تائب خائف ہین تو توبہ کو کسطرح کوئی رد کہہ سکتا ہے حق تعالی خود توبہ کے قبول کا وعدہ فرماتا ہے اور آیہ یہ ہے يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ ظالم وہ ہے جو بالفعل مبتلائے ظلم ہو مشرک وہ ہے کہ بالفعل شرک کا ملوث ہو۔ جو تائب ہوا وہ مشرک وظالم نہین کہ شرک وظلم دفع ہوگیا اب اسکو مشرک وظالم کہنا درست نہین پس جو لوگ کہ قیامت کو ظالم ہووینگے وہ وہ جماعت ہے کہ بدون توبہ کے شرک مین ملوث فوت ہوئی تو فرماتے ہین کہ مشرکین کو اوس دن عذر نفع نہ دیوے گا۔ یہ معنی نہین کہ اگر کوئی مشرک آج (دنیا مین) توبہ کرے اوسکی توبہ نافع نہوویگی پس یہ تازیانہ آپکی فہم کی کمی سے لگا ہے رہا یہ کہ حق والدہ مین کوتاہی ہوئی سو اوسکی تدبیر اب ایصال ثواب اور اون کے لئے استغفار ہے کہ اونکی روح راضی ہوجاویگی پس اور اپنے واسطے بہی استغفار کرنا اور ڈرنا بہتر بات ہے مگر اسقدر خوف مت کرو کہ اصل مطلب سے بہی جاتے رہو ڈرتے بہی رہو اور توقع بہی رکھو فقط والسلام لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ۔

(۱۲۹) از بندہ رشید احمد عفی عنہ السلام علیکم آج خط آیا حافظ مسعود احمد کو صحت ہوگئی مگر حافظ محمود کو مسعود احمد کے ساتھ بخار لرزہ مین مبتلا ہوکر صحت ہوگئی تہی بعد چند روز پیچش ہوئی پہر اسہال دموی شروع ہوئے یہانتک

کہ سبب قوی تحلیل ہوگئے کچھہ علاج نہو سکا تقدیر غالب رہی ۱۶ ر جمادی الاولیٰ کو انتقال ہوا ہنوز صدمہ حافظ محمد اسحٰق نواسہ کا نہ بہولا تہا کہ یہ صدمہ اوس سے بھی زیادہ ہوگیا رضینا بقضاء اللہ تعالیٰ دعاء مغفرت وایصال ثواب قرآن اگر ہوسکے آپ بھی اعانت فرماوین باقی خیریت ہے والسلام مورخہ ۲۲ ر جمادی الاولیٰ جب تک دخول حشفہ نہو جاوے حلتہ نہین ہوسکتی اگر ایسا عنین ہے کہ ایسا کرسکے تو درست ہے ورنہ نہین والسلام (حلالہ مطلقہ مغلظہ کا مسئلہ ہے)۔

(۲۰) از بندہ رشید احمد عفی عنہ برادرم منشی حاجی ظہور احمد صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہٗ آپکے تین خط پہنچے جواب پہلے خط کا اور رسید منی آڈر ۵ کی روانہ کرچکا ہون یہ تیسرا خط آیا اسکے جواب مین دو تین روز وقفہ ہوا۔ ۳۰ ر کو خط آیا پہلی دوسری کو جواب کی فرصت نہ ہوئی مولوی خلیل احمد صاحب آئے تھے ۲۹ ر کو انبیہٹہ جالئے چونکہ اپنی زوجہ کو بہاولپور لے گئے ہین ۲۹ ر کو گنگوہ سے جاکر سامان سفر مہیا کرکے دوسری کو روانہ ہوئے مولوی نذیر احمد کل ۲ ر کو مجھسے ملنے گنگوہ آئے بعد عصر روانہ ہوئے آج ۳ ر کو انبیہٹہ سے روانہ ہوکر بمعیت مولوی خلیل احمد ۴ ر کو سہارنپور سے روانہ بہاولپور ہوونگے خواب اول مولوی صاحب نے وقت وضو کسیکو مارا الخ وہ شخص شیطان تہا جسکو مولوی صاحب نے مارا اور حاکم بھی شیطان ہے کہ اس زمانہ مین ظلمہ نائب شیطان ہین مولوی صاحب حرز الٰہی مین کچھہ پروا کسی کی جہاد لسانی مین نہین کرتے کسی شیطان کی پروا نہین فرماتے اور چونکہ برائے خدا تعالیٰ کرتے ہین اونکی معاونت خود کفار ومخالفین کیطرف سے ہوتی ہے ذات پاک فخر عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خواب مین دیکھنا عین ایمان ہے اور جناب علیہ السلام لاریب جو لوگ سنت کے اتباع مین سرگرم ہین اونکے ساتہہ کمال خوش اخلاقی سے معاملہ فرماتے ہین جو سنت کیطرف متوجہ ہوتا ہے آپکی عنایات اوسکی طرف توجہ فرماتی ہین اس خواب کی تعبیر کی حاجت ہی نہین مبارک ہو طغیانی معاصی خلق کا بشکل دریا وطوفان کے نمودار ہوتا ہے اور بسبب کثرۃ کے اندیشہ ہلاک خلق مراد اس سے ہے مگر شکر ہے کہ تم اوس وقت کلمہ شہادت کو یاد رکھتے ہو یہ عین سعادت وایمان کا نشان ہے آخر ہلاک وقیامت آنی ہے اور طوفان غضب ایسی صورت مین جو فی زماننا موجود ہے وارد ہونا سزائے اون افعال کی ہے اور جب قہر الٰہی تعالیٰ شانہ عباد پر بسبب معصیت فجار فساق کے ہوتا ہے تو نیک وبد کی تمیز نہین ہوتی اوس وقت سب کے سب مورد غضب ہوتے ہین لیکن ایسی حالت مین جو تذکرہ اور ذکر شہادت مین فوت ہوا انجام کار ناجی ہوا اور عذاب آخرت سے

فارغ ہوا اور جو غفلت اور روا و یلا مین مرا قہر الٰہی کا آخرۃ وا و لی مین محل بناپس ہزار ہزار شکر کی جگہ ہے کہ تمکو اوسوقت کلمہ شہادت یاد آیا اور اوسکے ملازم رہے- اگرچہ خوف ہے مگر رجا بھی نہایت ہے زیادہ کیا لکھون سطمئن رہو اور حق تعالی سے نجات کی دعا کرو ہو سکے تو قصد اس ملک کا کرو وہان رہنا ایسے دور و دراز ملک مین اچھا نہین معلوم ہوتا فقط والسلام-

(۱۳۱) حاجی ظہور احمد صاحب السلام علیکم آپکا خط اور پوست کارڈ آیا "شبہ بیع ڈبل روٹی مین لکھا ہے" شراب کی بیع تو حرام ہے اور جس شے مین شراب مخلوط ہوا اور بالیت ہووے کہ کسی کام مین لانا درست ہو تو اوسکی بیع بھی درست ہے مگر جو شے کہ اوسکا استعمال کسی شے کا نہو اور جس کام کی وہ ہے وہ حرام ہو تو اوسکی بیع درست نہین - دیکھو انگوٹھی جسکا استعمال حرام ہے اوسکی بیع کو حرام لکھا ہے حالانکہ وہ پیتل بیع کرنا درست ہے- روٹی ڈبل سوائے کھانے کے اور کسی کام کی نہین اسکی بیع بھی حرام کہ کھانا اوسکا حرام ہان اگر کچھ اور کام بھی اس سے ہو سکتا یا پاک ہو سکتی تو بیع حلال ہو جاتی سو یہ شبہ بے موقع ہو گیا اعانت حرام کی بھی حرام ہے باروت کے بنانیکے واسطے شراب کا خریدنا شرع سے حرام ہے گو باروت کا خریدنا درست ہے چلانے مین کوئی قباحت نہین ہان اگر باروت کہانے کی چیز ہوتی اور کوئی کام اوس سے نہوتا تو اوسکا خریدنا بھی حرام ہوتا- نکھار خاک سوختہ عظم کا ہوتا ہے لہذا اوسکا کچھ حرج نہین اور مردار کی ہڈی اگر حلال جانور ہے نجس بھی نہین ہوتی ہان سور کی ہڈی نجس ہے مگر حل کردہ وہ سب پاک ہو جاتی ہے صبح صادق کا یہ قاعدہ کہ ہفتم حصہ شب ہوتا ہے غلط ہے یہ تقریبی حساب ہے نہ تحقیقی بڑی شب مین کہ ۱۳ گھنٹہ کی ہوتی ہے خود بلند مکان پر چڑھکر دیکھا کہ دو گھنٹہ کی صبح نہین ہوتی اور واقعی ماہ اساڑھ کی جولائی کے مطابقت ہے صبح صادق بہت بڑی ہے چار گھڑی اور ۲ منٹ کی ہے اور باقی شہور کی اس سے کم ہوتی ہے اور یہ حساب ہمارے اس ملک کا ہے اور وہان حال معلوم نہین وہان کے درجات کو اور یہان کو بڑا فرق ہے ہر درجہ کی صبح صادق اور طلوع و غروب مختلف ہوتا ہے وہان کا حال مجکو معلوم نہین بندہ کی رائے تو یہ ہے کہ بسہولتہ تم ترک کرکے اس ملک مین چلے آؤ اسقدر بعد مسافت (مقام تمہارا لوانو ملک برما) پر مت رہو خصوصًا ایسا ملک- یہ یقین کرتا ہون کہ چار سو روپیہ کی قدر تمنے جمع کیا ہو دے گا سو قدر تلاش روزگار کو یہ کافی ہو دیگا سو اب اس ملک مین آنیکی فکر کرو خدا تعالی یہان بھی کوئی صورت کر دیویگا ایسے وحشی ملک مین رہنا کیا ضرورت ہے اور اوسوقت بہ سبب تمہاری تنگی و پریشانی کے

وہان جانا پسند کرتا تہا اب کچہہ جمع ہو گئی ہے اور والدہ صاحبہ تمہاری طلب کرتی ہین تو اب چلا آنا ہی اچھا معلوم ہوتا ہے مگر ہان ایسی جلدی مت کرو سارٹیفکٹ لیکر آنا اور اب برسات مین دریا کی ہوا بھی اچھی نہین جب دریا کی کلفت کم ہو جاوے اوسوقت چلے آنا اور ابھی سے سامان وارادہ آنے کا کرو بس اب مکان کا بنانا خریدنا بھی بے سود ہوا اوسکا جواب بھی معلوم ہو گیا اور دوسری بات بھی فضول لغو ہوئی اوسمین بھی طرح طرح کی دشواریان ہین اگر اولاد ہوئی بڑی دقت ہے اور عدل نہ ہوا تو بھی مشکل ہے اور گھر مین رنج ہوا تو بھی دشواری سو دو تین ماہ صبر کر کے گھر چلے آؤ یہ ہی بہتر ہے اور جو بہاولپور علاقہ ہو گیا تو اسکو بہت پسند کرتا ہون کہ گویا اپنا ہی ملک ہے فقط والسلام آگ لگنا گھر کا وہی ارادہ مخفی آپکا ہے اور خود ہی بجہا دینا اس ارادہ سے باز رہنا دوسرے کو اسکے واسطے طلب کی ضرورت نہین ہے اور مستقرض جو قرض ادا کرے ادا کرنا ذمہ اوسکا ہے خرچ منی آڈر مجرا نہین لے سکتا فقط۔

(**۱۳۳**) از بندہ رشید احمد عفی عنہ عنایت فرمائے بندہ حاجی ظہور احمد صاحب سلمہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند آپکا خط آیا اور منی آڈر عـــہ کا بھی پہونچا بندہ کے نزدیک ایصال ثواب مین اگر صدقہ جاریہ ہو تو اعلیٰ درجہ ہے کہ دیر تک اوسکا ثواب پہونچتا رہتا ہے اور جو گرسنہ حاجتمند کو دیا جاوے تو بھی ثواب ہے مگر جب اثر ختم ہوا ثواب منقطع ہو گیا پس ایسی حالت مین یہ روپیہ یا کسی مسجد کی تعمیر مین صرف ہو یا رباط مکہ جو اب وہان بنتی ہے اور ایکے سال اوسمین دو سو آدمی سے زیادہ غربا فروکش ہوئے اوسمین بہیجا جاوے یا کوئی کتاب دین کی خرید کر وقف کر کے اون کے نام پر ثواب کیا جاوے یہ تین صورت ہین انمین سے جسکو تم پسند کرو ویسا کیا جاوے تا تمہاری اجازت کے یہ روپیہ امانت رہیگا مسجد لکھنوتی مین افتادہ پڑی ہے وہ لوگ اوسکی تعمیر شروع کرینگے مین اوسمین معتبر ذریعہ سے صرف ہو جاوے اور دریں ولا حجاج بھی مکہ کو جاتے ہین وہان ارسال ہو جاوے یا بخاری یا کوئی کتاب خرید کر وقف کیجاوے ہرسہ صورۃ اب ممکن ہے جسکو راجح جانو لکہہ دو۔ درباب غیر حاضری حسب طلب والدہ مرحومہ جو آپ تردد لکہتے ہین تو تم مجبور معذور تھے اگر نہ آسکے تو معذور ہو البتہ اگر آسکتے تو اندیشہ تہا اب جو مقدر تہا ہوا اوس مرحومہ کی ایصال ثواب استغفار دعا صدقہ سے اعانت کرو اونکی روح خوش ہو جاویگی آنا نہ آنا دنیا کی راحت وسرور کے واسطے تہا اگر تم آتے تو کیا ہوتا فقط اپنے گھر مین اور بچون کو بندہ کیطرف سے اور والدہ مسعود احمد کیطرف سے تحیات پہونچا دیوین فقط مورخہ ۳۰ جمادی الثانیہ۔

———(✤)———

بنام مولانا الحاجی المولوی محمود حسین صاحب بریلوی دام مجدہ

(۱۳۳) مولوی محمود حسین صاحب السلام علیکم۔ آپ کا خط آیا حال معلوم ہوا جو کچھ مقدر ہو چکا ہے اوسمین کوئی کمی زیادتی نہین کرسکتا اور وہ ہی بندہ کے حق مین مستحسن ہے فقط ذکر کے وقت سردی اور قشعریرہ ہونا یہ بھی اوس ہی سلطان ذکر کے آثار مین سے ہے اور امر محمود ہے۔ مسح گردن مستحب ہے بعض احادیث سے اسکا نشان ملتا ہے جذامی کے ساتھہ اختلاط کرنا درست ہے اور الگ رہنا باین وجہ کہ مبادا یہ مرض ہو جاوے اور اپنے دل مین عقیدہ ہو جاوے کہ یہ مرض متعدی ہے جایز ہے کہ پہلے سے ہی الگ رہے تا فساد اعتقاد پیدا نہ ہووے۔ سکوت اداء سنن سے بعد فرض فجر عند الحنفیہ منسوخ ہے عموم اوس حدیث سے جو درباب منع نوافل بعد الفجر والعصر وارد ہوئی ہے یا خصوصیۃ پر محمول ہے کہ کسی وجہ غیر معلوم سے آپ نے اوس شخص کو اجازت دی مگر وہ شخصیہ ہے کلیہ حکم اوس سے حاصل نہین ہو سکتا کلیہ منع نوافل کا بحال خود رہے گا فقط اداء سنۃ فجر درصورت جماعۃ فرض بشرطیکہ ایک رکعۃ جماعۃ ملجاوے اور سنۃ کو پردہ مین ادا کرے بحضور جماعۃ نہ پڑہے درست ہے ورنہ نہین اور یہ امر تاکد سنۃ فجر کے باعث ہے اور سنن مین یہ امر نہین ہوتا اور مدرک ایک رکعۃ کا مدرک جماعۃ وصلوۃ کا ہوتا ہے اور کم از رکعۃ کا ادراک فضیلۃ ہے نہ ادراک جماعۃ نصف کو حکم کل ہے لہذا ایسی صورت مین ادا کا مضائقہ نہین اور بحضور جماعۃ ہرگز نہین پڑہنا چاہیے کہ مخالفۃ جماعۃ مسلمین وافتراق حرام ہے فقط والسلام۔

(۱۳۴) مولوی محمود حسین صاحب السلام علیکم۔ آپکا خط آیا حال معلوم ہوا۔ بندہ کے نزدیک کتب دینیہ کا پورا کرنا عمدہ ہے اور ادب کی چندان ضرورت نہین ایک دو کتاب بھی کافی ہے اور کتب دینیہ کے درس کو شغل باطن پر ترجیح دیتا ہون سو اگر اتمام کتب دینیہ کا مراد آباد ہی ہو جاوے تو عمدہ ہے کہین جانا کیا ضرورت ہے ورنہ چندے قیام مراد آباد رکھو پھر جیسا ہووے گا کرنا اور معقول کا خیال ہرگز مت کرنا بس مختصر معانی کا ختم کرلینا مناسب ہے یہ بھی ایک فن عمدہ ہے اور کار آمد دینیات ہے بعد ازان اگرچہ قلیل ہی ہووے بقایا تفسیر وحدیث وفقہ واصول ہو جاوے اصول مین توضیح تلویح کافی ہے ہرچند اصول آتا نہین مگر تاہم کار آمد علم ہے اور قدر مایحتاج تو نور الانوار مین ہی حاصل ہو جاتا ہے فقط الحاصل اتمام علوم دینی کا ضرور ومقدم جانو اگر مراد آباد ہو جاوے تو بہتر ورنہ دوسری جگہ تکمیل چاہیے فقط والسلام تعبیر خواب ہر دو خواب یہ ہے کہ کوئی صورت اس صورت موجودہ سے عمدہ تمہارے واسطے ہو دیگی

اگرچہ کہین ہو فقط سبکو میرا سلام مسنون کہنا یہان ہیضہ رہا اب کم ہے سب خیریت ہے سبکی طرف سے سلام پہونچے

(۱۳۵) حافظ محمود حسین صاحب۔ السلام علیکم۔ آپ کا خط آیا شغل کے ناتمام رہنے کا افسوس لکہا ہے برادرم حصول دولت آخرۃ کا رنج و افسوس بھی نعمۃ ہے جو شوق پر دلالت کرتا ہے شوق ذکر و شغل الی اللہ تعالی کسی سعید کو نصیب ہوتا ہے اور فی الواقع ورد آخرۃ کی برابر کوئی دوا و لذت نہین بہر حال جو کچہہ ہو سکتا ہے کرتے رہو اور جب گاہے ناغہ ہو گیا تو دوسرے وقت قضا کر لیا التزام تہوڑے شغل کا بھی عمدہ ہے اور وہ حرکۃ قلب جو محسوس ہوتی ہے اوسپر تم خود قصداً ذکر اسم ذات قایم کر لینا بلکہ اوس حرکۃ کو بطور یادداشت پاس انفاس التزام کر کے خیال مین رکھو پاس انفاس اور یہ حرکۃ اگر جمع ہو جاوے تو بہت بہتر بات ہے ورنہ خیر جسقدر ہو سکے حرکۃ کو بخیال ذکر خیال مین قایم کر لو اور اکثر اوقات اوس حرکۃ کو لحاظ رکھو اور خود قلب کی طرف بھی دہیان رکھنا چاہئے رمضان شریف مین قرآن شریف پڑہنا مناسب ہے کہ سال بہر یہ کام آتا ہے مگر شغل کو بہت التزام رکھنا الغرض عدد اسم ذات اگر چار ہزار نہ ہو سکین چند روز کو دو ہزار ہی رہنے دو جاڑے کے موسم مین رات طویل ہووے گی اوسوقت زیادہ کر دینا۔ خواب تمہارا مقبولیۃ کا نشان ہے نسبت اہل حق سے تمکو حصہ کامل ملے گا انشاء اللہ تعالی فرحت کی بات ہے مبارک ہووے فقط پیرجیو صاحب و عبداللہ شاہ مسعود وغیرہم سلام کہتے ہین۔

(۱۳۶) برادرم حافظ محمود حسین صاحب۔ السلام علیکم۔ آپکا خط آیا مسرور کیا بندہ بخیریت ہے قرآن شریف کا سُنانا بہت اچھا ہوا جب خیال اس بات کا آیا کہ مقتدیونکو میرے پڑہنے سے خوشی ہوئی تو فوراً یہ خیال کر لیا کہ اسمین میرا کیا کمال ہے سب حق تعالی کا احسان ہے میرا کچہہ دخل نہین اور اپنے عُجب پر اس مضمون سے تواضع کر لی کہ مین تو وہی مشت خاک ناپاک شے کا زادہ ہون یہ سب خوبی و حمد خداوند تعالی کی ہے اور لاحول پڑہکر بائین جانب تہوک دیا۔ ضبط پاس انفاس اور حرکات لطائف جہان تک ہو سکے کرتے رہو اور جب غفلۃ آوے اور غفلۃ لازم انسان کو ہے تو پہر متنبہ ہو کر گریہ زاری اور دعا کرو کہ الہی تیرا بندہ ہون تو مجہکو اپنے ذکر سے غافل مت کر اور اس غفلۃ پر استغفار و ندامۃ کو لازم کرو اگر رونا نہ آسکے تو رونا لاؤ۔ شغل اسم ذات معمولی طرح پر جسقدر ہو سکے پہر بعد رمضان زیادہ کر دینا مگر آدمی کی زبان سے جو کلمہ ذکر نکل جاوے اگرچہ ایکبار ہی ہو بہت غنیمت ہے دنیا و مافیہا سے ایک لفظ بہتر ہے سو کار بار کرتے کرتے بھی اللہ اللہ کرتے رہے اور کچہہ شمار کی حاجۃ نہین چلتے پہرتے بھی اسی مین غرض ذکر

کرنا ہے سانس سے حرکت سے زبان سے کثرت ذکر ہووے تعبیر خواب تمہاری صحت اور آثار ذکر کے ہین۔ قلب مین حرکت آثار سلطان ذکر کے ہین مبارک ہووے گرانی قلب پر اور اسطرح کے بہت سے امور پیش آتے ہین سب آثار صالح ہین خوشی کی بات ہے شکر چاہیئے تہوڑی کیفیت اور حال پر بہت بہت شکر کرنا لازم ہے کہ یہ سب نعمت واحسان حق تعالی کا ہے سالہا سال مین بھی اگر کچہہ عنایت ہوجاوے غنیمت ہے چہ جائیکہ تہوڑے سے کام پر اسقدر ہو فقط الحاصل یہ سب آثار موجب فرحت کے ہوئے۔ بعد رمضان پہر ذکر زیادہ کر دینا اب رمضان تمام ہوئے سہارنپور مین شہادۃ ہلال کی ہوئی تھی چندان معتبر نہین تم اپنی رویتہ پر کام کرنا شب سہ شنبہ کو چاند کی تلاش کرنا نظر آوے تو عید کرنا ورنہ نہین بعد رمضان مشکوۃ تمام کر کے حدیث ہی پڑہنا اور دینیات کا ہی خیال رہے فقہ تفسیر مختصر معانی کا بھی مضائقہ نہین۔ مذاہب سب حق ہین مذہب شافعی پر عند الضرورت عمل کرنا کچہہ اندیشہ نہین مگر نفسانیت اور لذت نفسانی سے نہ ہو عذر یا حجۃ شرعیہ سے ہووے کچہہ حرج نہین سب مذاہب کو حق جانے کسی پر طعن نہ کرے سبکو اپنا امام جانے فقط۔

(۱۳۷) برادرم مولوی محمود حسین صاحب سلمہ۔ بعد سلام مسنون مطالعہ باد۔ آپکا خط آیا حال معلوم ہوا یہ نہین کہہ سکتا کہ مشکوۃ شریف کا پڑہنا چھوڑو کیونکہ اساس دین ہے مگر یہ ضرور ہے کہ سبق تہوڑا پڑہو اور شغل جسقدر ہوسکے کرتے رہو اگر اسم ذات مقدار معین نہین ہوسکتا تو کم سہی اور اب جاڑہ کا موسم آتا ہے رات طویل ہوجاوے گی اور وقت پچہلے وقت اوٹہنا اگر وہ بھی نہو سکے تو خیر شغل باطن پر ہی قناعۃ رکھو اور جسقدر ہوسکے کرتے رہو زیادہ مشقت بعد فراغ کتب حدیث کے کر لینا کچہہ گھبرانے کی بات نہین سب کچہہ ہوجاویگا سب امور بتدریج ہوتے ہین جلدی سے کام نہین نکلتا مداومۃ چاہیئے اگرچہ اقل قلیل کام ہو ملازمۃ و مداومۃ کو بہت بڑا اثر ہے۔ مولوی صاحب مرحوم کی زیارت رویاء صالحہ موجب قبولیتہ عمل و آثار صلاح و رشد ہین اور اونکی توجہ کی علامۃ ہے شکر کی بات ہے رقت اوسکا اثر ہے۔ مولانا مرحوم حیوۃ مین جہاد لسانی مین سرگرم تھے اوسکا ظہور ہے اور تمکو اس حلیہ مین نظر آنا بھی یہ ہی مقصد ہے کہ راہ حق تعالی مین دلیرانہ کام کرو اور سعی کرو۔ روزگار مدرسہ کا بظاہر درست ہے اگرچہ باطن مقصد اسکا فرنگیون کا اچہا نہین مگر اب ترک کر کے پریشانی اوٹہاؤ اس سے بہتر ہے کہ ترک نہ کرو اور حاجی حسن علی شاہ کو اس قوم نصاری سے دلی عداوۃ ہے اس واسطے انگریزی نوکرونکا کھانا نہین کہاتے اور جو روزگار بظاہر خلاف شرع نہین اوسکو وہ خلاف شرع بھی نہین جانتے یہ اونکا طبعی امر ہے اسپر تم جلدی مت کرو اگر کوئی سامان تجارت ہوجاوے تو اوسوقت جیسا مناسب ہو ویسا ہی کسب دکانۃ ہر طرح کا

ہے اگر بہائی صاحب کچھہ تمکو دیا کرین استعمال کر لیا کرو فتوی سے جو امر جایز ہوسکے مضائقہ نہین آجکل تقوی
معاملات اور طعام مین ہو نہین سکتا ظاہر کا حلال دیکھہ لیا اور بس اور تیسرے خواب کا یہی اشارہ ہے
کہ طعام یہودی سے تمکو نفرۃ ہے وہ تمسے منقطع ہوگیا الغرض روزگار کو ترک مت کرو۔ اپنا کام شغل کابھی
کرتے رہو جسقدر ہوسکے اور کچھہ کچھہ حدیث بھی پڑہتے رہو فقط والسلام میرا قصد یکم ذی قعدہ کو ہوگیا کہ سفر عرب
کرون بعد چار ماہ واپس ہونا ہووے گا اگر زندہ رہا ورنہ جو مقدر ہے بضرورت جواب لکھتا ہون فرصت
نہین سب کی طرف سے نام بنام سلام پہونچے میرا اسلام کہدینا جو پوچھے فقط۔

متفرقات

از بندہ ابو [illegible] بخدمت جناب مولوی صدیق احمد صاحب فیوضہم بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند آپکا خط آیا فرصت آجکل
نہین سو اسمیں جواب مین دیر ہوئی۔ عبد السمیع گنگوہ بتقریب فاتحہ عبد الکریم کے آئے تھے بندہ سے بلطف ملے
اسیوقت اونکی ضیافت کی [illegible] پھر چلے گئے انوار ساطعہ مہذب ہو کر طبع ہوگئی قریب اوسکی اشاعت ہوویگی اگر اوسمین
جواب براہین کا ہوگا تو اوسکا رد بھی کیا جاویگا صلح شکنی ہوویگی اور بوقت ملاقات کسی قسم کا ذکر نہین کیا نہ عذر نہ
معذرت بندہ نے بھی سکوت کیا۔ آپ کے حالات سے بہت سرور ہوتا ہے اور غبطہ بھی آتا ہے حق تعالی بندہ کو
بھی کچھہ نصیب فرماویسے۔ قیام بر مزار حضرت مجدد علیہ الرحمہ بہت عمدہ ہے حق تعالی آپکا قصد حاصل فرمادیوے
اور میرٹھ کے قیام کے باب مین پہلے لکھہ چکا ہون کہ بہتر ہے مگر صورت جریان وظیفہ کا ہوجانا ضرور مناسب ہے
کہ کرلیا جاوے مولوی غلام احمد صاحب قادیانی کی فتح الاسلام بندہ نے بھی دیکھی اجمالاً اونکو جو اول گمان تجدید
ہوا ہے یہ اوسکا ہی ضمیمہ ہے کہ اب اونکے مخیلہ مین یہ وسوسہ پیدا ہوا کہ مثیل عیسی ہون اس باب مین بندہ یہ
گمان کرتا ہے کہ دنیا طلبی تو اونکو مقصود نہین بلکہ ایک خود پسندی اون کے مخیلہ مین بوجہ صلاحیت قایم ہوئی تھی
اب یہ خیالات بڑہتے چلے جاتے ہین اور اسکو وہ دین و تائید دین اور اپنے کمالات جانتے ہین اوسمین مجبور
ہین۔ اس مثیل عیسی ہونیکو اور نزول حضرت عیسی علیہ السلام اور دجال کی روایات کے حقیقی معنی کے انکار کو
چند جگہ سے جو بندہ سے استفسار کیا گیا تو بندہ نے یہ لکہا ہے کہ یہ عقیدہ فاسد و خطا خلاف جملہ سلف خلف
کے ہے اونکو مالیخولیا ہوگیا ہے کہ خلاف عقل کے ایسی بات لکہتے ہین کہ تمام عالم نے اوسکو نہ سمجہا اب
اونکو اسکی فہم ہوئی اور پہر اشتہار مباحثہ دیا ہے اور بندہ کو مخاطب بنایا ہے اور تکفیر نہین چاہئے کہ وہ ماول
ہے اور معذور ہے فقط مولوی عبد اللہ کو منع کرنا حضرت سلمہ کا جو حافظ احمد صاحب کی تحریر سے دریافت ہوا

تہا اور خط بنام حافظ قمر الدین کے تہا حافظ قمر الدین نے دکہایا مگر نہین بانا معہ زوجہ و فرزندان ثلاثہ اور والدہ حافظ
احمد کو یعنی اپنی خوشدامن کو لیکر چلے گئے آج بمبئی سے اونکا خط بمبئی پہونچ جانیکا آیا کہ ۱۹ شعبان کو وہان پہونچے
اور حافظ احمد نانوتوی اور حبیب الرحمن دیوبندی اور ڈاکٹر عبد الرحمن مظفر نگری ۱۱ شعبان کو بمبئی سے روانہ ہوگئے
مولوی عبد اللہ کو نہین ملے حافظ احمد کی والدہ کو یہ کہا گیا کہ احمد کو دو ہزار روپیہ اور ٹکٹ ملے ہین یہ بھی طمع
روپیہ اور حج مین خلل ہوئی اور پیر جیو نے اپنا ہرج فائدہ تصور کر لیا مولوی مظہر حسین دہلی گئے ہین فقط و سلام۔

(۱۳۹) از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام مسنون آنکہ آج خط آیا حال دریافت ہوا بندہ دعا گو ہے اگر فرصت
ہو اور حرج بھی نہو تو کسی وقت ملجا دین ورنہ ضرورت نہین باقی خیریت ہے فقط والسلام پنجشنبہ ۱۱ صفر حافظ
محمد محسن صاحب کو سلام مسنون فرما دین۔

(۱۴۰) از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام مسنون آنکہ آپ کے خط سے کیفیت معلوم ہوئی بندہ [illegible] سے
آپ کے اور جملہ اہل علم کیواسطے دست بدعا ہے دو تعویذ جس مین چہرہ لکہا ہے وہ آپ بازو پر باندہ لیتن اور
جسپر زن لکہا ہوا ہے وہ اپنے گھر مین بازو پر باندہ دین اور آپ حسبنا اللہ ونعم الوکیل کو بعد عشا پانچ سو
مرتبہ پڑھ لیا کرین اور اہل علم کو بھی بتلا دین فقط والسلام ۱۶ صفر چہار شنبہ۔

(۱۴۱) از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند عورت بیعت نہین لے سکتی اور متقدمین مین
سے کسی نے عورت کو بیعت لینے کی اجازت نہین دی اگر کوئی شخص عورت کو خلافت بیعت دے تاکہ [illegible]
دستار وجہ خلافت عورات کو نہین ملسکتا البتہ اگر صرف برکت کیواسطے مرشد اوسکو کوئی شے مرحمت فرما دے
تو وہ تبرکاً اوسکو اپنے پاس رکھ سکتی ہے نہ کہ دستار خلافت وجہ خلافت اور عورت کو یہ امر جائز ہے کہ وہ کسی
کو کچھ وظیفہ و ذکر اذکار بتا دیوے مگر مرید کرنا نادرست ہے فقط والسلام۔

(۱۴۲) از بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ بعنایة فرمائے بندہ سلمہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند۔ بندہ کے
اوپر فرض ہے کہ جو صاحب مجھ سے علاقہ رکھتے ہین اونکو مین بھلائی برائی سے مطلع کر دون ہر چند مین [illegible]
پیری کے ہون اور نہ بسبب اپنی قابلیت کے اپنے آپکو کسی کا مقتدا اور دوسرون کو اپنے تابع [illegible]
اگرچہ دوسرون کے دل مین اس امر کا خیال واقعی یا بناوٹ سے ہو مگر ہر حال مسلمان کا حق مسلمان [illegible] اور
برے کام سے روکدینا سب پر واجب ہے لہذا مجکو اس تحریر کی ضرورت ہوئی۔ عزیز بندہ نے ایک [illegible]
کہنے پر اعتماد نہین کیا مگر جب بکثرت گوش زد ہوا تو نا شنیدہ چیز کے [illegible]

جو اسقدر کہتے ہین۔ پس سنو کہ آدمی آخرۃ کیواسطے پیدا ہوا ہے نہ دنیا کے آدمی کو دنیا مین حق تعالیٰ نے امتحان کمانے اور امتحان لینے کے واسطے بہیجا ہے قرآن مین خود حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ سو جس نے دنیا مین اگر اچھے کام کئے خدا تعالیٰ کے فرمانے کی موافق عمل کیا تو وہ امتحان مین پورا ہوا دنیا مین بھی نیکنام اور بعد مرنے کے بھی اُجرت اور انعام پاکر شاد کام ہوگا اور ہمیشہ ابد الآباد راحت سے رہے گا اور جس نے غفلت مین عمر گذاری اور خلاف امر حق تعالیٰ کے کیا خصوصاً تعدی اور ظلم عباد اللہ پر تو وہ دنیا مین بھی بدنام اور بعد مرنے کے بھی امتحان مین ناکام اور مبتلائے بد انجام ہوگا۔ سو کسی عاقل کا کام نہین کر پچاس ساٹھ دنیا کے جو آخرۃ کی نسبت ایک لمحہ کے قدر بھی نہین نفس و شیطان کی ترغیب سے راحت و عشرت مین گذار کر اوسکے عوض کروڑون سال آگ کا عذاب گوارا کرے۔

اسکی ایسی مثال سمجھو کہ کوئی شخص اپنے گھر سے ایک جوہر بے بہا کہ جسکی قیمت کے سامنے جہانکہ اشرفی نہ ہوسکین لیکر تجارت کیواسطے نکلا کہ اوسکو مضاعف کریوے مگر جب وہ بازار مین گیا تو بدمعاشون اور دغا بازون کے فریب مین آکر غافل ہوکر اوس جوہر کو بھی برباد کیا آگے تو کیا تجارت کرتا اور دو چار گھڑی بدمعاشون کے ساتھ رل ملکر نفس کو مزہ ہوا اور عیش سے گذری اور بعد دو چار گھڑی کے اون بدمعاشون سے جدا ہوگیا اور ہتی دست گھر لوٹ کر آیا تو گھر والون نے اوس جوہر بے بہا کا مطالبہ کیا اور نفع مانگا مگر چونکہ وہ خود جوہر کو بھی برباد کر چکا تہا نفع تو کیا حاصل ہوتا تو سوائے اسکے کہ گھر والے اوسکو مار مار کر ذلیل کرین اور ہر قسم کا عذاب اوسپر ڈالین اور یہ کوئی اوسکی تدبیر سوائے پریشانی اور ندامت کے نہ کرسکے اور کیا حاصل ہوگا پس ایسا ہی حال بندہ کا ہے کہ وہ آخرۃ سے جو پہلا گھر اور پچھلا مقام ہے اور وہین لوٹ کر جا کر ہمیشہ کو رہنا ہے ایک جوہر ایمان اور نعمۃ بندگی لیکر دنیا مین آیا ہے اگر اوس نے یہان آکر موافق مرضی مولیٰ کے کام کیا یہ جوہر بے بہا بڑھتا چلا جاتا ہے اور آخرۃ مین شاہان شاہ بنا دیتا ہے اور اگر خلاف امر کیا تو اوس جوہر کو برباد کیا اور باغی مخالف نافرمان غافل ہوکر عذاب آخرۃ مین مبتلا ہوگیا اگرچہ اس زندگی ناپائدار مین جو ایک لمحہ بھی بہ نسبت آخرۃ نہین خوشیین حاصل کرلے۔ پس اے عزیز ایسا غافل ہونا اور ایسا کام کرنا کہ موجب خسران ابدی ہو ادنیٰ عقل والا بھی نہین کرسکتا بلکہ اسبات کو تو موٹی عقل والا احمق بھی گوارا نہین کرتا ع

چرا عاقل کند کارے کہ باز آید پشیمانی

تو اب تم سنو کہ بزعم حکومۃ فانیہ رعایا پر ستم کرنا اور رشوت لینا کسقدر اپنے اوپر ظلم کرنا ہے کہ پیسہ دو پیسہ

ناحق لیکر اپنی بضاعت بے بہا کو ضائع کرے۔ بعض روایۃ مین آیا ہے کہ اگر کسی نے کسی کا چہہ رتی حق بھی مار لیا خواہ غصب سے خواہ رشوت سے خواہ خیانت سے خواہ فریب سے اوسکے عوض سات سو نمازین دلائی جاوین گی اور ایک نماز ہفت اقلیم کی سلطنت اور دولت سے زیادہ ہے علی ہذا القیاس تو اون مظلومون کے گناہ اس ظالم پر ڈالدیئے جاوینگے سو کتنے خسارہ کی بات ہے کہ ایسی گرانمایہ عبادت ایک ذرہ نجاستہ حاصل کرکے زائل کردے۔ بعد اس تحریر دیکھنے کے یقین کرتا ہون کہ ہر شخص خصوصًا تم جیسا فہمیدہ آدمی ایسی بیجا حرکتہ سے متنبہ ہوکر متنفر ہو جاوے اور تمام اہل حقوق سے اپنے قصور و حقوق معاف کرانیکی فکر مین ہوگا اور آیندہ کو ایسی حرکتہ کے قریب بھی نہ جاوے گا مگر ہان اگر کوئی حساب آخرۃ کا منکر ہو اور وعدہ وعید قرآن حدیث کو جھوٹ جانتا ہو تو وہ جو چاہے کرے مگر اس وقت تک بندہ تمسے ایسی امید نہین رکھتا ہے۔ اور جو کچھہ مجھہ پر واجب تہا وہ تمکو سنا کر حق تعالی کے یہان سے اپنی برأت حاصل کرچکا اب آپ کی بابت مجھہ سے باز پرس نہ ہوگی ع ہر کہ دانا بکار خود ہشیار۔ اگر یہ نصیحت آپکو پسند آوے تو اسکے قبول سے مجھکو مطلع کردیوین اور اگر ناخوش ہو تو مختار ہو۔ مجھکو تعجب یون ہوتا ہے کہ جب تم اسطرف مین تھے تو ہر طرح تمہارے حسن معاملات سُنکر خوشی ہوتی تہی اب اوس طرف جاکر تمہارا ایسا حال بدلگیا اسکی کیا وجہ ہوئی شاید صحبت بد دینون کی باعث اسکی ہوئی ہو مین لکھنے پڑہنے سے معذور ہوگیا ہون اگر کوئی لکھنے والا ملجاتا ہے تو اوسکو بتلا دیتا ہون وہ لکھہ دیتا ہے اس سبب سے یہ مضمون کم لکھا گیا اگر خود لکھتا ہوتا تو بہت لکھتا کہ تمہاری یہ شان سُنکر مجھکو بڑا صدمہ ہوا اپنے گھر مین اور اپنے فرزندان کو میری طرف سے دعا سلام کہدینا فقط والسلام ۱۹ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۴ھ دوشنبہ۔

مختلف طبقات اور جُدا جُدا تعلقات والے اصحاب کے نام کرامت نامجات امام ربانی قدس سرہ کا نمونہ چونکہ اس رسالہ مین جمع کرنا مقصود ہو اسلئے اب چار خطوط بنام جناب حافظ وحید الدین رامپوری درج کرتا ہون جنمین نہایت بے تکلف دوستانہ انداز قایم ہے ایسی نشاط آمیز کھلی ہوئی بے تکلف تحریر شاید دوسرے کے نام نظر سے نہ گذریگی انکے بعد تین خطوط حافظ صاحب کے صاحبزادہ مولانا سعید الدین صاحب کے لکھکر عکسی والانامہ پر رسالہ ختم کرتا ہون۔

(۲۳۴) برادرم حافظ وحید الدین صاحب سلمہ السلام علیکم بخیریت ہون آپکا خط آیا حال معلوم ہوا بندہ بھی ماہ ذی الحجہ سے ایک مدت تک بیمار رہا اور ہر روز خیال آپکا آتا رہا کہ کیا وجہ ہوئی کہ یک لخت خط بند ہوگئے خیال گذرا کہ شاید شغل سابق لہر آگئی تھی وہ اب بند ہوگئی ہوگی یا بوجہ اسکے کہ کوئی جواب باصواب نہ پایا تحریر ترک کردی یا کوئی اور وجہ ہوئی

ہوااور خود سخت کم فرصت ہوگیا آپکو خط لکہنا دشوار ہا سخت ضرورت ہوا تفاقاً ہو یہ کچہ تبین بعہد ابہی کم ہیا قیتی سے دل سرد ہوگیا کہ ساری عمر حرمان مین گذری اب پیری مین محنت ابہی نہین ہوسکتی - چونکہ دلدادت بہی فرہو گئے اب سنو کہ قصہ بہت طویل اور تحریر اوسکی تحمل نہین ہوسکتی نہ معلوم کیا لکھون کیا سمجھو مگر یہ ضرور ہے کہ مقصود تمام سلوک سے یہی ہے کہ معاصی سے نفرت ہو جاوے اور طاعت کی رغبت ہو جاوے اور حالات ترپ بیقراری مقصود نہین بندہ بندگی کو بنا ہے نہ بیقراری خونخوار کو جب یہ امر حاصل ہوا تو اصل مطلب حاصل آپا وہ سب مقدمہ تھا نہ مقصد راہ تھا نہ درگاہ شکر کی بات ہے باقی رہا یہ کہ تم بالائے عرش خیال سے پہونچے اور حق تعالی کی ذات پاک بندہ کے ساتھ ہے تو وہ حالات آپ کے حضرت اعلی نے اچھے جانے اور یہ سمجھکر کہ اب قابل تلقین مقصد ہوگئے یہ مراقبہ تلقین فرمایا کہ ذات پاک کو ساتھ جانو اور اسکا مراقبہ کرو اور اسکا کچھ حاجت نہین پس یہ ایک مراقبہ کرو جو فہم مین نہ آوے تو بغور بلا خیال کیفیت کے ذہن مین قایم کرو - یہی معنی ہین کہ ذات کبریا میرے ساتھ ہے فقط حضرت کا نامہ اپنے پاس رکھو کہین ضائع ہو جاوے جو آؤ گے تو دیکہونگا فقط۔

نماز بسکے پیچھے ہو جاتی ہے ہان امام متقی ہو تو بہتر ہے - قرآن شریف مترجم کو بے وضو ہاتھ لگانا منع ہے - تیمم غسل و وضو کا اگر کرنا ہو تو ایک تیمم مین دونون کی نیت کرے تو درست ہے اور جو جدا جدا کرے تو بھی درست ہے جسکا چاہے پہلے کرے جسکا چاہے پیچھے - تحیۃ الوضو سنت ہے - جو نماز بیماری مین بیٹھکر پڑھی درست ہوئی اعادہ کی حاجت نہین ہان اگر نشستہ پڑھنے کے قابل نہوا تہا اور فقط کاہلی سے نشستہ ادا کروی تو جب وہ نماز نہوئی تھی اب قضا فرض ہے - جس سنت نفل نماز کی نیت کر کے توڑ دی خواہ تکبیر کی وجہ سے خواہ اور امر کی وجہ سے اوسکا اعادہ واجب ہے - رکعات تہجد تیرہ وگیارہ ونو وسات جو وارد ہین معہ وتر کے ہین - اگر ہوسکے تو قصد وطن کرنا شاید ملاقات ہو جاوے ورنہ بہائی موت لگی ہوئی ہے برابر جوان جوان آدمی مرتے جاتے ہین اپنی کیا توقع کہ پچاس سے بہت زیادہ بڑھا قریب ساٹھ کے پہونچا روز بروز ضعف اعضا تزاید پر ہے اور قوت فکریہ علمیہ کمی پر افسوس ہے افسوس ہے اور بس کیا لکھون واللہ باللہ کہ دوستون کا حال سُنکر زیادہ حسرت ہوتی ہے اور یون کم مگر بجز حسرت اور کچھ نہین ہوسکتا فقط سبکو میرا اسلام کہدینا آج جمعہ کا روز ہے سارا دن خطوط کے جواب مین گذریگا اور ہفتہ بھر طالب علمون سے فرصت نہین جانتا ہون شاید کہ علم دین کا مذاکرہ ہی موجب نجات ہو جاوے ورنہ سخت اندیشہ ہے اور تو کچھ نہوا حافظ محمد یوسف صاحب حاج عبد الرحمن صاحب اور سب واقفون کو سلام پہونچے مجکو تمہارا پتہ یاد نہ رہا لہذا یہ نشان لکھا۔

(۱۳۴) برادرم حافظ وحید الدین صاحب مدفیوضہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالی و برکاتہ یہ بندہ پنجم جمادی الاولی
سے گنگوہ چھوڑے ہوئے ہے دیوبند پا اور سہارنپور اب چند روز سے رامپور آیا ہوا ہے تمہارا خط گنگوہ پہونچا
اور گنگوہ سے رامپور آیا رامپور سے جواب لکھتا ہون - از خود غیر کا خیال کرنا تو اچھا نہین تو د بخود جو غیر کا خیال آوے
وہ بھی عمدہ نہین گو ایسے خیال مین مواخذہ نہین اور جب مراقبہ کا کیف آجاتا ہے ذکر خفی ہو یا جلی اوسپر طبع
نہین جمتی البتہ جب مراقبہ خوب قایم ہوجاتا ہے اوسوقت سب ذکر لسانی ہو یا قلبی جلی خفی مثل مراقبہ یک درجہ
مساوی ہین آجاتے ہین اور وہ کیفیت کہ اپنے آپکو روبرو مالک معبود کے جاننے اور شرم و حیا طاری ہوجاوے اسکا
نام حضور اور یاد داشت ہے اسیکو لسان شرع مین احسان کہتے ہین اور یہی نسبت معتبرہ ہے کہ مسلسل چلی آتی ہے
جب اسکا ملکہ خوب ہوجاوے تو یہی امر ہے کہ قابل اجازت تلقین کے بناتی ہے اور اسکا ہی نام ذکر قلبی ہے
اور اس سے پہلے سب مقدمات اسکے ہین مبارک ہو پھر مبارک ہو حق تعالی اسمین ترقی فرماوے اور تمکین عطا فرماوے
بہت شکر کی جگہ ہے بہت بہت شکر کرنا واجب ہے خطرات بھی رفع ہوجاوینگے اور اگر خطرات رفع نہون اور یہ
نسبت قایم ہوگئی تو پھر خطرات کا کچھ اندیشہ بھی نہین - اس نسبت کو بعد قیام اسکے کو خطرات مانع ہوونگے -
خطرات کسی فرد بشر کے رفع نہین ہوتے البتہ تفرقہ برا ہے کہ ایسا ہجوم خطرات کا ہو کہ اصل نسبت سے متفرق
کردیوے اور مشغول بخطرات ہوجاوے اب اس نسبت مین زیادہ مشغول رہنا اور مراقبہ معیت کا کرنا ہی علاج
خطرات کا ہے اور بس فقط والسلام خط کو اسپر تمام کرتا ہون اور مسائل کا جواب دوسرے پرچہ پر لکھتا ہون -
جس مرد نے مشرک عورت اور اوسکی دختر سے زنا کیا اور پھر وہ عورت اور اوسکی دختر مسلمان ہوگئین تو اب
اوس مرد زانی پر دونون حرام ہین کسی سے اوسکا نکاح درست نہین - اذان خطبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے
قایم کی اور اوسپر تمام صحابہ کا اتفاق ہوا کسی نے انکار نہ کیا تو سنت ہوئی اوسکا تارک گنہگار ہوویگا - ہر وقت کرتہ
کی گھنڈی کھلی رکھنا سنت خیر البشر علیہ السلام جان کر درست ہے اور لگانا بھی سنت ہے بعض وقت آپنے
لگائی بعض وقت کھولی - کاغذ مکتوب اگرچہ خط ہو اوسکا ادب ہے - اور بیچ جلاوے تو درست ہے حروف کی بے ادبی
نہ کرے - نماز مین بعد فاتحہ کے سورہ کیساتھ بسم اللہ آہستہ پڑھنا درست ہے چاندی کو چاندی سے بدلنے
مین مساواۃ کی رعایت رہے اگر ایک طرف چاندی زیادہ رہیگی تو ربوا ہوجاویگا کم چاندی کیطرف
فلوس قدر قیمت زاید چاندی کے لگا کر پورا کردیوے تو درست ہے - ایسا شخص کہ اوسکی آمدنی جاگیر کی پانچ ہزار
روپیہ کی ہے اور خرچ اوسکا متوسط معتاد کم ہے تو اوسپر حج فرض ہے پھر اگر روپیہ قرض سودی لیکر حج کراوے

تو اگرچہ سود دینے کا گناہ ہوویگا مگر حج فرض ادا ہو جاویگا۔ گھڑسائی کی اُجرت لگا کر دس روپیہ بھر چاندی کو گیارہ روپیہ
کو لینا بھی سود ہے اور اودھار ون خریدنا بھی سود ہے اگر خرید کرے تو خلاف جنس سے خریدے اور نقد خریدے
ورنہ درست نہوویگا فقط والسلام حصن حصین کا وظیفہ اگر پڑہو تو اجازت ہے مگر تمسے درست پڑہا نہ جاویگا
اگر صحت اوسکی کر لو اور پڑھو تو مضائقہ نہین مگر اوسکی تصحیح مین ایک مشقت ہوویگی اسلیئے یا باسط کو بعد عشاء
گیارہ سو بار پڑہا کرو اور بس والسلام۔

(۱۴۵) تمہین غیرون سے کم فرصت نہ اپنے غم سے ہم خالی
چلو بس ہو چکا ملنا نہ تم خالی نہ ہم خالی

عزیزم حافظ وحید الدین صاحب دام شوقکم الی اللہ تعالیٰ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند بعد دیر دراز آپکا رقیمہ آیا
آپ نے اپنی ندامت عدم تحریر تحریر کی ہے عزیزا کوئی بات ندامت کی نہین الحق کہ نہ مین اس کام کا اپنے آپ کو
جانتا ہون اور نہ طالب تحریرات دوستون کا ہوتا ہون کیونکہ اپنا حال خوب معلوم ہے اپنا سارا جھگڑا حسن
ظن دوستان پر مبنی ہے سو آپکو ندامت بیفائدہ ہے معہذا آپکو اپنے سے بمراتب اچھا جانتا ہون اور حق تعالیٰ نے
تمکو وہ طبع عطا کی کہ جسپر مجکو غبطہ ہے دوسرے تم تلاش معاش اور کسب کے ابتلا مین کچھ نہ کچھ کرتے رہتے ہو
یہ کاہل باوجود فراغ کے کچھ نہین کر سکتا اپنی ندامت کو حق تعالیٰ جانتا ہے اور اوس سے ہی استغنا ہی
غرض مثل مشہور "جس گانون نہین جانا اوسکا کیا راہ پوچھنا" اگر تحریر نہو تو کوئی شکوہ یا عجب نہین۔ ہان اب
تمکو خیال تحریر آیا مجکو بھی جواب لکھنا پڑا۔ چونکہ فرصت بہت کم ہے آج روز جمعہ کا جو ہفتہ بھر مین خطوط جمع ہو گئے
تھے طلبہ کے سبق سے فرصت تھی جواب مین صرف ہوا۔ یہ آپکا خط آخری خط ہے شروع کرتا ہون شاید تمام
ہو جاوے ورنہ شنبہ کو باقی تمام کر کے روانہ کرونگا۔ عیدین مین جسقدر تکبیرات امام وہانکا کہا کرے تم بھی
باتباع اوسکے اوسیقدر کہا کرو۔ یہ مسئلہ صحابہ مین مختلف ہوا ہے امام ابو حنیفہ نے تین تکبیر کو پسند کیا اور دیگر
ائمہ نے زیادہ کو قبول کیا۔ سو اہل بھوپال ابو حنیفہ کے مذہب کی مخالفت کو واجب جانتے ہین لہذا تیرہ تکبیر
کہتے ہین چونکہ یہ بھی حدیث سے ثابت ہے تم خلاف مت کرو امام کی اطاعت کرو کہ ایسی صورت مین اطاعت
امام کی ضروری ہے فقط بھوپال مین حکومت اسلام کی ہے وہان جمعہ ہوتا ہے فرض ظہر ہرگز مت پڑھو فقط
اگر نماز مین آنکھ بند کرنے سے خشوع ہوتا ہو تو آنکھ کا بند کرنا مکروہ نہین البتہ بند کیا کرے فقط شیطان کا بالصورت
فخر عالم علیہ السلام نہو سکنا تو حدیث سے ہے مگر شیخ کی صورت مین نہو سکنا مشائخ کا قول ہے حدیث سے

اوسوقت بھوپال مین نواب صدیق حسن صاحب کا دور دورہ تھا اور علماء غیر مقلدین کا بازار گرم تھا ۱۲ عاشق الٰہی

اسکا ثبوت نہین مشائخ کا فرمانا اونکا اجتہاد ہے یا کیا ہے بندہ کو معلوم نہین اگر اونکی تقلید سے اس مسئلہ کو قبول کرے کوئی اندیشہ نہین فقط صلوٰۃ نوافل بعد مغرب کے چھ رکعت ہین خواہ دو دو رکعت پڑہے خواہ دو ایک سلام سے اور چار ایک سلام سے ہر دو صورت درست ہے فقط ذکر اشغال و سیر اور ولادت فخر عالم علیہ السلام کا عین سعادت اور ذکر خیر اور موجب برکات کا ہے اور جہان ذکر آپکا ہووے گا نزول ملائکہ اور رحمت کا ہووے گا اسمین کیسیکو کلام نہین مگر جب اوسکے ساتھ کوئی خرابی لاحق ہوجاویگی اور کسیطرح کا کوئی امر خلاف شرع ملجاویگا تو اوسوقت اس مجلس مین بسبب اس امر غیر مشروع کے خرابی ہوجاویگی دیکھو نماز نفل عمدہ عبادت ہے مگر جب اوسکے ساتھ کوئی امر بیجا ہو جاتا ہے تو وہ بھی مکروہ ہو جاتی ہے پس مجلس مولود مین جو اس زمانہ مین شائع ہے بہت سے امور خلاف شریعت کے پائے جاتے ہین کہ جسپر شرع کو اعتراض ہے حاضر ہونا غیر مشروع لوگونکا اور اہتمام اوسکا زیادہ جمعہ اور جماعت سے اور ضرور جاننا اوسکا اور اوسکے تارک کو ملامت کرین اور سوائے اسکے چند امور ہین کہ شارع کو اونپر اعتراض ہے لہذا یہ محفل غیر جائز ہوگئی ورنہ اصل مین تو موجب اجر اور برکت ہی تھی پس شاہ ولی اللہ صاحب رح نے اوس ہی مجلس کا ذکر لکہا ہے کہ ممنوع نہ تھی کیونکہ اوس زمانہ مین ہرگز یہ بدعات نہوئے تھے اور اب جو تشدد ہے تو اس زمانہ کی مجالس پر ہے سو ایسے وقت مین بیشک یہ مجالس بدعت ہین نہ کہ موجب خیر اسلئے لہذا تم مجالس اس زمانہ مین شریک مت ہونا اور ایسا ہی حال قیام کا ہے کہ وہ بھی بدعت ہے فقط ایک حدیث مین مذکور ہے کہ جوان کو دودھ پلایا اور اس سے حرمت ثابت ہوئی مگر تمام علماء کے نزدیک وہ حرمت اوسی شخص کے ساتھ خاص تھی سوائے حضرت عائشہ کے کہ وہ تو اس مسئلہ کو عام سب کے حق مین جانتی تہین سوائے اون کے سب صحابہ نے اوسکو نہین مانا فقط اوس ہی شخص پر خاص کیا ہے اور مدت رضاعۃ فقط دو برس یا دو نیم برس رکھے ہین چونکہ والا جاہ کو یہی بات بہت پسند ہے خواہ حق ہو یا ناحق لہذا سب کے خلاف ہوکر اوس مسئلہ کو لکہدیا ہے سو کالالے بد برش خاوندا اونکو ہی ایسا مذہب مبارک ہو فقط یہ قسم ہوگئی سو ایسی قسم کو توڑ دے اور کفارہ قسم کا دیدیوے ایسی قسم مکروہ ہے فقط زعفران کا زرد اور کسمبہ کا سرخ اور زرد اور گلابی سبکے نزدیک حرام ہے اور سرخ ٹول وغیرہ کا پختہ رنگ اکثر علماء جائز لکہتے ہین اور بعض مطلق سرخ کو ناجائز کہتے ہین اگر تقویٰ کرے اولیٰ ہے ورنہ پختہ سرخ جائز ہے بقر کی قربانی حضرت سے ثابت ہے اور کہانا بھی ثابت ہوتا ہے باقی اوس سے مرض ہونا دوسری بات ہے بہت سی اشیاء ہین کہ حلال ہین اور خلط فاسد اون سے پیدا ہوتی ہے فقط کثرت گوشت سے دلکو سختی ہوتی ہے لہذا مشائخ نے کثرت کو مناسب نہین جانا گو مباح ہے ہفتہ مین دو تین بار گوشت کہاوے باقی دو تین روز دال وغیرہ کہاوے سو یہ مسئلہ اہل ریاضت کا ہے اباحت مین اسکو دخل نہین فقط یہ گیارہ جواب آپکے سوالات کے ہوئے بارہوین بات بندہ کی سنو کہ اپنے واسطے جو سامان

کتاب نقل کی ہے معہ رسالہ اضطراریہ کے تو وہ بھی عنایت ہووے اگر پسند ہووینگی تو اور کئی ہین سے جو جو پسند آوین گے آپ کو
اطلاع دونگا کہ میرے واسطے نقل کر دو اور جو ساری پسند آئی تو آپ دوسری لکھ لیوین بعد مدت تو عنایت کی توجہ ہوئی
پھر اوسمین کیون کوتاہی ہے مثل مشہور اتنی ہی مسلمانی اوسمین بھی آنا کافی فقط والسلام اور بعد اسکے آپنے اپنا حال لکھا ہے
سو وہ حال وکیفیت تو مبارک حال ہے اوسکی کیا تعریف کرون حق تعالیٰ مبارک کرے سہ پایہ قادریہ برابر کرتے رہو واقعی
عمدہ شغل ہے مگر ثمرہ اوسکا کہ ذوق شوق ہے بعنایت الٰہی آپکو حاصل ہو رہا ہے آیندہ یہ کہ آپ کسی شے کو چاہتے ہو
اور حاصل نہو تو کیا مضائقہ ہے۔ اسقدر کہ قرب حق تعالیٰ کا خیال رہے اعلیٰ حال ہے اور یہ قرب خیال مین قایم ہونا
ضروری ہے ورنہ حق تعالیٰ کی ذات کوئی محسوس شے نہین۔ جو نور یا کچھ مشاہدہ ہو یا خیال مین آوے حق تعالیٰ اوس سے
برتر ہے ؎ اے برادر بے نہایت درگہی است ٭ ہر چہ بروی مے رسی بروی مایست۔ پس جو کچھ خیال یا شہود مین ذات
آوے اوس سب کو نفی کرنا واجب ہے اوسکو ذات جاننا شرک ہے۔ ذات پاک بیچون و بیچگون ہے سب کیفیت
سے پاک ؎ دور بینان بارگاہ الست ٭ غیر ازین پے نہ بردہ اند کہ ہست۔ پس اپنے خیال کو ہی راسخ کرو اور
مشاہدہ ظاہری و باطنی سے کام مت رکھو جب خیال اپنے منتہی کو پہونچتا ہے وہ ہی مشاہدہ ہو جاتا ہے
بارک اللہ تعالیٰ اپنے دل کی خواہش مین مت رہو ؎ کار کن کار بگذر از گفتار ٭ کاندرین راہ کار دارد کار والسلام
حافظ محمد یوسف صاحب و شاہجی عبد الرحمن صاحب اور جملہ احباب کو نام بنام سلام مسنون فرمادیوین۔

(۱۶۴) برادرم حافظ محمد وحید الدین صاحب السلام علیکم آپکا خط آیا معنے میرے فقرہ کے یہ نہین تھے کہ اب
کوئی خط نہ لکھونگا مر جاؤنگا یا ناخوش ہو کر ترک تحریر کرونگا یہ ہی معنی تھے "کہ بسبب فرصت نہونیکے جمعہ کو خط لکھا
جاتا ہے یہ جواب خط آپکا سب خطوط سے فارغ ہو کر لکھنا شروع کیا ہے کیونکہ اول تو لوگون کے خطوط اول آگئے تھے
وہ ترتیب حرفی تھی دوسرے پچھلا خط طمانیت سے لکھا جاتا ہے فارغ و فرصت مین آپکا خط لکھونگا" سو آپکو ہر حال
افسوس ہی رہتا ہے اسکا کیا علاج اجی صاحب یہ ہی غنیمت جانتا تھا کہ جواب لکھدیا اگر نہ لکھتا تو بمکافات آپکی ترک
تحریر کے کیا عجب تھا یا مین بھی برس دو برس مین جواب لکھدیتا مگر خیر آپکو کوئی حال رہنا چاہیئے اب سنو کہ بندہ تمکو اپنے
سے عمدہ جانتا ہے خصوصاً یہ حال جو آپ نے اپنے لکھے اس سے تو صاف ظاہر ہو گیا کیونکہ یہ احوال نصیب بندہ
نہین ہوئے حق تعالیٰ مبارک فرماوے اور بندہ کو بھی حصہ ملجاوے آمین یہ آپکے حالات عمدہ حالات ہین
دیکھنے کی ہوس مت کرو شوق ذوق ذکر اور حضور جو نماز تلاوت مین رہتا ہے اعلیٰ مقصد یہ ہی ہے اس سے زیادہ کوئی
امر نہین باقی سب امور اس سے ادنیٰ ہین۔ دیکھنا دکھانا اسکے سامنے کچھ حقیقت نہین رکھتا بس اس بات مین

ع
سابق دلالنامہ
کا فقرہ ہذا تحریری
کا خط بشتاد
ہے ۱۲
عاشق الٰہی

تو کچھ لکھنا ضرور نہیں دوسری بات ایصال ثواب اگرچہ ایک مٹھی چنے ہی ہوں مگر کسی کو فقیر سے دینا چاہیئے باقی یہ کہ ایک
روٹی آدمی سے کہکر کسی کو دیدی البتہ بے توقیری ہے پلاؤ کی رکابی اگر کسی گدا کو دیوے تو بے توقیری ہے اور اگر اشراف کو
روٹی کا پاس بٹھلا کر عزت سے دینا عزت کی بات ہے اور جو کچھ دیوے اوسکا ثواب جسکو چاہے بخشدے خواہ ایک شخص مقرر کرکے سب
اہل سلاسل کے یا تمام اولیاء کے نام پر ثواب پہونچ جاویگا جمعہ وغیرہ کی کچھ قید نہیں اور کچھ ضرورت تاریخ کے
لکھنے کی نہیں شب جمعہ یا روز جمعہ یا جس روز چاہو اسطرح کرو کچھ ضرورت تاریخ و تعین کی نہیں فقط ہوا ان میں
جمعہ کے دو فرض کے بعد سنت پڑھو فرض ظہر مت پڑھو چاہئے و بعضے نے بہ سبب دار الاسلام ہونے کے
لکھا ہے کہ فرض ظہر جمعہ کے بعد مت پڑھو سو یہ بے بنیاد ہے۔ اشراق کا وقت جب دس پندرہ منٹ دن نکل آوے
ہو جاتا ہے اور جب تین گھنٹہ دن چڑھا چاشت کا وقت ہو گیا۔ اشراق کی دو رکعت یا چار رکعت ہیں چاشت
دو رکعت سے بارہ تک ہیں کوئی سورۃ خاص نہیں۔ جوتا جدید پاک ہے خواہ مسلمان سے لیا ہو خواہ کافر سے
توکل یہ ہے کہ جو کچھ آدمی کے ہاتھ میں ہے اوس پر چنداں بھروسا نہووے جسقدر بھروسا حق تعالیٰ کی رزاقی پر
ہووے اور ترک کسب کو توکل نہیں کہتے کسب کرے اور اعتماد کسب پر بالکل نہووے حق تعالیٰ پر اعتماد رہے۔ گناہ
مکہ کا بہ نسبت اور جگہ کے شدید ہے لاکھہ گونہ نہیں مگر بہت شدید ہے۔ اگر دن ڈھل جاوے تو نماز ظہر ہو جاتی ہے ورنہ
نہیں ہوتی اسکو دیکھ لو کہ اونکی نماز بعد دن ڈھلنے کے ہوتی ہے یا پہلے ہی کھڑے ہو جاتے ہیں بہرحال بارہ بجے کا
اعتبار نہیں دن ڈھلنے کا اعتبار ہے بارہ بجنا آگے پیچھے ہو جاتا ہے۔ کھانے شیرینی پر فاتحہ وغیرہ پڑھنا بدعت ہے
نہ کرے اگرچہ تنہا ہی ہووے۔ کٹھل وغیرہ سے خواہ مخواہ قطرات نکلا کرتے ہیں اگر زیادہ حرکات کریگا تو زخم مثانہ
بھی ہو جاویگی ایسی حرکات نہ کرے۔ عرضی بنام حاجی لکھا دیکھنا سب حال ہمارا کہدینا میرے واسطے بھی دعا کرنا
اداۓ قرض کی دعا کرتا ہوں حق تعالیٰ ادا کرے آمین جب عزم سفر مکہ کروگے تو مسئلے سب تحقیق کرنا ہی سے

بنام مولانا سعید الدین صاحب رامپوری کہ مصنف رسالہ مکمل سہارنپوری وغیرہ

(۱۴۷) از بندہ رشید احمد عفی عنہ عزیزم مولوی سعید الدین صاحب سلمہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند آج آپکا
خط دیوبند سے پہونچا صدمہ ضرب سے ملال ہوا مگر شکر کیا کہ صحت ہوئی باقی بھی رفع ہو جاویگی۔ اگرچہ تمکو ایسی حالت میں
کہ اسباب ظاہری پر نظر نہیں کچھ لکھنا لغو ہے مگر تاہم تنبیہاً بطور نصیحت لکھتا ہوں کہ بار بار زیارت وطن اور بہانہ
دلداری خلق تدبیر کے خلاف ہے اگر حق تعالیٰ نے سامان رزق مقرر کردیا ہے اوسکو متغیر منکر نا اور پریشانی عیال کا سبب
ٹھیرانا قرین مصلحت نہیں آیندہ جو مناسب جانو بہتر ہے محراب کی تعریف پوچھتے ہو تو محراب اوس مقام کو کہتے

ہین کہ وسط دیوار قبلہ مین مکان مخصوص امام کیواسطے بنایا جاوے پس اوسمین قیام بسبب مشابہت یہود کے اور خفی ہونے حال امام کے نظر مقتدین سے مکروہ ہے اگر قدم بھی اندر ہون ورنہ نہین اور دو ستون کے درمیان قیام امام بسبب مشابہت محراب کے مکروہ ہے" فقط والسلام باقی خیریت ہے مولوی عزیز الرحمن بھی قریب عزم بہوپال کا رکہتے ہین میرا اسلام مسنون جسکو چاہو کہدیوین اور تمکو یہانسے مولوی عزیز الرحمن حافظ مسعود احمد سلام کہتے ہین مورخہ ۲۳ ذی الحجہ پنجشنبہ تصغیر حجم قرآن شریف مکروہ ہے آپ نے زجر کیا بہتر ہوا فقط۔

(۱۴۸) برادر مولوی سعید الدین صاحب سلمہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند آپکا خط آیا حال معلوم ہوا آپکا شغل مطالعہ کتب اور تدریس طلبہ اور اسمین ہی وقت صرف کرنا ہے" اور اسکو ہی موجب رضا حق تعالی تصور کرنا فقط بندہ تمہارا دعا گو ہے تعبیر خواب یہ ہی ہر مکہ مین جانا اور سبقت جماعات اور زیارت شیخ الشیوخ شاہ ولی اللہ صاحبؒ رویاء صالحہ ہے کہ شکر کرنے کی جگہ ہے اور نواب صاحب اگر نقل کتاب سے خوش ہون تو عجب نہین کہ دوسرا کام سپرد کردیوین نقدین کا عدد معتبر نہین بلکہ وزن کا اعتبار ہے بارہ[۱۲] کے عوض تیرہ[۱۳] درصورت مساواۃ درست ہے اور کم زیادہ ناجائز اور ربوا ہے فرض احتیاط ظہر مت پڑہا کرو بہوپال مین جمعہ درست ہوتا ہے پہر احتیاط کی کیا ضرورت ہے بلکہ تاکد اوسکا بدعت ہے باقی دہلی کے قصص قابل ذکر نہین غرض احتیاط الظہر کا نام مت لو جمعہ درست ہے اور بحث اسکی طویل ہے مواجہہ طلب ہے آجکل اسمین دہلی مین مباحثہ ہے فقط مسعود احمد بندؔولی مریض کے دیکھنے کو گئے ہین مولوی عبد الکریم مولوی عزیز الرحمن کا سلام مسنون پہونچے اپنے والد صاحب بہائی صاحب حاجی عبد الرحمن خان حافظ محمد یوسف صاحب بخشی صاحب اور محمود صاحب اور جسکو چاہو سلام مسنون پہونچا دینا ورنہ جیسا مناسب ہو فقط۔

(۱۴۹) عزیزم مولوی سعید الدین مدعلمہ وعمرہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند آپکا خط آیا تمہاری تبدیل محکمہ تعلیم مین موجب سرور ہے الحمد للہ علی ذلک بندہ کو ضعف چلا جاتا ہے ایسے مین تمہارے دو سوال بھی آئے دونون کا جواب لکہا مگر مراجعۃ کتب تفسیر نہو سکی کہ اونکا حاصل کچہہ لکہتا جو اپنے ذہن مین آیا وہ لکہدیا ہے بندہ آپکا دعا گو ہے میرا اسلام مسنون جسکو چاہو پہونچا دیوین۔ کلب غیر معلم اگر جانور پکڑے اور ذبح ہوجاوے تو حلال ہے ایساہی کوئی عالم مسلمان جو گریہ مشروع کرے یا کیفیت مشروع پیدا ہووے وہ مقبول ہے فَابْكُوا وَتَبَاكُوا کا قول خود شارع کاہی ہے تو اس سے کیون تردد کرتے ہو یہ تو خیر محض ہے فقط بوڑیا کا رنگ نجس جب ہوا تو جہانتک ممکن ہو اجتناب چاہیے اسکے شیوع کا جواب کیا لکہون کہ شیوع نجس سے نجس پاک نہین ہوسکتا مگر یان دوسری تاویل سے نجاۃ ہوسکتی ہے جسکو لکہنا مصلحۃ نہین جانتا ہون اصل نسخہ ترجمہ بکیہ کا بندہ نے حضرت کی خدمت مین دیا تہا اونہون نے حکیم صاحب کو دیا اب وہ ایسا مشتبک کرم خوردہ

نقل والا نامہ مولانا گنگوہی قدس سرہٗ

از بندہ رشید احمد عفی عنہ برادران مکرم بنام منشی مولوی محمود حسن صاحب و مولوی خلیل احمد صاحب ... بعد سلام مسنون

... آپ کے چند خط ... [illegible]

[illegible]

قو منافقین نشهد انک لرسول الله تین امر پر دال ہے ایک انک لرسول الله که صادق ہونا رسالت کا اور مطابق واقع کے
ہے دوسرے یہ کہ ہم بھی دل سے آپکی رسالت کی تصدیق کرتے ہین کیونکہ شہادۃ وہی ہوتی ہے کہ علم اوسکا قطعی قلب
مین ہو تردد نہو۔ اور اوسکو مطابق واقع بھی جانتے ورنہ وہ شہادۃ کاذبہ ہوتی ہے پس اس جملہ سے اپنا علم بلا تردد رسالت
کا اور مطابق واقع کے ہونا تو ظاہر و یقین ہے اور یہ کہ ہم مومن صادق ہین منافق نہین یہ لازم معنی ہے کیونکہ آپکی رسالت
کی تصدیق ہی ایمان ہے پس اگر حق تعالی اس جملہ کے بعد فرماتے والله یشهد انهم لکاذبون تو ہر سہ مضمون جملہ سابق کی
تکذیب لازم آتی کیونکہ ہرگاہ وہ اپنے قول مین کاذب ہوئے اور کسی مضمون کا استثنا نہوا تو جملہ سابقہ کے سب مضامین
خلاف واقع ہوئے اور وہ کذاب مطلق ہوئے لہذا ہر سہ مضامین کا کذب ہونا بادی الرای مین مفہوم ہوتا ہے پس اہل اسلام
کو تردد ہوتا کہ یہ جملہ تو رسالت کو ہی رفع کرتا ہے کفار کو اعتراض کی گنجایش ہوتی اہل اسلام محتاج تاویل اور دوسری
آیات سے جواب دینے کے محتاج ہوتے کفار تعارض کا اعتراض کرتے لہذا حق تعالی نے اس جملہ سے والله یعلم انک
لرسوله آپکے رسول ہونیکا کہ امر اول ہے اثبات فرمادیا کہ رسالت تیری واقعی اور صادق ہے اور اس قدر قول
منافقین کا صادق ہے مگر دو امر کہ منافقین کو یقین رسالت ہے اور وہ مومن ہین یہ کاذب ہے اور فصیح بلیغ کلام وہی ہے
کہ شبہات اپنے آپ ہی رفع کردیوے نہ یہ کہ دوسرے کلام پر حوالہ فرما دے پس لطف اعتراض اس جملہ کا خود واضح ہے
باقی آپکی تقریر کہ "کیا یہ نہ ہوتا تو منافقین کو تکذیب رسالت کا خیال ہوتا" خود لغو ہے کیونکہ اگر یہ خیال نہ ہوتا تو محتاج تاویل
ہوتے کفار کو محل اعتراض ہوتا کلام مین یہ خوبی بلاغت نہوتی اور مفسرین کا تاکید کہنا باین معنی ہے کہ تاکید دفع احتمال کے
واسطے ہوتی ہے جو مجاز یا غلط کی محتمل ہو مثلاً جاءنی زید زید مین احتمال خطا کو دفع کیا ہے کہ زید ہی مراد ہے اسمین نہ غلطی
وہوے نہ مجاز ہے اور جاءنی القوم کلهم مین بھی احتمال اکثر کا تہا کہ اکثر پر لفظ کل کا مجاز آ بولتے ہین ایسا ہی یہان اوس ایک معنی کو نکالکر
معنی موکد کر دیئے اور رفع ریب و دفع اعتراض کر دیا کلام موکد بالمعنی ہوگئی اور شبہات کفار کو رد کر دیا یہ معنی تاکید کے ہین فقط
اور اذا جاءک المنافقون مین بعد غور معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شبہ رفع نہین ہوا منافقون باعتبار شہرۃ اور عقیدہ مسلمانون کے فرمایا ہو
اور ضرور نہین کہ کفار و منافقون کے سب کلام غلط ہی ہون یا صحیح ہی ہون بلکہ الصدوق قد یکذب والکذوب قد یصدق بھی شایع ہے اور لفظ
جاءک مین بھی کوئی رفع شبہ نہین جاء المعذرون اور ان جاءہ الاعمی مجیئت سے کیا رفع شبہ ہوسکتا ہے علی ہذا القیاس معلوم
نہین کہ یہ کونسا فائدہ کسطرح پیدا ہوا ہے قول کو صدق و کذب کا محتمل سب کہتے ہین پہر یہان کونسا قرینہ مخصص ہوسکتا ہے اتخذوا
ایمانهم جنة سے کچھ رفع نہوگا کیونکہ یمین کے جنہ ہونیسے کذب صدق کا کچھ امکان نہین صادق یمین بھی جنہ ہوتی ہے اور
کاذب بھی لہذا وہ دوسری کلام ہے کہ معارض پہلی کے ہوجاتی ولو کان من عند غیر الله لوجدوا فیه اختلافا کثیرا محل طعن

[illegible]

آخر آمد [illegible]

حق تعالیٰ شانہٗ کا شکر ہے کہ

مکاتیب رشیدیہ کا تحفہ نذر کرنا کہ جسکا ذکر بھی

سنایا جا چکا ہے تذکرۃ الرشید حصہ دوم کی تصحیح ترتیب انتظام اور

تیاری انشاء اللہ بہت جلد ہونیوالی ہے اس میں حضرت کی طریقت اوراد معمولات اخلاق

حسنہ کمالات کرامات تربیت باطنی توجہ و تصرفات ارشادات صالحین کی حکایات عجیبہ

خلفاء مریدین وصال وفات تصنیفات وغیرہ مضامین مرضیہ کا بیان ہے یوں سمجھئے کہ حصہ اول شریعت تھا

اور حصہ دوم سلوک و تصوف ہے اور دونوں کا تناسب لطافت فرق محتاج بیان نہیں چونکہ حصہ اول کی زیادت قیمت کا

بعض احباب نے شکوہ کیا تھا اسمیں شک نہیں کہ اتفاقی اور ظاہری نقشوں کی غیر ضروری مصارف کے سبب سے قیمت

نامناسب تھی مگر تاہم شکایت کا لحاظ لازمی ہوا اس وجہ سے اس حصہ کی قیمت باوجودیکہ حجم و ضخامت حصہ اول سے

زیادہ ہے کم رکھی گئی ہے یعنی صرف عہ اس حصہ کے ملاحظہ کے بعد انشاء اللہ معلوم ہو جائیگا کہ انمول جواہرات کا

معاوضہ کسقدر قلیل ہے و اب درخواست ہے کہ خریداری کی درخواستیں جلد آجانی چاہئیں کہ طیار

ہوتے ہی ارسال خدمت کر دیا جاوے حصہ اول کے بہت تھوڑے نسخہ باقی ہیں اور ویسے بڑے

کاغذ پر ہیں جن حضرات کے ہاتھوں میں یہ بیش بہا تحفہ ابھی نہیں پہنچا وہ توجہ

فرماویں ورنہ چند روز بعد افسوس کرنا اور طبع ثانی کا جو تصحیح و

اضافہ مضامین کیساتھ ہوگا منتظر رہنا پڑیگا

والسلام علی من اتبع الہدیٰ

المشتہر

عاشق الٰہی عفی عنہ سابق مہتمم خیر المطابع

کمبوہ دروازہ شہر میرٹھ